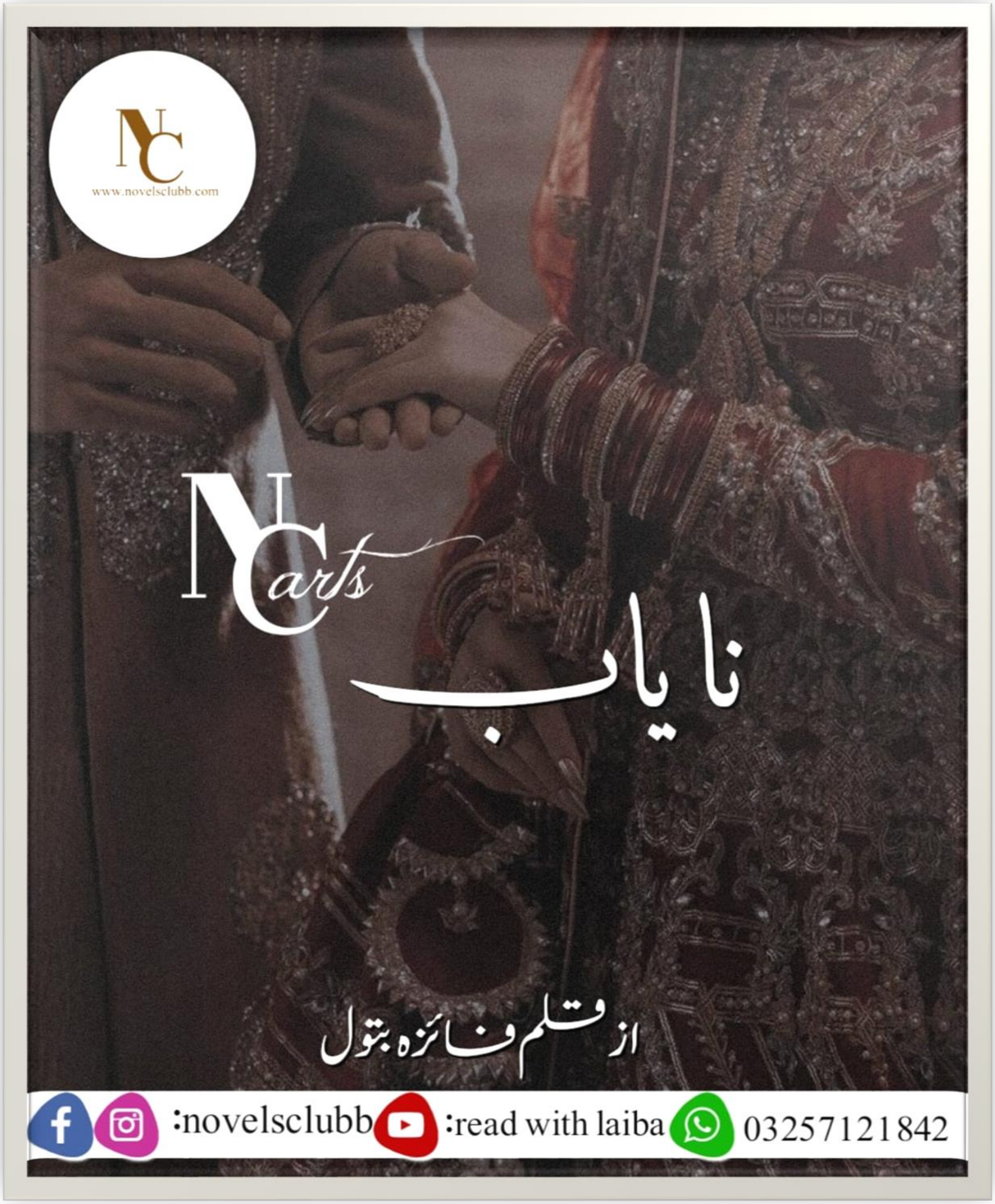
www.novelsclubb.com
NC arts
نایاب
از قلم فائزہ بتول
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

نایاب

از قلم

فائزہ بتول

www.novelsclubb.com

"اے جلدی کرو تمہارا کوئی نوکر نہیں ہے جو ایک انڈہ پراٹھا بنا کر دینے کا انتظار کرے ویسے بھی میں لیٹ ہو گیا ہوں اور اوپر سے ناشتہ بھی لیٹ۔۔۔۔!!!"

اکیس بائیس سال کا لڑکا جو کام پر جانے کے لئے تیار تھا اٹھارہ سالہ لڑکی جو کچن میں برنر کے سامنے کھڑی توے پر ڈالی ہوئی روٹی کے اوپر گھی لگانے میں مصروف تھی کہ یزدان کی آواز مانو کسی کڑوی چیز کے مترادف لگی جو اسکا حلق تک کڑوا کر گئی تھی۔۔۔۔

"تو میں نے تو نہیں کہا تھا کہ تم لیٹ اٹھو۔۔۔۔!!!"

نایاب نے بھی ترخ کر جواب دیا تھا کسی کا ادھار اور وہ بھی نایاب صدیقی رکھ لے ایسا ناممکنات میں شمار ہوتا تھا۔۔۔۔

"تمہارے ناشتہ بنانے کا میرے لیٹ اٹھنے سے کیا تعلق ہوا۔۔۔۔؟؟؟"

یزدان نے گھور کر اسے دیکھا تھا جو کمر سے نیچے تک آتے بالوں کی چوٹی بنائے گلے

میں دوپٹہ مفلر کی طرح ڈالے مکمل طور پر اپنے کام کرنے میں مصروف تھی۔۔۔

"وہ ایسے کہ شہزادہ یزادن کی عزیز از جان والدہ مہارانی شکیلہ بی بی کو اپنے اکلوتے سپوت سے بے انتہا محبت ہے اور اسی محبت میں وہ پانچ منٹ پہلے بنی چیز بھی شہزادے کی خدمت میں پیش کرنا بھی گناہ تصور کرتیں ہیں تو ایسے میں اگر میں ٹھنڈا ناشتہ آپکی خدمت میں پیش کرتی تو میرے سب گناہوں میں سرفہرست یہ گناہ ہوتا اور مجھے مجرم قرار دیا جاتا سکھر سے پھوہڑ تک کا سفر آپکی والدہ محترمہ یوں چٹکیوں میں طے کرتیں۔۔۔۔!!!"

ناشتہ کی ٹرے اسکے سامنے رکھ کر نایاب نے چٹکی بجا کر کہا تھا کیا شان بے نیازی تھی یزدان نے مزید گھورا تھا۔۔۔

"زیادہ بک بک کی ضرورت نہیں ہے سمجھ میں آئی بات تمہاری یہی باتیں اگر میں اماں کو بتادوں ناں تو ایک لمحہ نہ لگائیں تمہیں گھر سے باہر نکالنے میں۔۔۔!!!"

یزدان نے سامنے کھڑی لڑکی کو گھور کر کہا تھا جو بڑی بڑی کالی غزال آنکھیں لئے

باریک لبوں کو بھینچ کر اسے دیکھ رہی تھی چھوٹی سی ناک پر دھرا غصہ اسے آفت کی پڑیا بتا رہا تھا ایسا سوچنا یزدان صدیقی کا تھا۔۔۔۔۔

"تم اور کر بھی کیا سکتے ہو ماما زبوائے اور ایک نہیں سو مرتبہ جا کر بتاؤ نہیں میری جوتی کی خاک بھی نہیں ڈرتی ان سے رہی بات اس گھر سے نکالنے والی تو اسے بھول ہی جاؤ اس گھر پر جتنا تمہارا حق ہے ناں اتنا ہی میرا بھی ہے سمجھے۔۔۔۔!!!"

پانی کا گلاس اسے سامنے پٹختی وہ استہزایہ انداز میں بولی تھی۔۔۔۔

"بہت بکواس کرنے لگ گئی ہو تم۔۔۔۔!!!" یزدان نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

"کیا کریں اب چھوٹے بڑوں سے ہی سیکھتے ہیں۔۔۔۔!!!"

شان بے نیازی سے کہتے ہوئے وہ کپ میں چائے انڈیل کر ٹرے میں رکھتی کچن سے باہر نکل گئی تھی پیچھے سے یزدان ناشتہ زہر مار کر کرتا جل بھن رہا تھا۔۔۔

✨✨✨✨✨

کمرے کا دروازہ کھولتی وہ اندر داخل ہوئی جہاں سامنے ہی شکیلہ بی بی عرف نوٹنکی باز خاتون صبح ہی صبح اپنے سر کو دوپٹہ سے باندھے چارپائی پر لیٹے ہوئے منہ کے مختلف زاویے بنا رہی تھی۔۔۔۔

"آپکی چائے۔۔۔۔!!!"

چارپائی کے سائیڈ پر پڑے سٹول پر چائے پٹخنے کے سے انداز میں رکھی اور جانے لگی تھی۔۔۔۔

"ارے لڑکی کوئی احساس نام کی چیز ہے تو بتاؤ مجھے ماں جیسی تائی درد سے تڑپ رہی ہے یہ نہ ہوا کہ ایک گولی ہی دے دو یا سر دبا دوں۔۔۔۔!!!"

شکیلہ بی بی کے کہنے پر نایاب نے اس نے آنکھیں گھمائیں تھیں۔۔۔۔

"اگر احساس نہ ہوتا تو یہ چائے اور آپکے شہزادے کو ناشتہ نہ دیا ہوتا اور اس سے زیادہ کا احساس نایاب صدیقی کے فرشتوں سے بھی نہیں ہوتا تو لہذا مجھ سے ایسی کسی بھی بات کی امید نہ رکھئے گا۔۔۔۔!!!"

www.novelsclubb.com

دونوں ہاتھوں کو حرکت دیتے ہوئے وہ لٹھ مار انداز میں بولی تھی۔۔۔۔

"اچھا ناں میری ماں تیرا احسان سمجھوں گی اگر مجھے ایک گولی دے دو گی۔۔۔۔!!!"شکیلہ بی بی نے اسے پچکارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

"سوچ لیں تائی امی احسان ہی کر رہی ہوں اور احسان کا بدلہ احسان سے ہی اترتا ہے یاد رکھیئے گا۔۔۔۔!!!"

درد سر کی گولی انہیں کھلاتے ہوئے وہ بولی تھی شکیلہ بی بی نے اسے گھور کر دیکھا تھا اور اندر داخل ہوتے یزدان نے بھی اسکی بات سنی تھی پہلے تو وہ حیران ہوا تھا نایاب نے اسے دیکھا تو منہ کو مزید بگاڑتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے اسے ایسے تو اس نے کبھی بات نہیں کی۔۔۔۔؟؟؟"

شکیلہ بی بی کے پاس بیٹھتے ہوئے یزدان نے پوچھا تھا۔۔۔۔

"بھئی یہ نایاب صدیقی ہے اس سے کسی بھی بات کی امید کی جا سکتی ہے خیر اسکا موڈ خراب ہے اسی لئے ایسے بول رہی ہے۔۔۔۔!!!"

شکیلہ بی بی نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"اور موڈ کیوں خراب ہے۔۔۔؟؟؟"

"وہ اس لئے کہ پچھلے کچھ دنوں سے ضد کر رہی ہے کہ اس نے اپنے ماموں کے پاس جانا ہے رہنے کے لئے اور مجھے اسکا وہاں جانا پسند نہیں ہے عرفان کا تو تمہیں پتہ ہے ناں کس قدر گھٹیا ذہنیت کا مالک ہے اسی لئے منع کر دیا میں نے بس اسی بات پر ناراض ہے۔۔۔!!!"

شکیلہ بی بی نے اسے بتایا تھا عرفان (نایاب کا ماموں زاد) کا نام سن کر یزدان کو نایاب پر غصہ بھی آیا تھا۔۔۔

"خیر آپ پریشان نہ ہوں اور آرام کریں میں اس سے واپسی پر بات کر لوں گا۔۔۔!!!"

انکی پیشانی کو لبوں سے چھوتے ہوئے وہ بولا تھا جبکہ شکیلہ بی بی نے سر کو اثبات میں جنبش دی تھی۔۔۔۔

✨✨✨✨✨

دو کمروں کے آگے چھوٹا سا برآمدہ میں ہی سائیڈ پر کچن بنا ہوا تھا اسکے عقب میں ہی واش روم تھا سامنے چھوٹا سا صحن تھا گملے ترتیب سے رکھے ہوئے تھے اور ان میں لگے پھول بہار کی آمد کا پتہ دے رہے تھے وہ چھوٹا مگر خوشیوں سے لبریز گھر تھا امن صدیقی اور انکے چھوٹے بھائی امان صدیقی کا یہ چھوٹا سا گھر کسی جنت سے کم نہیں تھا امن صدیقی کی شادی شکیلہ بی بی سے ہوئی تھی انکا ایک بیٹا یزدان صدیقی تھا اسکے بعد اولاد نہ ہو سکی، امان صدیقی کی شادی منزہ سے ہوئی تھی ان کی شادی کے کافی عرصے بعد اولاد کی صورت میں نایاب صدیقی پیدا ہوئی تھی جس کی صورت باپ دیکھنے سے قبل ہی دار فانی سے کوچ کر گیا تھا بھائی کی آخری نشانی کو سینے سے لگائے امن صدیقی نے امان صدیقی کو لحد میں اتارا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ نایاب کو کبھی کسی چیز کی کمی نہیں آنے دے گا اور وہ وعدہ انہوں نے نبھایا بھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

نایاب سات سال کی تھی جب منزہ بھی انتقال کر گئیں،شکیلہ بی بی اور امن صدیقی نے اپنی ساری توجہ یزدان اور نایاب کی پرورش میں لگائی تھی نایاب صدیقی کی ہر ضرورت اور ضد کو انہوں نے ہر حال میں پورا کیا تھا اسی وجہ سے جب تک اسکی بات مان نہ لی جائے وہ سب سے غصہ ہوتی رہتی تھی۔۔۔۔

دو ماہ پہلے ہی امن صدیقی کو ہارٹ اٹیک ہوا جس کی وہ تاب نہ لاتے ہوئے چل بسے تھے تب سے یزدان نے اپنی اول ترجیح گھر کو بنا لیا تھا۔۔۔۔

✨✨✨✨✨

"کیا ہوا شکیلہ دن بادن کمزور ہوتی جا رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟"

اس وقت شکیلہ بی بی چھوٹے سے صحن میں پڑی چارپائی پر بیٹھی ہوئی تھی اسکی خیریت دریافت کرنے پڑوس کی کوئی خاتون آئی ہوئی تھی۔۔۔۔

"کیا بتاؤں بہن امن کے جانے کے بعد یہ گھر ویران سا ہو گیا ہے دل ہی نہیں کرتا اب خود پر توجہ دینے کو پہلے تو وہ ہوا کرتے تھے تو پھر بھی ان سے لڑ جھگڑ کر بات کر

کے اپنے دل کی بھڑاس نکال دیتی تھی لیکن اب یزدان اپنے کام پر ہوتا ہے پیچھے میں اور نایاب ہی ہوتے ہیں نایاب اکیلی جان سار سارا دن کام کرتی ہے اور پھر مجھے بھی دیکھتی ہے باقی رہ گئی میں تو پھر میں منہ سر لپیٹ کر پڑی رہتی ہوں۔۔۔۔!!!"

شکیلہ بی بی نے افسردگی سے کہا تھا جس پر پڑوسن نے بھی افسوس سے سر ہلایا تھا جبکہ تخت پر چائے رکھتی نایاب نے بے یقین نظروں سے انہیں دیکھا تھا جیسے اپنی تعریف پر اسے یقین ہی نہ آیا ہو لیکن پھر اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"آف ڈرامہ کوئین دا بیسٹ ایکٹریس آوارڈ گوز ٹو مس ش۔۔۔۔۔!!!"

چمچ کا مائیک بنا کر نایاب بولی تھی جبکہ شکیلہ نے اسے گھورا تھا اور پڑوسن تو اسکی کاروائی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"نایاب یہ کیا حرکت ہے؟"شکیلہ اسے گھرکے بنا نہ رہ سکی تھی۔۔۔۔

"ارے تائی امی وہ ٹی وی میں بیسٹ ایکٹریس کا آوارڈ ملا ہے اس ہیروئن کو کیا نام ہے اسکا۔۔۔۔۔؟؟؟"

"اچھا بس ڈرامہ بند کرو اپنا اور جاؤ اپنا کام کرو۔۔۔۔!!!" شکیلہ نے اسے بھگانا چاہا تھا۔۔۔۔

"تائی امی کام تو میں کر لوں گی لیکن ڈرامہ کون بند کریں میں یا آ۔۔۔۔۔!!!"

تائی امی کا ہاتھ جوتے تک پہنچا نہیں تھا جبکہ نایاب صاحبہ پہلے ہی نو دو گیارہ ہو گئی تھیں شکیلہ بی بی نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیں تھیں۔۔۔۔

"اس لڑکی میں تو تمیز ہی ختم ہو گئی ہے آئے گئے کا کوئی خیال ہی نہیں ہے۔۔۔۔!!!" پڑوسن نے تاسف سے کہا تھا۔۔۔۔

"ارے نہیں بہن ایسی کوئی بات نہیں بس ابھی اس میں بچپنا ہے اور ویسے بھی اس کی انہیں حرکتوں کی وجہ سے مجھے تنہائی کا احساس نہیں ہوتا اور اس گھر کی بے رونقی جو اسکے قہقہوں کی عادت سی ہو گئی ہے۔۔۔۔!!!"

شکیلہ بی بی کا لہجہ اور الفاظ اگر نایاب صدیقی سن لیتی تو ضرور گش کھا کر گر جاتی لیکن وہ کیا ہے ناں کہ "اچھی باتوں پر نایاب صدیقی کے کان کبھی چاہ کر بھی کھڑے نہیں ہوئے" اور یہ کہنا بذاتِ خود نایاب صدیقی کا ہی ہے۔۔۔۔

✨✨✨✨✨

رات کو کھانا کھانے کے بعد نایاب کچن میں چائے بنا رہی تھی جب یزدان وہی آ گیا۔۔۔۔

"تمہیں کچھ چاہئے تھا کیا۔۔۔۔؟؟؟"

نایاب نے اسکی موجودگی محسوس کرتے ہوئے کہا تھا لیکن چہرہ ابھی بھی نہیں موڑا تھا یزدان نے اسکی پشت کو دیکھا جہاں دوپٹہ کو مفلر کی طرح لپیٹا ہوا تھا ایک پلو آگے کی جانب تھا جبکہ دوسرا پیچھے بیک پر تھا لمبے بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا یزدان نے گہری سانس خارج کی۔۔۔۔

"نہیں ویسے تم سے بات کرنی تھی۔۔۔۔!!!"

کچن میں رکھی چیئر پر وہ بیٹھ گیا تھا جبکہ اسکے سامنے چائے کا مگ رکھتی نایاب نے حیرت سے اسے دیکھا تھا کندھے اچکاتے ہوئے وہ دوسرا کپ پکڑتی تائی امی کے کمرے کی جانب چل دی چائے پکڑانے کے بعد جب وہ واپس آئی تب بھی یزدان ویسے ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

"کوئی خاص بات ہے کیا۔۔۔۔؟؟؟"

اسکے سامنے پڑی چیئر پر بیٹھتے ہوئے نایاب نے پوچھا تھا جبکہ دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے کہ اس بار بھی اسکی ضد کو مان لیا جائے گا۔۔۔۔

"ہاں تم کیوں ضد کر رہی ہو اپنے ماموں کی طرف جانے کی۔۔۔۔؟؟؟"

نہ کوئی تمہید باندھی اور نہ کسی اچھی سی بات سے بات شروع کی سیدھا سیدھا رائفل تانے پوچھا کہ مرنا چاہو گی۔۔۔۔؟

"تم بتاؤ کیوں جاتے ہیں ماموں کے گھر۔۔۔۔؟؟؟"

چائے کا سپ لیتے ہوئے نایاب نے الٹا اس سے سوال کیا تھا جس پر محض وہ گھور کر

رہ گیا تھا۔۔۔

"خیر جس بھی وجہ کے لئے جاتے ہیں اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں ہونا چاہئے کیونکہ نہ تو میں کبھی اپنے ننھیال گیا ہوں اور نہ ہی تمہیں اجازت دوں گا کہ تم وہاں جاؤ وہ بھی بغیر کسی مقصد کے۔۔۔۔!!!"

یزدان کا رعب جھاڑتا لہجہ نایاب کو سلگھا گیا تھا۔۔۔۔۔

"میں نے تمہیں کبھی منع نہیں کیا کہ تم وہاں جاؤ یا نہ جاؤ اور ویسے بھی وہاں جانا نہ جانا تمہاری اپنی مرضی ہے لیکن میرا دل کرتا ہے وہاں جا کر رہنے کو اور مجھے نہیں لگتا کہ اس میں مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت ہے میرے لئے تائی امی کی اجازت ہی کافی ہے۔۔۔۔!!!"

نایاب اپنی ضد کے پورا نہ ہونے کے چانسز دیکھ کر غصے سے بولی اور جانے لگی تھی جب یزدان نے اسکی کلائی پکڑ لی۔۔۔۔

"ابو کے بعد اس گھر کا سربراہ میں ہوں اس گھر کے ہر معاملے میں تمہیں میری

اجازت کی ہی ضرورت درکار ہو گی کب۔۔۔ کہاں۔۔۔ کیا۔۔۔ کیسے۔۔۔ اور کیوں کرنا ہے یہ میں طے کروں گا اسی لئے تم وہاں نہیں جاؤ گی کبھی کبھی اپنی بات سے پیچھے ہٹ بھی جایا کرتے ہیں ضروری نہیں کہ آپکی ہر ضد اور خواہش کو پورا کیا جائے۔۔۔۔!!!"

اسکی کلائی کو چھوڑ کر وہ وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ نایاب اسکے لہجے کی سختی اور سرد پن سے ہی ساکت ہو گئی تھی آنکھوں میں نمی تیزی سے اتری تھی کلائی پر یزدان کی انگلیوں کے نشان چھپ گئے تھے زبردستی ہاتھ سے آنسوؤں کو رگڑتی وہ سنک کے سامنے جھک کر پانی کے چھینٹے مارنے لگی تھی تاکہ تائی امی کو اس بات کا علم نہ ہو۔۔۔۔

✨✨✨✨✨

نایاب نے اگلے دن فجر کی نماز کے بعد قرآن پاک کی تلاوت کی اور گھر کی معمول کے مطابق صفائی ستھرائی شکیلہ بی بی کا ناشتہ بنا کر انکے کمرے میں دیا اور خود یزدان

کاناشتہ بنانے لگی تبھی وہ بھی کچن میں داخل ہو گیا جہاں نایاب آج بھی اپنا کام ہر روز کی طرح پورے انہماک سے کر رہی تھی پشت پر بال ہلکے سے کیچر میں مقید تھے جو بیک پر کسی آبشار کی طرح بکھرے ہوئے تھے دوپٹہ روزانہ کی طرح مفلر کی شیپ میں گلے میں ڈالا ہوا تھا۔۔۔۔

یزدان کی موجودگی محسوس کر کے اسکے سامنے ناشتہ رکھا تو اسکا چہرہ واضح ہوا تھا سرخ متورم آنکھیں سوجے پپوٹے اسکے رتجگے کی کہانی سنا رہے تھے یکدم ہی یزدان کو ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا تھا اسکی طرف دیکھے بغیر نایاب کچن سے نکل گئی تھی یزدان بھی بغیر ناشتہ کئے شکیلہ بی بی سے ملتا ہوا آفس چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

یزدان اور نایاب کے درمیان کی خاموشی شکیلہ بی بی نے محسوس کر لیا تھا تبھی وہ سمجھ گئیں تھیں کہ کیا بات ہوئی ہو گی۔۔۔۔

"نایاب۔۔۔۔!!!"

نایاب چارپائی کی چادر درست کر رہی تھی جب شکیلہ بی بی نے اسے پکارا تو وہ انکی

طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔

"دیکھو نایاب مجھے نہیں پتہ تمہارے اور یزدان کے درمیان کیا بات ہوئی لیکن میں اتنا ضرور کہوں گی کہ کبھی کبھی حالات کے پیش نظر اپنے جذبات اور خواہشات کو ایک طرف رکھ کر حالاتِ زندگی پر بھی نظر دوڑا لینی چاہئے کہ انسان کس ازیت سے گزر رہا ہوتا ہے۔۔۔۔!!!"

شکیلہ بی بی نے اسے اپنے پاس بٹھاتے ہوئے سمجھایا تھا جس پر وہ نا سمجھی سے انکی طرف دیکھ رہی تھی جیسے انکی بات کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔۔

"نایاب زندگی ایک ایسی پگڈنڈی ہیں جو چلتے انسان کو گرا دیتی ہے اور بھاگتے انسان کا تو گرنا طے ہی ہے سمجھدار وہی ہیں جو زندگی جیسی نرم گرم پگڈنڈی پر سمجھداری اور دھیان سے چلے تاکہ اگر پیر ہلکا سا بھی مڑے تو گرنے سے پہلے ہی سنبھل جائے۔۔۔۔!!!"

"تائی امی آپ کیا کہنا چاہ رہی مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔۔؟؟؟"

نایاب آنکھوں میں الجھن لئے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"دیکھو بیٹا تمہارے والدین نے تمہاری ہر زمہ داری ہمیں سونپی تھیں جسے ہم نے کوشش کی کہ ہر حال میں اچھے طریقے سے نبھائیں اللہ نہ کرے اگر کوئی اونچ نیچ ہو جاتی ہے تو ہم انہیں کیا منہ دکھائیں گے امن کے جانے کے بعد میں اور یزدان تمہارے لئے اور بھی حساس ہو گئے ہیں تمہیں پتہ ہے تمہارے ماموں نے عرفان کا رشتہ تمہارے لئے مانگا تھا اور مجھے نہیں لگتا کہ عرفان جیسے پست ذہنیت کے لڑکے سے تم رشتہ جوڑنا چاہو گی تمہارے ماموں پر انہوں نے پریشر ڈالا تھا کہ ہر حال میں تمہیں عرفان کی بیوی بنایا جائے بس یہی وجہ تھی تمہیں وہاں جانے سے روکنا نایاب مجھے یا یزدان کو تمہارے ننھیال جانے سے کوئی دقت نہیں ہے بس تمہارے ماموں زاد عرفان کی وجہ سے ہم نہیں چاہتے تم کسی بھی پریشانی کا شکار ہو۔۔۔۔!!!"

تائی امی کی بات پر نایاب چند پل سکتا بیٹھی رہ گئی تھی بے خیالی میں ہی سر کو اثبات

میں جنبش دیئے وہ کمرے سے نکل کر کچن میں آگئی تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ماموں اپنے نشئی زانی بیٹے کے لئے اسکا رشتہ مانگے گے افسوس ہی افسوس تھا اسے اپنے سے جڑے چند خونی رشتوں پر۔۔۔۔۔

✨✨✨✨✨

رات کو زمین پر دستر خواں سجائے وہ تینوں خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے یزدان ایک اچٹتی نظر نایاب پر بھی ڈال لیتا جو قدرے نارمل نظر آرہی تھی اور اسکی زبان ایسے چل رہی تھی جیسے بنا بریک اور سٹاپ سائن کے ریل گاڑی اپنے ٹریک پر چلتی ہو مسلسل چلتی زبان پر تائی امی نے اسے ٹوک دیا تھا جس پر اب وہ اپنے چہرے کو بگاڑنے کا شغل ادا کر رہی تھی۔۔۔۔

"کیا بات ہے یزدان تم جب سے آیئے ہو پریشان نظر آرہے ہو بیٹا اگر کوئی پریشانی ہے تو مجھے بھی بتا دو۔۔۔۔!!!"

شکیلہ بی بی نے یزدان کو دیکھ کر پوچھا تھا جو وہاں ہو کر بھی وہاں نہیں تھا شکیلہ بی بی

www.novelsclubb.com

کی بات پر نایاب کی زبان پر پھر سے کھجلی ہوئی تھی۔۔۔۔

"تائی امی اسے پریشان نظر آنے کی ضرورت ہے بھلا ویسے ہی اسکی شکل مسکینوں جیسے ہے اور چہرے پر تو ہر وقت بارہ بجے رہتے ہیں۔۔۔۔!!!"

مسکراہٹ کو دبائے وہ سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے بولی تھی جبکہ یزدان نے اسے گھور کر دیکھا تھا اور تائی امی نے تو باقاعدہ اسکے سر پر تھپڑ رسید کیا تھا۔۔۔۔

"آ،مار دیا تائی امی، میرا کیا قصور ہے آپکے بیٹے کی شکل ہی ایسی ہے۔۔۔۔!!!"

مصنوعی ناٹک کرتی وہ اپنے سر کو سہلا رہی تھی تائی امی اسے گھور رہی تھی جبکہ یزدان تو باقاعدہ ایسے گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

"اچھا بھئی ایسے نہ گھوریں ایسا لگ رہا ہے جیسے صالم نگلنے کا ارادہ ہو۔۔۔۔!!!"

برتن سمیٹ کر وہ اٹھتے ہوئے بولی تھی اور کچن میں چلی گئی۔۔۔۔

"یہ لڑکی کبھی نہیں سدھرے گی، صبح تک تو موڈ خراب تھا اور اب کیسے زبان چل رہی ہے۔۔۔۔!!!"

www.novelsclubb.com

یزدان تو اس کا یا پلٹ پر حیران بھی ہو رہا تھا اور نایاب کے مزاق پر کڑھ بھی رہا تھا۔۔۔۔

"وہ تو پاگل ہے غصہ دلا کر ہمیں پاگل کرنا اسکا کام ہے، تم اسے چھوڑو یہ بتاؤ کہ کیوں پریشان ہو۔۔۔۔؟؟؟"

"جاب چلی گئی ہے میری، نکال دیا ہے انہوں نے مجھے کہہ رہے تھے کہ مجھ جیسے بی اے پاس کی انکے عالیشان آفس میں کوئی جگہ نہیں ہے انکے پاس ڈگری ہولڈرز کثیر تعداد میں موجود ہیں۔۔۔۔!!!"

پانی کے گلاس کی سطح پر انگلی کو گھماتے ہوئے وہ مدھم لہجے میں بولا تھا شکیلہ بی بی تو خود پریشان ہو گئیں تھیں ان گزرے دو ماہ میں یہ تیسری نوکری تھی جس پر یزدان کو صرف اس لئے نکالا گیا تھا کہ وہ بی اے پاس ہے اور تجربہ کار نہیں ہے۔۔۔۔

"اب کیا ہو گا۔۔۔۔؟؟؟" شکیلہ بی بی نے پریشان لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔۔

"پتہ نہیں لیکن آپ پریشان نہ ہوں میں سنبھال لوں گا، اگر آپ ایسے پریشان

ہو گی تو میں مزید پریشان ہو جاؤں گا۔۔۔!!!"

انکے ہاتھ پر اپنے ہاتھ کا دباؤ بڑھا کر گویا انہیں تسلی دی تھی۔۔۔

"مجھے معلوم ہے میرا بیٹا سب سنبھال لے گا،اب جاؤ کمرے میں آرام کرو نایاب چائے بنا کر لے آئے گی۔۔۔!!!"

انکی بات پر سر ہلاتے ہوئے وہ کمرے سے نکلنے لگا تھا جب نایاب بھی داخل ہونے لگی تھی لیکن دونوں کی طرف سے ایک لمحے میں رک جانا کارگر گیا تھا کہ وہ آپس میں ٹکرائے نہیں تھے نایاب نے اسے دیکھا تو جسکے چہرے پر تفکر کی لکیریں موجود تھیں یزدان چلا گیا تھا جبکہ نایاب کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

"اسے کیا ہوا اور آپ بھی پریشان لگ رہی ہیں۔۔۔؟؟؟"

انکے پاس نیچے بیٹھتے ہوئے نایاب نے پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں کچھ نہیں ہوا،ایسا کرو یزدان کو چائے بنا دو پھر لیٹ جانا۔۔۔!!!"

تائی امی نے بات ہی بدل دی تھی جس پر اس نے سر ہلایا اور کچن میں چائے بنانے

چلی گئی جبکہ شکیلہ بی بی چار پائی پر بیٹھتے ہوئے دعائیں کرنے لگیں تھیں۔۔۔۔

✨✨✨✨✨

یزدان اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھا سامنے پڑی اخبار پر مار کر سے کچھ نشانات لگا رہا تھا

جب نایاب دروازہ ناک کرنے کے بعد اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔

"تمہاری چائے۔۔۔۔!!!"

جان بوجھ کر چائے کو اخبار پر رکھ کر وہ خود بھی پائنتی کی جانب بیٹھی تھی۔۔۔۔

"یہ کیا طریقہ ہے نایاب سائیڈ پر بھی رکھ سکتی تھی ناں تم۔۔۔۔!!!"

چائے کے نیچے سے اخبار کو نکالتے ہوئے وہ غصے سے بولا تھا۔۔۔۔

"تو کیا تم اخبار پر کوئی کام کر رہے تھے۔۔۔۔؟؟؟"

نایاب نے معصومیت سے پوچھا تھا اسکی معصومیت پر یزدان عش عش کر اٹھا

تھا۔۔۔۔

"نہیں لڈو کھیل رہا تھا کھیلنا چاہو گی۔۔۔۔؟؟؟"

یزادن تو بھڑک ہی اٹھا تھا جبکہ اپنے ہی پلین میں کامیاب ہوتے دیکھ نایاب کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی تھی جسے وہ مہارت سے چھپا گئی۔۔۔۔

"نہیں بھئی میں اتنی رات کو لڈو نہیں کھیلتی۔۔۔۔!!!" ناک سے گویا مکھی اڑائی گئی تھی۔۔۔۔

"چائے دے دی ناں، اب جاؤ یہاں سے۔۔۔۔!!!"

"کیوں بھئی کیا میں یہاں نہیں بیٹھ سکتی۔۔۔۔؟؟؟"

"نہیں۔۔۔!!!"

"کیوں۔۔۔؟؟؟"

www.novelsclubb.com

نایاب نے تڑخ کر پوچھا تھا، یزدان نے سانس خارج کی تھی جب تک واضح الفاظ میں اس بندی کو نہ سمجھایا جائے سمجھتی ہی نہیں ہے۔۔۔۔

"نایاب اگر تنہائی میں دو نامحرم لڑکا اور لڑکی موجود ہوں ناں تو تیسرا ان کے درمیان شیطان ہوتا ہے، جو ہر طرح سے انکو اپنے بہکاوے اور بے راہ روی کی سمت

لانے کی کوشش کرتا ہے اور میں نہیں چاہتا اسی تنہائی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ ہمیں بھڑکائے۔۔۔۔!!!" یزدان نے تحمل سے جواب دیا۔۔۔

"لیکن ہم کیوں اسکے بہکاوے میں آئیں گے ہم تو کزنز ہیں۔۔۔۔!!!"

"ہیں تو نامحرم، جب اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کی اعلیٰ نسل کے دس بیٹے شیطان کے بہکاوے میں آکر اپنے اس بھائی کو جو آنے والے وقت میں نبی مقرر ہونا تھا اسکے ساتھ برا سلوک کر سکتیں ہیں ہم تو پھر عام نسل کے عام بندے ہیں، اللہ تعالیٰ سے شیطان کا وعدہ ہے کہ وہ اسکے بندوں کو چاروں جانب سے اپنے بہکاوے میں لے گا انہیں بے راہ روی کا شکار کرے گا انہیں سیدھے راستے سے ہٹانے کی کوشش کرے گا اور جس میں وہ کامیاب بھی ہوگا لیکن ان بندوں میں جو کمزور ایمان رکھتے ہوگے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر یعنی سر میں دماغ رکھا دماغ میں عقل اور عقل میں شعور رکھا، وہ شعور جو ہمیں سہی اور غلط کے مابین فرق کو پہچاننے میں مدد دیتا ہے، اور یوں آدھی رات کو میرے کمرے میں میرے سامنے

تمہارا یوں بے پردہ بیٹھنا بھی غلط ہے اور گناہ بھی۔۔۔۔!!!"

یزدان سہولت سے نایاب کو سمجھا رہا تھا وہ بنا پلک جھپکے مہویت سے اسے سن رہی تھی جبکہ اسکی آخری بات پر نایاب نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر خود کو جو اس وقت گلے میں ریشمی دوپٹہ مفلر کی طرح پہنے اپنے سراپے کی تمام تر رعنائیوں کو ڈھانپنے میں مکمل طور پر فیل دکھائی دے رہی تھی نایاب کو ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا تھا حالانکہ اکثر اوقات وہ گھر میں ایسے ہی رہا کرتی تھی تب اسے احساس ہی نہیں ہوا جبکہ یزدان کی صرف ایک بات پر وہ اپنے آپ کو شرمندگی کے سمندر میں ڈوبتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

"مم۔۔۔میں صرف۔۔۔یہ بتانے آئی تھی۔۔۔کہ۔۔۔۔مجھے۔۔۔ماموں گھر نہیں جانا۔۔۔۔!!!"

نایاب نے بامشکل اپنی بات مکمل کی تھی اور چناا سکی طرف دیکھے کمرے سے چلی گئی جبکہ اسکی بات پر حیران ہونے کی باری یزدان کی تھی نایاب صدیقی ہو کر اپنی

ضد اور ہٹ دھرمی سے پیچھے ہٹ جانا کم از کم یزدان صدیقی جیسے بندے کے لئے حیرت کے سمندر میں ڈوبنے کا مقام تھا۔۔۔۔۔

✨✨✨✨✨✨

نایاب نے اپنے معمول کے مطابق شکیلہ بی بی کو ناشتہ کروانے کے بعد یزدان کے لئے ناشتہ بنا رہی تھی جو تھوڑی دیر پہلے ہی مسجد سے نماز پڑھنے کے بعد سال کر کے آیا تھا اور اب تیار ہو رہا تھا، یزدان تیار ہو کر کچن میں داخل ہوا تو روزانہ کی طرح آج بھی نایاب ناشتہ بنانے میں مکمل طور پر محو تھی نظر نایاب پر اٹھی جس نے غیر محسوس انداز میں دوپٹہ کو مفلر کی بجائے کندھوں پر اچھے سے پھیلا کر ایک پلو پیچھے سے آگے کی طرف کندھے پر رکھا ہوا تھا جس سے اسکی بیک بھی ساری کور ہو گئی تھی یزدان کو جہاں حیرت ہوئی وہی پر ایک انجانی سی خوشی بھی محسوس ہوئی تھی سر کو جھٹک کر وہ چیئر کو گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

"اسلام علیکم، امی نے ناشتہ کر لیا کیا۔۔۔؟؟؟" خاموشی کو توڑتے ہوئے یزدان

نے پہل کی تھی۔۔۔۔

"وعلیکم السلام، ہاں تائی امی نے ناشتہ کرلیا ہے اور یہ لو تمہارا ناشتہ۔۔۔۔!!!اسکے سامنے ناشتے کی ٹرے رکھتے ہوئے بتایا تھا۔۔۔۔

"اور تم نے۔۔۔۔؟؟؟"چائے کی جانب ہاتھ بڑھاتے ہوئے یزدان نے عام سے لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔!!!"

نایاب نے حیران ہوتے ہوئے جواب دیا کیونکہ آج سے پہلے اس طرح کبھی بھی اس نے بات نہ کی تھی۔۔۔۔

"تو پھر بیٹھ جاؤ کرلو ناشتہ میں صرف چائے لوں گا امی جاگ رہی ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

اسکی جانب ٹرے بڑھاتے ہوئے یزدان نے کہا اور پوچھا۔۔۔۔

"جاگ رہی ہیں۔۔۔۔!!!"

نایاب نے کندھے اچکا کر کہا اور بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگی جبکہ یزدان شکیلہ بی بی کے

www.novelsclubb.com

کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

✨✨✨✨✨

"اسلام علیکم اماں۔۔۔۔!!!"

کمرے میں داخل ہوتے ہی چارپائی پر لیٹی شکیلہ بی بی کو سلام کرتا ہوا اسکے ساتھ ہی چارپائی پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

"وعلیکم السلام، کیسا ہے میرا بچہ۔۔۔۔!!!"

اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر وہ پیار سے بولیں اور آٹھ کے بیٹھ گئیں۔۔۔۔

"ٹھیک ہوں، آپ کیسی ہیں اور آپ نے ناشتہ کر لیا۔۔۔۔؟؟؟"

"میں بلکل سہی ہوں، اور ہاں ناشتہ اچھی ابھی کیا ہے۔۔۔۔!!!"

"دعا کیجیئے گا اماں آج پھر انٹرویو کے لئے جا رہا ہوں۔۔۔۔!!!"

"اللہ تمہیں ہر قدم پر کامیاب کرے میرا بچہ۔۔۔۔!!!"

اسکی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے وہ گلوگیر لہجے میں بولیں تھیں۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ رو کیوں رہی ہیں، پریشان نہ ہوں آپ ہی تو میری ہمت ہیں، ہمیشہ میری ہمت بندھائی رہی ہیں اور آج خود رو رہی ہیں۔۔۔۔!!!" انکے آنسو صاف کرتے وہ بولا تھا۔۔۔۔

"یہ عمر میرے بیٹے کی پڑھنے کی تھی پلکوں ہر خواب سجانے کی تھی نہ کہ زمہ داریوں کے بوجھ تلے سڑکوں پر دھکے کھانے کی تھی۔۔۔۔!!!"

"اماں پورے بائیس سال کا ہو گیا ہوں میں کیا یہ عمر خواب دیکھنے کی ہے نہیں بلکل نہیں بلکہ یہی عمر دیکھے ہوئے خوابوں کو عملی جامہ پہنانے کی ہوتی ہے، کیا ہوا اگر سڑکوں پر ہاتھ میں فائلز لئے گھومتا ہوں مجھے لگتا ہے اس میں بھی کوئی ناں کوئی بہتری ہی چھپی ہوئی ہے، اور ویسے بھی آہ ہی ہمیشہ کہتیں ہیں کہ زندگی مختلف تجربات کو حل کرنے کا نام ہے آپ اس تجربے میں فیل ہوں یا پاس یہ معنی نہیں رکھتا، معنی رکھتا ہے تو وہ یقین جو آپ کو خدا کی ذات کے بعد خود پر ہوتا ہے کہ آپ اس تجربے میں ضرور کامیاب ہوگے، اگر پاس نہ بھی ہوں تو بار بار کوشش کرنے

سے زندگی نامی تجربے کو کامیاب بنایا جا سکتا ہے،اور آپ دیکھئے گا ایک نہ ایک دن

میں ضرور کامیاب ہو گا اور آپکو مجھ پر ہے فخر ہو گا۔۔۔!!!"

"ان شاءاللہ،ان شاءاللہ میرے رب نے چاہا تو ضرور۔۔۔۔!!!"

یزدان کی بات پر شکیلہ بی بی مسکرائیں تھیں وہیں پر کمرے کے اندر داخل ہوتی

نایاب نے بھی وہی الفاظ سنے تھے۔۔۔

"خیریت ہے بڑی سمجھداری کی باتیں کر رہے ہوں۔۔۔؟؟؟"

نایاب شکیلہ بی بی کی چارپائی کے دوسرے جانب بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"الحمدللہ میں سمجھدار ہی ہوں۔۔۔!!!"فخریہ کالر جھاڑتے ہوئے یزدان نے

کہا۔۔۔

"تم نہ وہ والے سیانے ہو جسے گھر میں ہم کہتے ہیں ایڈا تو سیانا۔۔۔!!!"

شکل کو بگاڑ کر مسکراہٹ ہونٹوں میں دبا کر شرارتی آنکھوں کے سنگ نایاب نے کہا

شکیلہ بی بی نے مسکراہٹ کا گلا کھانس کر دبایا تھا جبکہ یزدان جو سمجھ رہا تھا کہ اسے

عقل آگئی ہے اپنی اسی سوچ ہر چار حرف بھیجتا نایاب کو کڑے تیوروں کے ساتھ گھور رہا تھا۔۔۔۔

"تم نہ کبھی بھی نہیں سدھر سکتی ہو نہ اب نہ کبھی۔۔۔۔!!!"

چار پائی سے اٹھتے ہوئے یزدان دبے دبے غصے سے بولا تھا۔۔۔۔

"اور میں سدھرنا بھی نہیں چاہتی بھئی کیوں سدھروں میں کس کے لئے سدھروں جس نے مجھ سے بات کرنی ہے وہ پہلے خود سدھرے۔۔۔۔!!!"

"کل کو تمہاری شادی بھی کرنی ہے اگلے گھر جانا ہے تم نے تو جب ان لوگوں نے سیدھا کیا ناں تو پھر میری باتیں یاد آیا کریں گی محترمہ کو۔۔۔۔!!!"

یزدان کی روانی میں کہی ہوئی بات پر نایاب نے اسے زبان چڑھائی تھی جبکہ تائی امی نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"ارے اس بندے کو تو میں اپنا مرید بنالوں گی، میں جو کہوں گی وہ وہی کیا کرے گا جس جس بات پر منع کروں گی اس اس بات پر انکار کیا کرے گا۔۔۔۔!!!!"

نایاب نے بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی یزدان نے الٹی والا پوز بنایا تھا جبکہ تائی امی نے مسکراہٹ کو دبایا تھا۔۔۔

"اچھا بس کردو تم دونوں تمہیں دیر نہیں ہو رہی۔۔۔!!!"

یزدان کو منہ کھولتے دیکھ تائی امی جلدی سے ان کے جھگڑے کے اندر کود پڑی تھیں نہیں تو کوئی بعید نہ تھی کہ دن سے رات اور رات سے دن ہو جاتا ان دونوں کا جھگڑا کبھی ختم ہی نہیں ہونا تھا۔۔۔

"جی بلکل ہو رہی ہے لیکن اسے سمجھا دیجئے گا میرے منہ نہ لگا کرے۔۔۔!!!"

"ارے تمہارے سڑے ہوئے منہ لگنا کون چاہتا ہے بڑی خوش فہمی ہے تمہیں۔۔۔!!!"

ناک پر سے گویا مکھی اڑاتی ہوئی وہ بولی تھی جس پر یزدان مزید کچھ بھی کہے بغیر شکیلہ بی بی کو سلام کہتا ہوا چلا گیا۔۔۔

"کیا ہو جاتا ہے نایاب تمہیں بڑا ہے وہ تم سے تھوڑی سی عقل کر لیا کرو کیسے باتیں

سناتی ہوا سے۔۔۔۔!!!"شکیلہ بی بی نے اسکی بات پر ٹوک دیا تھا۔۔۔

"تو تائی امی انہیں بھی تو دیکھا کریں کیسی باتیں کرتے ہیں مجھ سے۔۔۔۔!!!"

"کوئی غلط بات نہیں کہتا وہ، کل کو اپنے سسرال ایسے ہی زبان چلاؤ گی تو کیا ہو گا۔۔۔۔؟؟؟"

"اچھا ناں آپ چھوڑیں اس بات کو جب ہو گا تب دیکھا جائے گا اور کیا پتہ کہ مجھے آپ جیسی سوئیٹ سی ساسوماں مل جائیں۔۔۔۔!!!"

شکیلہ بی بی کے رخساروں پر بوسہ دیتے ہوئے نایاب ہنستے ہوئے بولی تھی جبکہ اسکی بات پر شکیلہ بی بی محض مسکرادی تھیں۔۔۔۔

✨✨✨✨✨

مسلسل دو ہفتے سڑکوں کی خاک چھاننے کے بعد بھی یزدان کو کہیں بھی نوکری نہیں مل رہی تھی۔ ہر روز اِس اُمید کے ساتھ وہ گھر سے نکلتا کہ شاید کہیں کوئی جاب مل جائے لیکن شومئ قسمت اسکی آزمائش کے دن ابھی بہت لمبے چلنے تھے۔

گھر میں خرچ نہ ہونے کے برابر رہ گیا تھا اور اس وجہ سے شکیلہ بی بی بھی بہت زیادہ پریشان تھیں۔یزدان کی نوکری جانے کی خبر سے نایاب کو یزدان کے کہنے پر ہی لاعلم رکھا گیا تھا اسی لئے اسکے سامنے کسی بھی قسم کی کوئی بھی بات نہیں کی جاتی تھی لیکن ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے تناؤ زدہ ماحول اور چہروں پر پریشانی اور تفکرات کی چھائی لکیریں انسان کو بہت کچھ بتلا دیتی ہیں۔ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے ایک فرد دوسرے کی پریشانی کو نہ بھانپ سکے ایسا ممکن ہی نہیں۔شکیلہ بی بی اور یزدان کی پریشانی کو وہ بھی محسوس کرتی تھی لیکن خاموش رہتی تھی۔زندگی میں پہلی دفعہ گھر کا اتنا ڈپریس ماحول تھا جس نے نایاب کو حد درجہ بے سکون کر رکھا تھا ہر وقت مختلف سوچیں اس کے دماغ پر حاوی رہتی تھیں جسکا نتیجہ شدید بخار کی صورت سامنے آیا۔یزدان کے گھر سے جانے کے بعد وہ بخار میں تپ رہی تھی شکیلہ بی بی تو گھریلو ٹوٹکوں سے ہی اسکا علاج کر رہی تھیں لیکن بخار کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔آج تو یزدان بھی صبح کا گیا ابھی تک گھر نہیں آیا تھا اب تو رات ہو چلی تھی

شکیلہ بی بی کو نایاب کے ساتھ ساتھ اس کی بھی پریشانی وہ اکیلی جان ہو کر مختلف پریشانیوں کو پالے بیٹھیں تھیں کہ یزدان کی واپسی نے انکی کچھ پریشانیوں کو ختم کر دیا۔

"کیا ہوا امی ؟ آپ پریشان کیوں ہیں ؟" گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے شکیلہ بی بی کے چہرے پر پریشانی کو بھانپ کر استفسار کیا جبکہ شکیلہ بی بی تو اسکے دھول اور مٹی سے اٹے کپڑوں اور چہرے پر موجود تھکن سے دل برداشتہ ہو گئی تھیں۔

"تم کپڑے وغیرہ بدل لو" فلحال اسکی حالت کے پیش نظر انھوں نے نایاب کی حالت کا بتانے سے گریز کیا تھا۔

"نایاب کہاں ہے ؟" واش روم کی سمت بڑھتے ہوئے اسنے پوچھا کیونکہ ہر روز وہی دروازہ کھولتی تھی تو اسکی غیر موجودگی نے اسے حیران کیا تھا۔ نایاب کا ذکر آنا تھا کہ شکیلہ بی بی کی دبی سی سسکی نے یزدان کے قدم روکے تھے۔

"کیا ہوا امی ؟ آپ رو کیوں رہیں ہیں" یزدان فوراً ان کے پاس آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یزدان نایاب "ایک دفعہ پھر سے وہ سسک پڑی تھیں۔

"کیا ہوا ہے نایاب کو؟"یزدان کے پوچھنے پر وہ کمرے کی جناب بڑھیں تھیں جہاں سے کچھ گرنے کی آواز آئی تھی یزدان بھی فوراً ہی اندر گیا تھا۔

"نایاب میرا بچہ کیا چاہیئے ؟"شکیلہ بی بی نے بھاگ کر اسے پکڑتے ہوئے کہا تھا جو پانی کا گلاس تھامے نیچے گری ہوئی تھی۔

"پپ پانی "بخار اس قدر تھا کہ بولنے میں بھی اسے دقت محسوس ہو رہی تھی۔

شکیلہ بی بی نے اسے چارپائی پر بٹھایا اور یزدان نے فوراً پانی کا گلاس شکیلہ بی بی کی جانب بڑھایا جو پاس ہی میز پر رکھا ہوا تھا۔شکیلہ بی بی نے نایاب کو بڑی مشکل سے بٹھا کر پانی پلایا تھا بخار کی شدت کی وجہ سے اسے کافی نقاہت محسوس ہو رہی تھی اور وہ پانی پیتے ہی بستر پر پیچھے کی جانب ڈھے گئی۔شکیلہ بی بی بے سدھ سی لیٹی نایاب پر چادر درست کرنے لگیں۔

"کیا ہوا ہے اسے ؟"نایاب کی ایسی حالت دیکھ کر یزدان بھی بوکھلا یا تھا۔

"صبح سے بخار ہے اسے، دوائی بھی دی، ٹھنڈے پانی کی پٹیاں بھی رکھ کر دیکھ لیں لیکن بخار کا زور ہی نہیں ٹوٹ رہا ہے ایسی ہی لیٹی ہے" شکیلہ بی بی کی آنکھوں سے پھر سے آنسو بہہ نکلے تھے جبکہ یزدان نے بے ساختہ نایاب کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر بخار کی شدت کو محسوس کیا تھا۔

"تو آپ مجھے فون کر دیتی امی، اتنا تیز بخار ہے اسے آپ پریشان نہ ہوں میں اسے ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں"

"رکو یزدان کپڑے بدل لو پہلے ایسے گرد سے اٹے کپڑوں میں نہ جاؤ" شکیلہ بی بی کی آواز پر اسکے باہر جاتے قدم رکے تھے اور بے ساختہ ایک نظر اس نے نایاب کے چہرے کو دیکھا تھا۔

"نہیں امی اس وقت کپڑے تبدیل کرنے کا وقت نہیں ہے نایاب کی زندگی زیادہ ضروری ہے" یزدان کہتا ہوا گھر سے باہر نکل گیا تھا۔ دو گلیاں مڑ کر ہی بڑا روڈ تھا جہاں سے وہ جلد ہی رکشہ لیکر آ گیا تھا تب تک شکیلہ بی بی نے نایاب کی حالت

درست کر کے اسکے سر پر دوپٹہ بھی اوڑھا دیا تھا۔

"کیا میں ساتھ چلوں؟"شکیلہ بی بی نے پوچھا۔

"نہیں آپ رہنے دیں گھر میں ہونا بھی ضروری ہے آپ پریشان نہ ہوں جیسے ہی اسکی طبیعت سہی ہو گی ہم لوگ آجائیں گے"نایاب کو کندھوں سے تھام کر اپنے بازو کے حصار میں لیا تھا جبکہ وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں اسکے ساتھ کھینچتی جا رہی تھی۔شکیلہ بی بی نے بے ساختہ اپنے رب کے سامنے نایاب کی صحت کے لئے ہاتھ پھیلائے تھے۔

✨✨✨✨✨✨

سرکاری ہسپتال کے جنرل وارڈ میں ایک کہنی بیڈ پر ٹکا کر اسی ہاتھ کی مٹھی کو ہونٹوں پر رکھا ہوا تھا تو دوسرا ہاتھ بیڈ پر لیٹی نایاب کے ڈرپ لگے ہاتھ کو آہستہ سے سہلا رہا تھا۔پر سوچ سی نظریں بے ہوش نایاب کے چہرے پر ٹکی ہوئیں تھیں وہ تب سے پریشان بیٹھا تھا جب سے ڈاکٹر نے اسے نایاب کی کنڈیشن بتائی تھی۔ڈاکٹر کے

مطابق نایاب نے کسی بات کا شدید سٹریس لیا تھا جس کی وجہ سے اسکے کمزور اعصاب اس سٹریس کو برداشت نہیں کر پائے اور اسکا نتیجہ بخار کی صورت نکلا تھا ۔ڈاکٹر کی بات پر وہ سوچ رہا تھا کہ ایسی کونسی بات ہو سکتی ہے جس پر نایاب نے اتنا سٹریس لیا۔

اللہ اللہ کر کے نایاب کو ہوش آیا اور طبیعت سنبھلی تو ڈاکٹرز نے ڈسچارج بھی کر دیا ۔اسے احتیاط سے تھامے وہ گھر میں داخل ہوا تو شکیلہ بی بی صحن میں جاء نماز بچھائے بیٹھی تھیں دونوں کو گھر میں داخل ہوتا دیکھ کر تیزی سے ان کی طرف آئیں۔

"کیا ہوا یزدان ڈاکٹر نے کیا کہا؟ نایاب بیٹی اب کیسی طبیعت ہے تمہاری؟" وہ پریشانی کے عالم میں دونوں سے سوال کرنے لگیں۔"کچھ نہیں امی بس ویسے ہی بخار ہو گیا تھا گھبرانے کی بات نہیں ہے۔" یزدان نے انکی تسلی کروائی اور نایاب کو اسکے کمرے میں چھوڑ کر فریش ہونے چلا گیا۔

✨✨✨✨✨

"کیا ہوا تھا میری بچی کو کیوں طبیعت اتنی زیادہ خراب کرلی" نایاب کا سر اپنی گود میں رکھے وہ پیار سے اسکے بال سہلاتے ہوئے پوچھ رہی تھیں جس پر نایاب کا آنسو انکی گود میں ہی جذب ہو گیا۔ یہ آنسو بے شک شکیلہ بی بی کی نظروں سے اوجھل رہا لیکن پاس بیٹھے یزدان کی نظروں میں آگیا تھا۔

"کچھ نہیں تائی امی بس امی اور بڑے ابو کی یاد آرہی تھی۔" لہجے کو حد درجہ نارمل رکھتے ہوئے اس نے کہا تھا۔

"میرا بچہ اتنا نہیں سوچا کرتے اس بارے میں، وہ اللہ پاک کی امانت تھے اللہ پاک نے واپس لے لیا"

"لیکن تائی امی اتنی جلدی کیوں چلے گئے وہ، کیا انہیں نہیں پتہ تھا کہ ہم سب کو اور مجھے انکی کتنی ضرورت ہے ایک بار بھی میرے بارے میں نہیں سوچا کہ میں کیسے رہوں گی کیسے زندگی گزاروں گی ان کے بغیر" نایاب نے افسردگی سے کہا۔

"نایاب انسان کے پیدا ہونے پر ہی اسکی موت کا وقت طے ہو جاتا ہے، کون کتنا

www.novelsclubb.com

جیے گا یہ ہمارے اختیار میں تو نہیں ہوتا ناں انسان تو چاہتا ہے کہ اسکی لمبی زندگی ہو اور وہ اپنوں کے ساتھ رہے لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم کی پاسداری ہم پر فرض ہے ہم اسکی رضا میں راضی رہیں وہ جو چاہتا ہے اسی میں ہماری بھلائی ہوتی ہے ہمارے چاہنے یا نا چاہنے سے کیا ہوتا ہے جب تک وہ نہیں چاہتا"

"لیکن تائی امی انہیں اتنی جلدی نہیں جانا چاہیے تھا وہ بہت جلدی چلے گئے۔"

دوبارہ سے انکی گود میں چہرہ چھپاتے ہوئے وہ مسلسل اپنی بات پر بضد تھی، شکیلہ بی بی بے بسی سے اسے اپنے آنسو چھپاتے دیکھ رہی تھیں جبکہ یزدان کی آنکھوں میں نمی کی لکیر تھی وہ بھی ترحم بھری نظروں سے اسکے سسکتے وجود کو دیکھ رہا تھا آج یہ نایاب وہ نایاب نہیں تھی جو اپنی امی کے انتقال پر معصومیت سے انہیں دور جاتا دیکھ رہی تھی یہ وہ نایاب نہیں تھی جو تایا ابو کی موت پر بے آواز رو رہی تھی جو ہر کسی سے رحم کی یاد لاسے والی نظروں سے خود کو بچا رہی تھی بلکہ آج نایاب صدیقی رو رہی تھی آواز کے ساتھ رو رہی تھی اور ان دونوں کو بے بس کر رہی تھی۔۔۔

✨✨✨✨✨✨

اگلے دن یزدان پھر سے کہیں انٹرویو دے آیا تھا لیکن سلیکٹ ہونے کے چانسز نہ ہونے کے برابر تھے۔اب تو مایوسی ہونے لگی تھی کچھ ہی دنوں میں رمضان المبارک بھی اپنی رحمتیں لیکر آنے والا تھا گھر کا سودا سلف، باہر کے اخراجات اور بلز یہ سب وہ کہاں سے کریگا۔یزدان سڑک پر ایک جانب فٹ پاتھ پر سر تھام کر بیٹھ گیا تھا کوئی راہ نظر نہیں آرہی تھی کہ کہاں جائے؟ کیا کرے؟ کس کو کہے؟ لیکن پھر دل میں یہ خیال آتا کہ مایوسی کفر ہے مایوسی گناہ ہے جو دل اللہ پاک کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں وہ دل شیطان کے بہکاوے میں جلد آجاتے ہیں اور نفس کے غلام ہو کر رہ جاتے ہیں اور یزدان کبھی بھی اپنے نفس کا غلام نہیں بننا چاہتا تھا ایک رحم و کرم طلب نظر آسمان کی جانب دیکھا تھا کوئی ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکلا تھا ابھی اس نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے ہی تھے کہ شور کی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی تھی یزدان نے رخ اس جانب موڑا تو سوٹڈ بوٹڈ شخص کے ساتھ

www.novelsclubb.com

ایک خوبصورت سی ماڈرن خاتون اور انکے پیچھے غالباً انکے گارڈز تھے جن کے ہاتھوں میں وافر مقدار میں لئے گئے بیگز تھے شاید وہ بیکری سے شاپنگ وغیرہ کر کے آرہے تھے۔خوبصورت جوڑا تھا جتنی خوبصورت انکی ڈریسنگ تھی اس سے بھی زیادہ وہ خود خوبصورت تھے اوپر سے امیری کی چمک نے انہیں اور بھی زیادہ خوبصورت بنادیا تھا کہ تبھی اس جوڑے کے پاس ایک تین سے چار سالہ بچہ جس نے میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھے بھوک لگی ہے، کچھ دے دو صاحب کی رٹ لگائے بھنبھنایا تھا۔اس سوٹڈ بوٹڈ شخص نے ایک حقارت بھری نظر اس پر ڈالی تھی جس نے اسکے مہنگے کپڑوں کو ہاتھ لگا کر میلا کر دیا تھا اور دوسری نظر گارڈز کو دیکھا جو اپنے مالک کے گھورنے پر فوراً الرٹ ہوئے تھے اور اس بچے کو ایک تھپڑ رسید کرتے ہوئے دور پھینکا اور چل دیے تھے۔اس بچے کے سر پر گہری چوٹ آئی تھی اور اسکا ثبوت سر سے نکلتا خون تھا۔یزدان تیزی سے اس بچے کی جانب بڑھا تھا جو درد کی شدت سے بلبلا رہا تھا اس نے فوراً سے پہلے بچے کے سر پر اپنی جیب سے

رومال نکال کر رکھا تھا اتنے میں ایک عورت اس بچے کی جانب بڑھی تھی۔

"ہائے میڈا لال، ہو میڈا مٹھل، ہائے میرا ہا سڑ یندا ای چن اکھیاں کھول" وہ عورت روتے ہوئے اپنے بچے کو جھنجھوڑ رہی تھی جو درد کی تاب نہ لاتے ہوئے جان کی بازی ہار گیا تھا۔ یزدان کی آنکھیں پل بھر میں نم ہوئیں تھیں ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ سہی سلامت تھا اور اب وہ نہیں رہا تھا آخر کیا قصور تھا اس کا کہ اس معصوم نے اس دنیا کے نام نہاد مسلمان انسان سے روٹی کی بھیک مانگی تھی کیا اس کا صرف یہی قصور تھا کہ اسکے نفیس کپڑوں کو اسکے ہاتھ کی مٹی نے میلا کر دیا تھا۔

اس بچے کی ماں بلک بلک کر رو رہی تھی سڑک پر لوگوں کا ایک جمِ غفیر اُمڈ آیا تھا سب ہی ترحم بھری نظروں سے اس ماں کو تڑپتا ہوا دیکھ رہے تھے لیکن کسی میں بھی اس سوٹڈ بوٹڈ انسان کے پیچھے جانے کی ہمت نہیں تھی اسی لئے بس سب ہی خاموش تماشائی بنے اس ماں کی تڑپ کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔ یزدان سے مزید رکا نہیں گیا اور وہ لوگوں کو ہٹاتا ہوا وہاں سے آگے بڑھ گیا۔

انسان کس چیز پر مان کرتا ہے؟انسان کا اصل مٹی سے بنا ہے اور اس نے مٹی میں ہی جانا ہے پتہ نہیں بڑی بڑی سیٹوں پر بیٹھ کر خود کو لوگوں کا مسیحہ کہنے والوں کو یہ سڑک پر چلتے پھرتے رحم طلب لوگ کیوں نہیں دکھائی دیتے پتہ نہیں کیوں؟ شاید وہ یہ بھول گئے ہیں کہ ہر ظلم کرنے والے اور جبر دکھانے والے کا زوال ضرور آتا ہے۔

یزدان کی بے ساختہ نظر آسمان کی جانب اٹھی تھی شاید اب اس نظر میں مایوسی نہیں تھی بلکہ یہ شکر تھا کہ وہ کئی رحم طلب لوگوں سے کئی گنا بہتر زندگی گزار رہا ہے اللہ تعالیٰ ایک دروازہ بند کرتے ہیں تو دوسرا کھول بھی دیتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

"بیشک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے"

مشکل ہم پر آتی ضرور ہے لیکن اس مشکل میں ہی باہر نکلنے کا راستہ ہوتا ہے بس اس حکمت کو سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے جو دھیرے دھیرے کھلتی ہے۔

✨✨✨✨✨✨

یزدان گھر میں داخل ہوا تو شکیلہ بی بی منتظر نظروں سے اسکی راہ دیکھ رہی تھی

یزدان نے انہیں دیکھا اور نظریں جھکا لیں تھیں شکیلہ بی بی کے دل کو بے ساختہ کچھ

ہوا تھا فوراً سے پہلے وہ کچن میں داخل ہوئیں اسکے لئے پانی لیکر وہ باہر تخت پر بیٹھے

یزدان کے پاس آئیں تھیں۔۔۔۔

"پانی پیو۔۔۔۔!!!"

شکیلہ بی بی نے پانی اسے پکڑایا اور خود بھی ساتھ ہی بیٹھ گئیں۔۔۔۔

"نایاب کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔۔؟؟؟" پانی کا گلاس خالی کر کے اسنے پوچھا

تھا۔۔۔۔

"بہت بہتر ہے لیکن۔۔۔۔۔!!!"

"لیکن۔۔۔۔؟؟؟"

"لیکن اب ایک اور نیا شوق چڑھا ہے اسے۔۔۔۔!!!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جو بھی کہتی ہے کرنے دیں اسے، کچھ ہی دنوں میں وہ شوق بھی اتر جائے

گا۔۔۔!!!"

یزدان نے ہنستے ہوئے کہا تھا کیونکہ وہ نایاب کی نیچر سے اچھی طرح واقف تھا کہ ہر

دن کوئی نہ کوئی شوق کا بھوت سوار ہوتا اور وہ کچھ ہی وقت میں اتر بھی جاتا تھا۔۔۔

"اس بار جو شوق چڑھا ہے وہ اسکی طبیعت اور مزاج کے بلکل خلاف

ہے۔۔۔!!!"

"ایسی کیا بات ہے جس کی وہ ضد کر رہی ہے۔۔۔؟؟؟"

"وہ کہہ رہی ہے کہ اسے بچوں کو گھر پر پڑھانا ہے۔۔۔۔!!!"

شکیلہ بی بی کی بات پر یزدان بے یقین سا ہنسا پڑھنا تھا اور پڑھانا نایاب صدیقی کی

عادات میں ناممکنات میں سے شمار ہوتا تھا بامشکل نایاب ایف اے میں پاس ہوئی

تھی اور اب بچوں کو پڑھانے والی بات یزدان نے ہنسنا ہی تھا۔۔۔

"یہ واقع میں کوئی شوق ہے، فکر نہ کریں کچھ ہی دنوں میں یہ بھوت بھی اتر جائے

گا۔۔۔!!!" یزدان کہہ کر اٹھنے لگا تھا۔۔۔۔

"نہیں یزدان، تم اسکی بات کو ہلکا لے رہے ہو، مجھے بھی ایسے ہی حیرت ہوئی تھی جب اس نے کہا میں نے اسے سمجھایا بھی لیکن وہ اپنی ضد پر قائم ہے وہ ہر حال میں ہر صورت میں بچوں کو گھر پر پڑھانا چاہتی ہے۔۔۔۔!!!"

شکیلہ بی بی کے لہجے میں موجود چھپی سنجیدگی سے یزدان بھی ٹھٹھک کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

"پر کیوں پڑھانا چاہتی ہے، اسکی تو پڑھنے سے جان جاتی تھی اور اب کہاں وہ پڑھانا چاہتی ہے۔۔۔؟؟؟"

"یزدان مجھے لگتا ہے اسکا فیصلہ سہی ہے، گھر کے جو حالات ہیں اس میں ہم سب کی کوشش کرنا بہتر ہو گا۔۔۔۔!!!"

"نہیں امی کیسی بات کر رہیں ہیں آپ آپ اور نایاب میرے ہوتے ہوئے کام کریں گی، نہیں امی بلکل نہیں میں ابھی زندہ ہوں مرا نہیں ہوں جو آپ ایسی بات

کر رہی ہیں۔۔۔۔!!!"

یزدان کی تو گویا غیرت جاگ اٹھی تھی اسکے ہوتے ہوئے اسکی ماں اور اسکے گھر کی بیٹی باہر نکل کر کا کریں گی اسکے ہوتے ہوئے یہ کیسے ممکن تھا۔۔۔۔

"یزدان بات کو سمجھنے کی کوشش کرو بیٹا۔۔۔۔!!!"

"نہیں امی آپ سمجھنے کی کوشش کریں،ایسا کیسا ہو سکتا ہے کہ نایاب باہر نکل کر کام کرے اور میں بے غیرتوں کی طرح اسکی کمائی کھاؤ۔۔۔۔؟؟؟"یزدان کا غیرت والا خون جوش مار رہا تھا۔۔۔

"یزدان میں۔۔۔۔!!!"

"لگتا ہے تمہیں سننے میں کوئی غلطی فہمی ہوئی ہے جو اس طرح سے بحث کر رہے ہو ،کس نے کہا میں باہر نکل کر کماؤ گی،اور تم بے غیرتوں کی طرح میری کمائی کھاؤ گے اور کس نے کہا کہ میں باہر دھکے کھاؤں گی بی اے پاس کو جاب مل نہیں رہی ہے تو مجھ جیسی ایف اے پاس کو مل جائے گی نہیں اسی لئے میں گھر پر بچوں کو

www.novelsclubb.com

ٹیوشن پڑھانے کی بات کر رہی ہوں۔۔۔۔!!!"

یزدان کی آواز اتنی ضرور تھی کہ کمرے کے اندر موجود نایاب کا پارہ ہائی کر گئی تھی

تبھی وہ تائی امی کی بات کو کاٹتے ہوئے بحث میں بول پڑی تھی۔۔۔۔

"تو کیوں پڑھاؤ گی تم بچوں کو ٹیوشن۔۔۔۔؟؟؟"

یزدان نے اپنا رخ اسکی جانب کیا تھا کیا گھر کے تمام حالات نایاب کو معلوم ہو گئے

تھے جو اسکو فائینینشلی سپورٹ کرنے کے لئے وہ یہ قدم اٹھا رہی تھی۔۔۔۔

"کیونکہ میں کسی پر بوجھ نہیں بننا چاہتی ہوں، بیشک میری زمہ داری تم اٹھا رہے ہو

لیکن میں اتنی بھی کمظرف نہیں ہوں کہ ساری زندگی تم پر انڈیپینڈنٹ رہوں،

میں کچھ کرنا چاہتی ہوں کچھ بننا چاہتی ہوں۔۔۔۔!!!"

نایاب نے بہت دونوں سے سوچا ہوا جواب دیا تھا۔۔۔۔

"بکواس بند کرو نایاب، تم مجھ پر بوجھ نہیں ہو، وہ زمہ داری ہو جسے ابو مجھے سونپ

کر گئے تھے، اور اس زمہ داری کو نبھانا میں خود پر فرض سمجھتا ہوں اور اپنے فرائض

میں کوتاہی میں بلکل برداشت نہیں کرتا،اسی لئے میرے ہوتے ہوئے جاب کا یا ٹیوشن جاتا بھوت سوار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔!!!"

یزدان غصے سے کہتا ہوا واش روم چلا گیا تھا جبکہ نایاب نے بے بسی سے تائی امی کو دیکھا تھا تو انہوں نے کندھے اچکا دیئے تھے جیسے کہہ رہی ہوں میں نے تو پہلے ہی کہا تھا۔۔۔۔

"کیا اسے نہیں پتہ کہ میں اپنی ضد کی کتنی پکی ہوں۔۔۔۔؟؟؟"

تنی بھنوؤں کو آچکا کر اس نے تائی امی سے سوال کیا تھا جس پر محض وہ گھور کر رہ گئیں تھیں۔۔۔۔

✨✨✨✨✨✨

مزید دو دن گزر گئے تھے نایاب اپنی ضد ہر قائم تھی اور یزدان اپنی غیرت کی کمائی پر بضد تھا شکیلہ بی بی دونوں کو سمجھا کر تھک چکیں تھیں مجال ہے جو دونوں میں سے کسی نے انکی بات پر کان دھرے ہوں ایک سیر تھا تو دوسرا سوا سیر،ان دونوں

کی ضد میں شکیلہ بی بی کے اعصاب جواب دے گئے تھے نایاب کی جو طبیعت تھوڑی بہت سنبھلی تھی وہ کھانا نہ کھانے کی ضد دوائی نہ کھانے کی ضد میں پھر سے خراب ہو رہی تھی لیکن وہ اپنی بات سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھی یزدان اسکی حرکتوں پر محض گھورتا تھا لیکن اس سے بحث کرنا اسکے بس کی بات نہیں تھی بس وہ اپنے انکار پر اٹل تھا۔۔۔

رات کو دستر خوان بچھا کر نایاب نے کھانا لگایا اور خود صحن میں جا کر تخت کے اوپر بیٹھ گئی یزدان نے انتہائی غصے سے اسکی حرکت کو دیکھا جس پر شکیلہ بی بی نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"تم یہ بات تو بخوبی جانتے ہو کہ نایاب اپنی ضد کی پکی ہے ہٹ دھرم ہے بے شرم ہے چلو مان لیتے ہیں بد تمیز بھی ہے لیکن کیا اس نے کبھی اتنی ضد کی کہ اسے ایک چیز چاہیئے تو چاہیئے ہی۔۔۔!!!"

"کیونکہ امی اسکی ہر بات کو ضد تک پہنچنے سے پہلے ہی پورا کر دیا جاتا تھا لیکن اب

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکی بات ماننا میرے بس میں نہیں ہے تبھی وہ ضد لگا کر بیٹھ گئی ہے۔۔۔!!!"

"نہیں یزدان، تمہیں پتہ ہے نایاب نے اپنے ارد گرد ایک ایسا حصار کھینچا ہوا ہے کہ کوئی بھی اس تک اسکے احساسات تک آسانی سے نہیں پہنچ سکتا،بظاہر تو وہ لاپرواہ جھلی سی نظر آتی ہے لیکن چھوٹی عمر میں ملے بیت سے غموں نے اسے بہت سمجھدار کر دیا ہے،اسے لوگوں کی ہمدردیاں اور ترحم بھری نظریں سخت ناپسند ہیں،اسے فکر اور اپنائیت کو لفظوں سے ظاہر نہیں کرنا آتا ہاں وہ عمل سے کرتی ہے اور اسی فکر اور پریشانی والے عمل میں وہ تمہاری فکر کر رہی ہے میری فکر کر رہی ہے اس گھر کی فکر کر رہی ہے۔۔۔!!!"

شکیلہ بی بی کی باتوں نے اسکے دماغ میں لگی گرہیں کھول ڈالیں تھیں۔۔۔

"لیکن امی اسے کیسے پتہ۔۔۔؟؟؟"

"اس گھر میں ہم لوگ ہی کتنے ہیں یزدان، تم پریشان ہو تو میں پریشان ہوں اور ہم پریشان ہیں تو وہ کیسے نہ ہماری پریشانی کو بھانپتی، بھانپ گئی ہے وہ ہماری پریشانی کو،

www.novelsclubb.com

ایک بار تحمل مزاجی سے اس سے بات کرلو کچھ اپنی کہہ دو کچھ اسکی سن لو۔۔۔۔!!!" یزدان نے انکی بات ہر سر ہلایا تھا۔۔۔۔

"جلدی جاؤ، میں تم دونوں کا یہاں پر انتظار کر رہی ہوں۔۔۔۔!!!"

شکیلہ بی بی نے مسکرا کر کہا تھا کہ یزدان بھی ہلکی پر سوچ مسکراہٹ میں سر کو جنبش دے کر باہر نکل گیا۔۔۔۔

✨✨✨✨✨✨

صحن میں پڑے تخت پر وہ خاموشی سے آسمان میں دیکھ رہی تھی جہاں اسلامی مہینے کے مطابق چاند اپنے آخری ایام کے جانب گامزن تھا اور کچھ ہی دنوں میں دوبارہ حلال کا بن کر نظر آنے کو بے تاب تھا۔ یزدان نے اسے دیکھا جو دوپٹہ کو اپنے ارد گرد پھیلائے پاؤں کو جوڑ کر ایک گھٹنے پر ٹھوڑی ٹکائے آسمان نے نجانے کیا تلاش کرنے میں محو تھی وہ خاموشی سے جا کر اسکے پاس بیٹھ گیا۔

"کیا سوچ رہی ہو؟" یزدان نے نرم لہجے میں پوچھا تھا جس پر نایاب نے آنکھیں بند

کر کے گہری سانس خارج کی اور پھر سے چاند کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

"دیکھ رہی ہوں کہ جیسے آسمان کو زمین ضروری ہے ویسے ہی اس آسمان کو چاند بھی تو ضروری ہے ناں، دن کو سورج کے ساتھ تو رات میں چاند کے ساتھ ہی آسمان بھلا لگتا ہے اسکے بغیر تو آسمان کچھ بھی نہیں۔۔۔۔!!!"

کھوئی کھوئی سی نایاب یزدان کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔۔

"بہت گہری بات تھی۔۔۔۔!!!"

یزدان کو اسکی بات اچھی لگی تھی تبھی تائید کی۔۔۔۔

"کہتے ہیں سمجھدار کے لئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے، تو کیا تم سمجھدار نہیں ہو۔۔۔۔؟؟؟"

چاند پر سے نظریں ہٹا کر نایاب نے اپنے پاس بیٹھے یزدان کو دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"ہر معاملے میں بے وقوف ہو سکتا ہوں نایاب لیکن اس معاملے میں نہیں ہوں،

تمہاری یہ ضد مجھے میرے ضمیر کے لئے باعثِ شرم محسوس ہو رہی ہے، تمہاری ہر ضرورت کو میں نے پورا کرنا ہے کیونکہ اس گھر کا واحد کفیل میں ہوں اگر میرے ہوتے ہوئے تم یوں کام کروں گی تو میرا ضمیر ہی مجھے ملامت کرے گا۔۔۔!!!"

اپنی بات اس نے رسانیت سے اسے سمجھائی تھی جس پر نایاب اسے گھور رہی تھی۔۔۔

"مطلب کہ تم بھی انہیں کم ظرف مردوں میں سے نکلے جو عورت کو خود کا ایک ایک پائی کے لئے محتاج بناتے ہیں۔۔۔؟؟؟"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے نایاب میں۔۔۔!!!"

"بس کرد و یزدان پلیز بس کرد و، تمہاری غیرت گوارا نہیں کر رہی کہ میں گھر میں رہ کر کام کروں تو کل کو اگر اللہ نہ کرے مجھے باہر نکلنا پڑا تو تم کیا کرو گے، یزدان اس دور میں اگر گھر کے سب ہی افراد مل کر کام کریں گے تو ہی وہ اپنی ضروریاتِ زندگی کو بامشکل پورا کر سکے گے تو تم یہ بات کیوں نہیں سمجھ رہے ہو کہ اس دور

میں ہمارے گھر کو ہم دونوں کے مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے، کتنے ہفتوں سے تمہارے پاس جاب نہیں ہے باہر کیا کیسے کر کے تم گھر کا خرچ چلا رہے ہو یہ مجھ سے بھی بہتر تم جانتے ہو میں کچھ بولتی نہیں ہوں اسکا یہ ہر گز مطلب نہیں ہے کہ مجھے کچھ نظر نہیں آتا یا کچھ دکھائی نہیں دیتا تم تائی امی سے اپنے چہرے پر پریشانی کی لکیریں چھپا سکتے ہو لیکن مجھ سے نہیں کیونکہ میں نے اس چہرے پر ہمیشہ بے فکری دیکھی تھی، مجھے نہیں پتہ تمہیں میری بات کتنی سمجھ آئی ہے اور کتنی نہیں لیکن جیسے تم میری زمہ داری کو فرض سمجھ کر نبھاتے ہو ویسے ہی تمہیں فائنینشلی سپورٹ کرنا میرا بھی فرض ہے اور اسی لئے میں اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹوں گی ____!!!"

نایاب کی اتنی سمجھداری کی باتیں اسکے چہرے پر فکر مندی اور پریشانی کی لکیریں یزدان بخوبی محسوس کر رہا تھا نایاب کی بات پر وہ واقعی ہی سوچ میں چلا گیا تھا کہ اگر اللہ کرے کل کو اسے کچھ ہو جائے تو پھر بھی نایاب کو گھر سے باہر نکل کر کام کرنا

ہی ہے تو اسکا پہلا قدم گھر سے ہی خود اعتمادی کو پیدا کرنے کی ضرورت ہو گی، اور کسی سے مانگنے سے بہتر ہے کہ بندہ خود مختار ہو جائے، نایاب کی بات اسے کافی حد تک قائل کر گئی تھی۔۔۔۔

"تم مجھے بھلے ہی فائیہ مینٹلی سپورٹ نہ کرو نایاب لیکن اس قدم سے تم میں خود اعتمادی پیدا ہو جائے گی جو ضرورت پڑنے پر تمہارے لئے بہت اہم ہے اور یہ کہیں بھی جاب کرنے میں اول فہرست کی ریکوائرمنٹس بھی ہیں۔۔۔۔!!!" یزدان پر سوچ انداز میں بول رہا تھا۔۔۔۔

"تو کیا تم اجازت دو گے، ویسے مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ میں اپنی بات پر تمہارے انکار کے باوجود بھی قائم ہوں اور آج ہمارے محلے میں جتنے بھی گھر ہیں کہہ آئیں ہوں کہ میں انکے بچوں کو ٹیوشن پڑھا دیا کروں گی اور وہ کل سے آنا بھی شروع ہو جائیں گے۔۔۔۔!!!"

ہونٹوں پر جلا دینے والی مسکراہٹ لئے وہ یزدان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

تھی۔۔۔۔

"ہاں مجھے پتہ ہے تمہیں میری اجازت درکار نہیں ہو گی اور میرے انکار کرنے کے

باجود بھی وہی کام کرو گی تو اس سے بہتر تھا ناں کہ تمہیں ہاں کہہ دی

جائے۔۔۔۔!!!"

یزدان نے بھی استہزایہ انداز میں کہا تھا جس پر نایاب نے اسے گھور کر دیکھا

تھا۔۔۔۔

"شادی کے لئے اقرار نہیں کروایا جو اتنا اکڑ رہے ہو۔۔۔۔!!!"

"اسکے لئے بھی اقرار کر دوں گا وہ بھی دل وجان سے۔۔۔۔!!!"

ایک آنکھ کو دباتے ہوئے وہ مسکراہٹ ضبط کر کے بولا تھا جبکہ نایاب کا چہرہ غصے

سے لال ہوا تھا یا شرم سے اس نے آسمان کی جانب دیکھ کر گہری سانس لی

تھی۔۔۔۔

"مجھے لگتا ہے، نوکری نہ ملنے کی ٹینشن تمہارے دماغ پر اثر انداز ہو گئی ہے جو اس

طرح اول فول بک رہے ہو۔۔۔۔!!!"

"مجھے بھی لگ رہا ہے یہی ہوا ہے نہیں تو میرا ٹیسٹ اتنا خراب کیسے ہو گیا چھی

چھی۔۔۔۔!!!"

چہرے کے گندے سے تاثرات بنا کر وہ نایاب کو تپا گیا تھا۔۔۔۔

"اب تم دیکھنا بچوں، ناک بھی رگڑتے آؤ گے تو نہیں کروں گی۔۔۔۔!!!"

پیر پٹخ کر وہ اندر کی جانب بڑھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

"کیا نہیں کرو گی۔۔۔۔؟؟؟" یزدان کی ہانک اسے اپنے پیچھے سنائی دی تھی۔۔۔۔

"مرو تم، بات نہ کرنا مجھ سے چھچھورا کہیں کا۔۔۔۔!!!"

یزدان کو انگشت دکھاتے ہوئے وہ غصے سے بولی تھی اور اندر کمرے میں چلی گئی

جہاں تائی امی بھی انکی نوک جھونک سے اپنی ہنسی چھپا رہی تھیں باہر بیٹھے یزدان نے

قہقہہ لگاتے ہوئے نفی میں سر ہلایا اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

سب کچھ اپنے معمول پر آگیا تھا شکیلہ بی بی نایاب کے ساتھ مل کر گھر کا کام کاج کرتیں اور بعد میں کپڑے سلائی کرنے بیٹھ جاتیں جبکہ نایاب کے پاس شام کو بچے ٹیشن پڑھنے آجاتے تو نایاب انکے ساتھ بزی ہو جاتی تو شکیلہ بی بی رات کا کھانا وغیرہ بنالیا کرتیں تھیں۔یزدان کو نوکری اب بھی نہیں ملی تھی لیکن وہ مایوس اب بھی نہیں تھا کیونکہ اس بچے کے ساتھ جو حادثہ ہوا اسکا نقش اسکے دل ودماغ میں ایسا بسا کہ وہ چاہ کر بھی سوائے اللہ پاک کے کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلا سکا کیونکہ اس دنیا میں کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا خود کی ہی نظروں میں گرنے کے مترادف تھا اور مانگنے سے بہتر ہے بندہ خود مختار ہو جائے تو وہی کام یزدان کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا انٹرویو وہ اب بھی دے آتا تھا لیکن نوکری نہیں مل رہی تھی، کبھی کبھار کوئی محنت مزدوری دیہاڑی والا کام مل جاتا تو یزدان خوش ہو کر کرتا تھا شکیلہ بی بی کے پکڑے سلائی کرنے سے اور کچھ یزدان کے دیہاڑی کرنے سے انکے گھر کا چولہا جل رہا تھا اور سب ضرورتوں میں صرف بنیادی ضرورت کھانے کی پوری

ہو رہی تھی۔

یزدان جب بھی دہاڑی کر کے آتا تو اپنی ماں سے بچ کر سیدھا کمرے میں جاتا کپڑے بدل کر فریش ہو کر پھر ہی وہ شکیلہ بی بی کے کمرے میں داخل ہوتا تھا، اسکے ہاتھوں میں بنے زخموں پر ہر روز کی طرح نایاب ہی مرہم لگاتی تھی آج بھی وہ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اسکے کمرے میں ہاتھ میں کٹوری پکڑے داخل ہوئی تھی جس میں تیل اور ہلدی مکس کر کے کیہ بنایا ہوا تھا، یزدان بیڈ پر لیٹا ہوا تھا اسے دیکھ کر اٹھ بیٹھا۔

"نہ لایا کرو یہ سب نایاب، اب تو ان زخموں کی عادت ڈالنی پڑے گی" اسے اپنے سامنے بیٹھتے دیکھ وہ رسانیت سے بولا تھا جس پر نایاب نے خاموشی اختیار کی اور اسے اپنا ہاتھ آگے کرنے کو کہا تو نایاب اپنے ہاتھ کی انگلی سے مرہم اسکے ہاتھوں ہر بنے چھالوں پر لگانے لگی تھی اور وہ زخمی سا مسکراتے ہوئے اسے مریم رکھتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

"سرسوں کا تیل اور ہلدی ہر طرح کے زخم پر لگائی جاسکتی ہے" کٹوتی کو ایک جانب رکھتے ہوئے وہ بولی تھی آج بھی اس بات میں کوئی بات پوشیدہ تھی۔

"ہر بار کی طرح دو چیزوں کا ذکر، ہر بار کی طرح دو باتوں میں ایک بات، ہر بار کی طرح ڈھکے لفظوں میں وسیع معنی، تم کتنا گہرا سوچتی ہو نایاب؟" ایک نظر اپنے ہاتھ کو دیکھ کر وہ مسکرا کر پوچھ رہا تھا۔ نایاب نے کندھے اچکائے تھے۔

"میں تو ہمیشہ سے ہی ایسے سوچتی ہوں تم نے اب سننا شروع کیا ہے" یزدان لاجواب ہوا تھا ہر بار کی طرح نایاب نے اسے لاجواب کیا تھا اور یہ ہنر صرف نایاب صدیقی کے پاس تھا۔

"کیا ہوا؟، میری بات کا مطلب سمجھ نہیں آیا؟"

"اور ایمان والی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو جگہ اس میں سے کھلی رہتی ہے، اور اپنے ڈوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں، اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے

شوہر یا اپنے باپ یا خاوند کے باپ۔اور اپنے پاؤں کو زمین پر زور سے نہ ماریں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے،اور اے مومنو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔"

نایاب کے سوال پر یزدان نے سورہ نور کی ایک آیت کا ترجمہ سنایا تھا جسے سننے کے بعد نایاب کے چہرے پر الجھن تھی کیونکہ یہ تو اسکے سوال کا جواب نہیں تھا۔

"کیا تم نے کبھی سنا ہے کہ ایک بادشاہ کی اکلوتی بیٹی کسی بھی کام کو ہاتھ لگائے یا مشقت زدہ صبر آزما کام کرتی ہو نہیں ناں،ایک بادشاہ کی بیٹی سب ہر صرف حکم چلاتی ہے کسی اور کے کام تو دور کی بات ہے اپنے کام کرنے کے لئے بھی خادماوں کی ایک قطار ہوتی ہے لیکن سرور کائنات،نبیوں کے سردار دونوں جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجنے والے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکلوتی صاحبزادی جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ناں صرف اپنے کام خود کرتیں تھیں بلکہ اپنے گھر کے اپنے بچوں تک کے کام خود کرتیں تھیں،جناب فاطمہ زہرا سلام

اللہ علیہا جنت میں عورتوں کی سردار ہیں یعنی خاتونِ جنت۔ حضرت فاطمہ زہرا ؑ نے خواتین کے لئے پردے کی اہمیت کو اس وقت بھی ظاہر کیا جب آپ دنیا سے رخصت ہونے والی تھیں، اس طرح کہ ایک دن آپ غیر معمولی طور پر فکر مند نظر آئیں، آپ کی چچی (حضرت جعفر طیار کی بیوہ) اسماء بنت_ عمیس نے سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

مجھے جنازہ کے اٹھانے کا یہ دستور اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ عورت کی میت کو بھی تختہ پر اٹھایا جائے جس سے اس کا قد و قامت نظر آتا ہے، جناب_ اسماء نے کہا کہ میں نے ملک حبشہ میں جنازہ اٹھانے کا ایک طریقہ دیکھا ہے وہ شاید آپ کو پسند ہو! اس کے بعد انہوں نے تابوت کی شکل بنا کر دکھائی جس پر سیدہ عالم ؑ بہت خوش ہوئیں"

"اس سب باتوں کے کہنے کا یہ مقصد ہے کہ جن کے صرف ایک بال نظر آنے پر وقت رک جاتا ہے انکے پردے کا کیسا عالم ہوتا ہو گا، عورتوں کو چاہیئے کہ وہ جنابِ

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے نقش قدم پر چلیں اور اپنے جسم کو چہرے کو ڈھانپ لیا کریں تاکہ اس پر کسی نامحرم کی نظر تک نہ پڑے رہی بات تو جو تم کہنا چاہتی ہوں، میں چاہ کر بھی وہ نہیں کر سکتا، ٹیوشن پڑھانے تک بات سہی ہے نایاب لیکن گھر سے باہر ابھی نہیں۔ہاں میرے مرنے کے بعد تم کر سکتی ہو" یزدان نے آرام اور ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات ہے پیچھے چھپا مطلب واضح کیا تھا نایاب یک ٹک اسکے چہرے کو دیکھ رہی تھی جو نظریں اپنے ہاتھوں پر مرکوز کئے ہوئے کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں بول رہا تھا۔

نایاب کے پاس تو الفاظ جیسے ختم ہی ہو گئے تھے وہ صرف باہر جاتے ہوئے سر کو ڈھانپ لیا کرتی تھی گھر میں ہمیشہ دوپٹہ سے بے نیاز بڑے ابو یزدان کے سامنے وہ دوپٹے کے بغیر بھی چلی جایا کرتی تھی جب وہ جوانی کی حدود میں داخل ہوئی تو تائی امی نے اس پر دوپٹہ لینا فرض کر دیا تھا لیکن وہ دوپٹہ ہمیشہ کسی مفلر کی طرح بامشکل اسکی گردن سے کچھ نیچلے حصے کو ڈھانپ لیا کرتا تھا یزدان کے باتوں سے وہ پشیماں

ہوئی تھی زبان سے ایک بھی لفظ نکالے بغیر وہ اندر کی جانب بڑھ گئی تھی جبکہ یزدان اسے خاموشی سے باہر جاتا دیکھ مدھم سا مسکرایا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا صبح اس کا نتیجہ بہت شاندار ہونے والا تھا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨

انکے علاقے سے تھوڑا دور ہی کوئی عمارت تعمیر ہو رہی تھی جس میں ایک ہفتے کی مزدوری یزدان کو مل گئی تھی فجر کی نماز کے بعد شکیلہ بی بی نے اسے ناشتہ بنا کر دیا اور بتایا کہ محلے میں کسی کے گھر میلاد ہے تو وہ اور نایاب وہاں جائیں گی یزدان نے انکی بات سن کر اثبات میں سر کو ہلایا وہ بنا نایاب کو دیکھے ہی کام پر چلا گیا تھا مشقت اور محنت حلال رزق کو کمانا یہ بات یزدان صدیقی کو سہی معنوں میں آج پتہ چلی تھی جب دھول مٹی سے اٹے کپڑوں سے اٹھتی پسینے کی بو اور ہاتھوں میں موجود چھالوں کو ایک نظر دیکھا تھا گہرا سانس خارج کرتا وہ آدھی رات کو گھر میں داخل ہوا جہاں اسکے لئے دروازہ نایاب نے ہی کھولا تھا سر پر اچھے سے دوپٹہ

www.novelsclubb.com

جمائے وہ ایک نگاہ ڈالے بغیر دروازے سے دور ہوئی یزدان اندر داخل ہوا تو اسنے دروازہ بند کر دیا اور کچن میں چلی آئی یزدان اسکے سر پر جما دوپٹہ اور جھکی نظروں سے ٹپکتی حیا کو دیکھ کر پر سکون ہوا تھا سلام کہتا وہ بھی واش روم فریش ہونے کے بعد کچن میں ہی چلا آیا جہاں نایاب ٹیبل پر کھانا رکھے اسکا ہی انتظار کر رہی تھی یزدان کو آتا دیکھ فوراً سے پہلے وہ چولہے کی طرف چائے بنانے کی غرض سے متوجہ ہوئی تھی۔

"امی سو گئیں ہیں کیا نظر نہیں آ رہیں؟" کھانے والی ٹرے کو اپنے جانب کھینچتے ہوئے یزدان نے پوچھا تھا۔

"نہیں سوئیں تو نہیں ہیں، تمہارا انتظار کر رہی تھیں کچھ ضروری بات کرنی ہیں انہوں نے"

"خیریت ایسی بھی کیا بات کرنی ہے؟"

"یہ تو انکی بات سن کر ہی پتہ چلے گا تمہیں" نایاب کے لہجے میں تھوڑی سنجید گی تھی

www.novelsclubb.com

کچھ چھپا ہوا تھا جسے یزدان فلحال تو نہ سمجھ سکا لیکن کھانے سے فارغ ہو کر شکیلہ بی بی کی بات سن کر اسے اندازہ ضرور ہوا تھا۔

"انہوں نے ایسا کیوں کہا؟" چائے کا کپ ایک جانب رکھتے ہوئے اس نے پوچھا جو تھوڑی دیر پہلے نایاب ہی دے کر گئی تھی۔

"بیٹے جس گھر میں پھل دار درخت ہو اس گھر میں پتھر آتے ہی ہیں، تو اس میں زیادہ حیرت والی بات نہیں ہے"

"لیکن پھر بھی امی"

"کیا پھر بھی یزدان، میرے خیال سے اس رشتے پر ایک مرتبہ نظر ثانی کر لینی چاہیئے"

"میرے ہوتے ہوئے میری منگیتر کے ساتھ کسی اور کو جوڑ رہی ہیں امی یہ کہاں کا انصاف ہوا؟" یزدان کی بات پر شکیلہ بی بی نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

"اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے امی، کیا یہ خواہش ابو کی اور چچی جان کی

نہیں تھی اور انہیں کی خواہش پر میری اور نایاب کی منگنی یعنی رشتہ بچپن میں ہی طے کر دیا تھا تو اب پھر کسی باہر کے آئے ہوئے رشتے پر کیوں نظر ثانی کر رہیں ہیں "یزدان کا سوال انکے لئے بھی حیران کن بات تھی۔

"وہ اس لئے یزدان کے نایاب کو ساری زندگی میں نے اسکی ماں نے اور تمہارے ابو نے بہت لاڈ پیار سے پالا ہے ہمارے گھر میں معاش کے جو حالات ہیں ان میں نایاب کی لاڈلی طبیعت کا کسی اور،اور اچھے گھر میں چلے جانا ہی مناسب رہے گا" شکیلہ بی بی کی بات پر یزدان واقع اس پہلو پر سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا اس پہلو پر تو اس نے کبھی غور ہی نہیں کیا اب شکیلہ بی بی کی بتائی ہوئی بات پر وہ کسی گہری سوچ میں تھا۔جب دروازہ کھلا اور نایاب اندر داخل ہوئی۔

"تائی امی،بڑے ابو اور امی کی یہی خواہش تھی کہ میں ہمیشہ اسی گھر میں رہوں تاکہ یہاں کی رونق ماندنہ پڑے،اپنے آخری وقت میں بھی وہ مجھے اسی گھر میں رکنے کی بات دہرا رہے تھے،اور رہی بات میری نازک اور حساس طبیعت کی تو الحمدللہ

بڑے ابو کے بعد اس گھر کے سرپرست نے مجھے کبھی کسی چیز کی کمی ہونے نہیں دی اور امید کرتی ہوں کہ آپ کی موجودگی میں ہوتے ہوئے وہ ایسا کبھی کرے گا بھی نہیں" شکیلہ بی بی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ جمائے وہ دھیمے مگر مضبوط لہجے میں بولی تھی اسکے لہجے کی سچائی نے جہاں شکیلہ بی بی کو پرسکون کیا تھا وہی یزدان مسکراتی نظروں سے اسکے نیم رخ چہروں کو دیکھ رہا تھا۔

"کل مجھ سے رحمت بی بی (پڑوسن) بھی کہہ رہیں تھیں کہ اب دونوں جوان ہوگئے ہو محلے والوں کی نظریں تم دونوں پر ہی رہتی ہیں تو کسی کو بھی کسی بھی بات کا موقع دیئے بغیر تم دونوں کو ایک مضبوط رشتے میں باندھ دینا چاہیئے تاکہ کوئی بھی تم دونوں کے کردار پر انگلی نہ اٹھا سکے" شکیلہ بی بی نے کہاں جس پر ان دونوں کی نظریں بیک وقت ملی اور دونوں نے پھیر لیں۔

"اب آپ کیا چاہتیں ہیں؟" یزدان نے پوچھا۔

"میں چاہتی ہوں کہ کچھ دنوں میں تم دونوں کا نکاح کر دیا جائے رخصتی بعد میں کر

لیں گے یا جب تم دونوں چاہو"

"اتنی جلدی تائی امی" نایاب نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔

"میں اپنی زندگی میں ہی اپنے بچوں کی خوشیاں دیکھنا چاہتی ہوں اسی لئے کہہ رہی ہوں لیکن اگر تمہیں اعتراض ہے تو میں۔۔۔۔۔"

"نہیں تائی امی آہ کو جو بہتر لگے مجھے کوئی مسئلہ نہیں"

"نایاب سہی کہہ رہی ہے امی آپکی خوشی ہم دونوں کی اول ترجیح ہے" یزدان کے پرخلوص لہجے پر نایاب نے بھی اثبات میں سر ہلایا تھا جبکہ شکیلہ بی بی مسکراتے ہوئے مسلسل کچھ سوچ رہیں تھیں۔

✨✨✨✨✨✨

تائی امی کے سونے کے بعد نایاب وہی ہلدی اور سرسوں کے تیل کو باہم ملا کر یزدان کے زخموں پر لگانے کے لئے لائی تھی، یزدان اسے پھر سے دیکھ کر حیران ہوا تھا۔

"تمہیں کتنا سمجھایا ہے میں نے نایاب نہ آیا کرو رات کو میرے کمرے میں" اسکو دروازے میں ہی روک کر یزدان نے کہا۔

"اگر مرہم میرے لائے بغیر تم اسے لگا لیتے تو میں یہاں نہ آتی" اسکی سائیڈ سے گزر کر ہاتھ میں پکڑی کٹوتی کو میز پر رکھتے ہوئے نایاب نے جواب دیا اور اسکی جانب رخ کیا۔

"میں لگا لوں گا، اب تم جاؤ" بیڈ پر بیٹھتے ہوئے یزدان نے مرہم والی کٹوری جو ہاتھ میں پکڑا۔

"کب تک؟"

"کیا مطلب کب تک دیکھ تو رہی ہو لگا رہا ہوں"

"میں یہ نہیں پوچھ رہی، بلکہ میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ آخر کب تک اس تیل اور ہلدی کے مکسچر کو زخموں پر لگاؤ گے کچھ دن یا ساری زندگی" بیڈ کی پائنتی کے ساتھ نیچے دوزانو ہو کر نایاب نے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جب تک کوئی نوکری نہیں مل جاتی" کٹوری کو دوبارہ سے نیز ہر رکھتے ہوئے

یزدان نے جواب دیا تھا۔

"اور اگر نوکری ساری زندگی نہ ملی تو، کبھی سوچا ہے پھر کیا کرو گے یا ایسے ہی

چھالوں پر تیل اور ہلدی لگا کر انہیں بھرتے رہو گے "

"میں سمجھا نہیں تم کیا کہنا چاہ رہی ہو؟"

"یہی تو بات ہے تم نہ تو سمجھتے ہو اور نہ ہی سمجھنے کی کوشش کرتے ہو" نایاب نے کہا

اور باہر جانے کے لئے قدم بڑھائے۔

"نایاب جو کہنا چاہتی ہو کہہ سکتی ہو"

"نہیں ابھی نہیں پہلے تم مرہم لگا لو تاکہ مکمل طور پر تو نہیں لیکن کچھ حد تک تو زخم

سہی ہو جائیں صبح بھی مزید سے مزید تر زخم تمہارے ان ہاتھوں میں ہو گے "

نایاب کہتے ہوئے چلی گئی جبکہ یزدان اسکی بات میں چھپے طنز کو بخوبی محسوس کر چکا

تھا لیکن اسکی بات میں چھپی گہرائی کو جاننے کے لئے وہ ابھی نہیں کا انتظار کرنے لگا

مرہم لگاتے وقت نایاب کی بات دماغ میں آئی تو بے اختیار سر کو نفی میں ہلایا تھا۔۔

✨✨✨✨✨✨

رات کو کھانے کے وقت شکیلہ بی بی، یزدان اور نایاب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے جب شکیلہ بی بی نے خاموشی کو توڑا۔۔۔۔۔

"یزدان میں کچھ سوچ رہی تھی"

"جی بولیں" یزدان اور نایاب نے انکی طرف منتظر نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔

"میں سوچ رہی ہوں کہ کچھ ہی دنوں میں تم دونوں کا سادگی سے نکاح کر دوں اور جب رخصتی ہوگی تو سبھی کو مدعو کر کے بڑا سا فنکشن کر لیں گے"

"جیسی آپ کی مرضی امی" یزدان نے کہا تو شکیلہ بی بی نے نایاب کی طرف دیکھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

"جو آپکو سہی لگے" نایاب کے اتنی آسانی سے مان جانے پر جہاں شکیلہ بی بی خوش ہوئی تھیں وہی پر یزدان نے اسکے تاثرات میں شرم کو محسوس کرنا چاہا تھا جو دور دور

www.novelsclubb.com

تک کہیں نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

✨✨✨✨✨✨✨

اگلے دو دنوں میں شکیلہ بی بی نے گھر میں ہی چھوٹی سی تقریب کو ترتیب دے دیا تھا نایاب اور یزدان کی کچھ خریداری بھی انہوں نے نایاب کی پسند سے کی تھی اسکا خرچ انہوں نے خود کے بچائے ہوئے خرچ سے ہوا کیا ہوا تھا یعنی سوینگز سے اور گھر میں دیئے جانے والے خرچ سے پیسے بچانا صرف عورت کو ہی آتا ہے تو کبھی بچائے ہوئے پیسوں کو انہوں نے نایاب کی پسند کی ساری چیزیں اسے دلوائیں تھیں لیکن نایاب نے اپنی رائے سے بڑھ کر انکی رائے جو ترجیح دی تھی۔۔۔۔۔

مغرب کے نماز کے بعد گھر میں ہی نکاح کی تقریب تھی جس میں شکیلہ بی بی کی اونچے خاندان میں بیاہی بہن جبکہ اسکے بچوں نے آنا گوارہ ہی نہیں کیا تھا۔ نایاب کے صرف ماموں ہی نکاح میں شرکت کرنے کے لئے آئے تھے، محلے سے چند پڑوسی اور نایاب کی کچھ دوستیں ہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"سرخ رنگ کی سمپل سی فراک جسکے صرف گلے اور بارڈر پر ہی گولڈن دھاگے اور موتیوں کا کام ہوا تھا ساتھ نازک سی گولڈن جیولری پہنے ہلکے سے میک اپ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی، یزدان کے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی وہ مزاق کا نشانہ بنی ہوئی تھی برآمدے کے آگے پردے لگا کر گھر میں ہی مرد اور عورتوں کو علیحدہ کر دیا گیا تھا باہر صحن میں یزدان صدیقی وائیٹ سوٹ کے ساتھ ریڈ ویسٹ کوٹ پہنے سو بر سا لگ رہا تھا نکاح کے بعد سبھی نے مبارک باد پیش کی تھی جنہیں یزدان نے گہری مسکراہٹ کے ساتھ قبول کیا تھا، نکاح کے بعد سب نے کھانا کھایا نایاب کے ماموں نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر چند کچھ پیسے اسکی جانب بڑھائے تھے جنہیں اس نے مسکرا کر تھام لئے تھے آج اسکے لئے بہت بڑا دن تھا اور کسی کی وجہ سے وہ اسے خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

غریب کے گھر میں کوئی بڑی بڑی تقریبات نہیں ہوتیں ناں ہی انکے گھروں میں کوئی طوفانی شادیاں ہوتیں جن پر پیسے کو پانی کی طرح بہا کر شادی کو یادگار بنانے کی

کوشش کی جاتی ہے ناں ہی انکے مہمانوں میں بڑے بڑے عہدیداروں کی شرکت ہوتی ہے بلکہ ان کے ہاں کچے گھروں میں رہنے والے شریف النفس اور عزت دار بوڑھے لوگوں کو ایزاے چیف گیسٹ مانا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

غریبوں کے ہاں طرح طرح کے انواع اقسام کے کھانے نہیں بنتے جو بعد میں کوڑے دانوں میں پھینک دیئے جاتے ہیں بلکہ انکے ہاں بیٹی کی یا بیٹے کی شادی پر اپنی پوری زندگی کی کمائی لگا کر ایک ڈش بنتی ہے اور اتنی ہی بنتی ہے کہ جس سے انکے گھر سے کوئی بھی بھوکا نہیں جاتا۔ چھوٹی چھوٹی خوشیوں سے ہی وہ اپنے تمام تر لمحات کو نم آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور اپنے دماغ میں بہت سالوں کے لئے محفوظ رکھتے ہیں کہ انکے گھر سے کوئی بھی انسان بھوکا نہیں گیا بلکہ الٹا دعائیں دے کر گیا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

✨✨✨✨✨✨✨✨

اگلے ہی دن زندگی اپنے معمول پر آگئی تھی وہی پرانی روٹین کہ یزدان صبح کا گیا

رات کو واپس آتا نایاب شکیلہ بی بی جے ساتھ مل کر پہلے کپڑے سلائی کرواتی بعد میں گھر کا کام کرنے کے بعد ٹیوشن والے بچوں کو پڑھاتی، انہیں پڑھانے کے بعد شام کے کھانے کی تیاری کرتی اور جب رات کو یزادن گھر آتا تو وہ اپنے اور شکیلہ بی بی کے کمرے میں گھس جاتی شکیلہ بی بی اسکی جھجھک سمجھ رہی تھیں اور حیران بھی ہوتیں تھیں لیکن مسکرا کر وہ یزدان کو کھانا اور صبح کا ناشتہ بنادیا کرتیں

نایاب اپنے ہی جذبات پر حیران تھی کہ کہاں وہ یزدان صدیقی کو سکون نہیں لینے دیتی تھی اور اب اسکے سامنے تک جانا چھوڑ دیا ہے اپنے دل میں پروان چڑھتے جذبات کو سائیڈ پر رکھتی اپنے اوپر پھر سے وہی نایاب کا خول چڑھاتی وہ یزدان کا سامنا کرنے کے لئے تیار تھی۔۔۔۔۔۔

رات کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد نایاب کچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی جب یزدان کچن میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

"کیا بنا رہی ہو؟"سلیب سے ٹیک لگا کر بازوؤں کو سینے پر باندھ کر یزدان نے

پوچھا۔۔۔۔

"جو ہر روز اس وقت بنتی ہے" دو ٹوک جواب دے کر نایاب نے آنچ ہلکی کی

۔۔۔۔۔۔۔

"ہاں تو کیا بنتی ہے،اس وقت،اسکا کوئی نام نہیں" مسکراتے لہجے میں یزدان نے

اسے نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"اس وقت چائے بنتی ہے" نایاب نے چبا کر کہا تھا پتہ نہیں کیوں اسے غصہ آرہا تھا

www.novelsclubb.com۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یہ تمہارے رخسار غصے سے سرخ ہو رہے ہیں یا پھر مجھ سے شرم آرہی ہے"

یزدان نے اسکے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ میٹھا سا طنز کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کوئی نہیں ہو رہے میرے رخسار سرخ،اور مجھے کیوں آئے گی تم سے شرم ہاں"

دونوں ہاتھ کمر پر ٹکا کر نایاب اپنی فل فورم میں آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تو کیا نہیں آ رہی ؟" اسکی کمر کے گرد حصار باندھ کر اپنے قریب کرتے ہوئے یزدان نے پوچھا لہجے اور آنکھوں میں واضح شرارت تھی۔نایاب تو اسکے لمس پر ساکت سی ہو گئی تھی دھڑکنوں نے جیسے کسی ریس میں حصہ لیا ہو اور جیتنے کے لئے تیز تیز بھاگ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مم مجھے چھوڑو" اپنے چہرے سے یزدان کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے نایاب بامشکل بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیوں ؟" دوبارہ سے اسکے چہرے پر ہاتھ نرمی سے پھرتے ہوئے یزدان نے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیوں ؟ کیا یزدان ؟تائی امی آجائیں گی" اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر نایاب نے اسے خود سے دور کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

چائے کمرے میں لے آنا" اسکی تیزی کو دیکھ کر یزدان نے مسکراہٹ کو دباتے ہوئے کہا اور کچن سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اف اللہ پاک یہ اسے کیا ہو گیا ہے، ٹھر کی کہیں کا" دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر نایاب نے سانسوں کو بحال کر کے چائے کی جانب متوجہ ہوئی تھی جو سوکھنے کے قریب تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

✨✨✨✨✨✨✨✨

اللہ اللہ کر کے چائے بنی تو اب یزدان کو کمرے میں دینے کی فکر لاحق ہوئی پہلے بھی تو وہ چلی جاتی تھی اکیلی بیٹھ کر ڈھیروں باتوں سے اسکا جینا حرام کر دیا کرتی تھی لیکن آج یزدان کا لمس اسکی آنکھوں سے چھلکتے جذبات کی رنگینی نایاب کو عجیب سی کیفیت میں مبتلا کر رہے تھے گہری گہری سانسوں سے خود کو پر سکون کیا اور قدم اسکے کمرے کی جانب بڑھے ہلکی دستک کے ساتھ دروازہ کھولا تو وہ دروازے کے سامنے پڑے اسٹڈی ٹیبل کے پاس کرسی پر بیٹھا ہوا تھا نایاب نے چائے کا کپ میز پر رکھا اور جانے کے لئے مڑی ہی تھی جب اسکی کلائی یزدان کے مضبوط ہاتھوں نے تھام لی۔۔۔۔۔۔۔

"آج اپنی باتوں سے میرا جینا حرام نہیں کرو گی" کرسی سے اٹھ کر اسکے مقابل کھڑے ہوتے ہوئے یزدان نے پوچھا تھا۔

"تو آج سے پہلے تم نے یوں اس طرح سے مجھے پہلے کبھی چھوا بھی تو نہیں ہے، چھونا تو دور کی بات ہے میری طرف کسی بھی دوسری نظر سے دیکھا تک نہیں ہے" نظریں اسکے ہاتھ میں موجود اپنی کلائی پر رکھے نایاب نے اسے باور کروایا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"اس وقت میں تم پر کسی بھی طرح کا کوئی حق نہیں رکھتا تھا نایاب لیکن آج اس وقت اس دنیا میں سب سے زیادہ تم پر صرف میرا حق ہے" اسکے دوسرے ہاتھ کو تھام کر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو اپنے سینے پر رکھتے ہوئے وہ مسرور لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"یزدان ابھی صرف نکاح ہوا ہے رخصتی نہیں جو اس طرح بات کر رہے ہو" اسکے ہاتھوں کے نیچے سے اپنے ہاتھ نکالتے ہوئے نایاب نے اسے یاد دلانا بہتر سمجھا

تھا۔۔۔۔۔۔

"توتم ہی بتادو کس طرح بات کروں؟"چائے کا کپ تھام کر وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔۔

"کب تک تم دوسروں سے پوچھتے رہو گے کہ تمہیں کس وقت کیا بات کرنی ہے ؟؟کیا کام کرنا ہے؟؟"اسکی چھوڑی ہوئی جگہ یعنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے نایاب نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں؟؟"الجھن زدہ نظروں سے یزدان نے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"یزدان میں مانتی ہوں مرد بہت مضبوط ہوتا ہے وہ چھوٹی سے لیکر بڑی بڑی مشکلات کو خندہ پیشانی سے حل کرلیتا ہے بدسے بدتر حالات میں بھی اسکی پیشانی پر کبھی بل نمایاں نہیں ہوتے کیونکہ ان حالات وواقعات سے لڑنے کی طاقت اللہ پاک نے اس میں عورت کے مقابلے میں دوگناہ زیادہ رکھی ہے تبھی تووہ ہر حالات

میں اپنے کنبے کی مالی طور حمایت کرتا ہے انکی ہر خوشی کو اپنی خوشی پر ترجیح دیتا ہے، میں یہ بھی مانتی ہوں کہ مرد پر اپنے کنبے کی کفایت فرض ہے لیکن یہ کہاں کا انصاف ہوا کہ مرد چکی میں آٹے کی طرح ہر جانب سے پسے اسکے جذبات اسکی خواہشات اسکی آزادی کنبے کی کفایت کے بھینٹ چڑھ جائے" نایاب سانس لینے کو رکی تھی یزدان دن سادھے اسے سن رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بیشک عورت، مرد کی محنت کی ہم سری چاہ کر بھی نہیں کر سکتی۔ وہ کبھی بھی مرد کے ہم پلہ حقوق حاصل نہیں کر سکتی، کیونکہ اللہ پاک نے عورت ذات کے حقوق اپنی کتاب یعنی قرآن کریم میں چودہ سو سال پہلے ہی مختص کر دیے تھے۔ یزدان تمہارے ہاتھ میں پڑے چھالے، چہرے پر دن بھر کی تھکن اور تفکر کی لکیریں تمہاری عزت و غیرت کا ثبوت ہیں کیونکہ تمہارا شمار ان مردوں میں ہوتا ہے جو عورت کی عزت و ناموس کے محافظ ہوتے ہیں جو عورت کو کنول کا وہ پھول سمجھتے ہیں جو اگتا تو کیچڑ میں ہے لیکن ہوتا بڑا نایاب ہے"

نایاب کہتے کہتے رکی تھی یزدان بہت محویت سے اسکی بات سن رہا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"نایاب، جو بات کہنی ہے صاف صاف کہو اور مجھے سمجھاؤ بھی" نایاب کی خاموشی

پر یزدان نے اسے بولنے کے لئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں نے یہ بات بہت عرصہ پہلے کہیں پڑھیں تھی کہ:

کسی گاؤں میں علی نامی شخص رہتا تھا، وہ بہت غریب آدمی تھا۔ وہ ہر روز جنگل سے

لکڑیاں کاٹ کر آتا اور شہر میں بیچ دیتا اس سے وہ اپنا اور اپنی بیوی بچوں کا پیٹ پالتا۔

علی کا ایک بیٹا تھا اس کا نام احمد تھا احمد بہت ذہین لڑکا تھا وہ آٹھویں کلاس تک اپنے

گاؤں کے اسکول میں پڑھتا رہا اس کی ایک خواہش تھی کہ وہ دل لگا کر خوب محنت

کرے تاکہ ان کے والدین سکھ کا سانس لیں سکیں۔ احمد نے اپنے والد کو شہر میں

پڑھنے کے لیے کہا تو احمد کے والد فوراً مان گئے۔ احمد کلاس میں پوزیشن لیتا تھا۔ احمد

کے والد نے بمشکل شہر کے اچھے اسکول میں داخلہ کروایا تاکہ احمد پڑھ لکھ کر بڑا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آدمی بن جائے۔احمد نے شہر کا ماحول دیکھا تو حیران رہ گیا۔ہر کسی کے پاس نت نئی چیزیں تھیں۔وہ جب دیکھتا اس کے دماغ میں بہت سے سوال پیدا ہوتے۔وہ کئی دن تک خاموش رہا آخر کار اس نے ایک روز سوچا کہ ماسٹر بلال سے پوچھا جائے۔ وہ ان کے پاس چلا گیا۔احمد نے ہمت کر کے ماسٹر صاحب سے سوال پوچھا''ماسٹر صاحب! کیا میں بھی بڑا آدمی بن سکتا ہوں''ماسٹر نے قہقہہ لگا کر جواب دیا''دنیا کا ہر شخص بڑا آدمی بن سکتا ہے''اس نے اگلا سوال تھا''کیسے؟''تو ماسٹر صاحب نے اپنے بیگ سے چاک نکال کر دائیں سے بائیں تین لکیریں لگائیں، پہلی لکیر پر محنت لکھا، دوسری لکیر پر ایمانداری اور تیسری لکیر پر صرف ایک لفظ ہنر (اسکل) لکھا۔احمد ماسٹر بلال کو چپ چاپ دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

ماسٹر یہ لکھنے کے بعد اس کی طرف مڑے اور بولے''ترقی کے تین زینے ہوتے ہیں پہلا زینہ محنت ہے' آپ جو بھی ہیں اگر آپ کام کے بدلے کام کریں گے تو کامیاب ہو جائیں گے۔مطلب اگر آپ کوئی سا بھی کام شروع کر دیں، آپ کی

www.novelsclubb.com

دکان صبح سب سے پہلے کھلنا چاہئے اور رات کو آخر میں بند ہونا چاہیے آپ کامیاب ہو جائیں گے۔ماسٹر نے کہا ہمارے گرد موجود 90 فیصد لوگ سست ہیں، یہ محنت نہیں کرتے۔۔۔۔۔

آپ جوں ہی محنت کرتے ہیں آپ 90 فیصد سست لوگوں کی فہرست سے نکل کر 10 فیصد محنتی لوگوں میں آجاتے ہیں۔آپ ترقی کے لیے اہل لوگوں میں شمار ہونے لگتے ہیں۔اگلا مرحلہ ایمانداری ہوتی ہے۔ایمانداری چار عادتوں کا پیکیج ہے۔وعدے کی پابندی' جھوٹ سے نفرت' زبان پر قائم رہنا اور اپنی غلطی کا اعتراف کرنا۔پھر ماسٹر نے بتایا۔"لیکن یہ یاد رکھو ہنر' پروفیشنل ازم اور اسکل کی شرح صرف 20 فیصد ہے اور یہ 20 فیصد بھی آخر میں آتا ہے۔۔۔۔۔

آپ کے پاس اگر ہنر کی کمی ہے تو بھی آپ محنت اور ایمانداری سے 80 فیصد کامیاب ہو سکتے ہیں لیکن یہ نہیں ہو سکتا آپ بے ایمان اور سست ہوں اور آپ صرف ہنر کے زور پر کامیاب ہو جائیں۔آپ کے دماغ میں بس اتنا ہو کہ میں محنت

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کروں گا تو کامیاب ہوں۔احمد ماسٹر صاحب کی باتیں بہت غور سے سن رہا تھا۔ماسٹر نے یہ بھی بتایا کہ میں نے دنیا کے بے شمار ہنر مندوں اور فنکاروں کو بھوکے مرتے دیکھا، کیونکہ وہ بے ایمان بھی تھے اور سست بھی اور میں نے دنیا کے بے شمار بے ہنر افراد کو ذاتی جہاز اڑاتے دیکھا، کیوں؟ کہ وہ محنتی تھی۔تم ان 3 لکیروں پر چلنا شروع کردو۔آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگو گے۔۔۔۔۔۔

ماسٹر صاحب کی باتیں احمد کے دماغ پر گھر کر چکی تھیں۔احمد نے مکمل ارادہ کر لیا تھا کہ اب وہ ان تین لکیروں پہ عمل کرے گا۔کامیابی اسی میں تھی۔کچھ ہی دن گزرے کہ احمد ان کامیاب لوگوں میں سے ایک تھا جو کی لوگ مثال دیا کرتے تھے۔تو کیا سمجھے تم احمد کی طرح ہم بھی اگر ماسٹر صاحب کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرنے لگ جائیں تو کامیاب ہو جائیں گے۔اگر ہم پوری ایمانداری اور محنت سے کام کریں گے تو کوئی کام ناممکن نہیں ہو گا" نایاب نے گہرا سانس لیکر یزدان کی جانب دیکھا تھا جو سانس روکے اسے دیکھ رہا تھا بہت سی گرہیں کھل گئیں تھیں

۔۔۔۔۔۔۔۔

"سمجھ گئے ؟"نایاب کی بات پر یزدان نے سر کو اثبات میں جنبش دی تھی،نایاب ہلکا سا مسکرا کر اپنی جگہ اسے آٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ یزدان ابھی تک اسی پوزیشن میں بیٹھا تھا کہ نایاب ہاتھ میں لال کپڑے کی چھوٹی سی گٹھڑی اٹھائے دوبارہ سے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔

"یہ لو،یہ امی نے میرے لئے رکھے تھے ان سے چھوٹا سا کام شروع کرو چاہے چائے کا چھوٹا سا سٹال ہی کیوں نہ لگاؤ محنت کرو گے تو کامیابی ضرور تمہارے قدم چومیں گی"لال کپڑے میں سونے کی چند چوڑیاں اور جھمکے جو نایاب نے یزدان کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں محنت کروں گا نایاب،اسی لئے انہیں تم اپنے پاس رکھو"اسکے ہاتھ کو اپنے سے دور کرتے ہوئے یزدان نے کہا۔

"امانت سمجھ کر رکھو اور کام شروع کرو سمجھو میں تمہارے کاروبار میں اپنا سرمایہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انویسٹ کر رہی ہوں جب کام میں کامیاب ہو جاؤ گے تو یہی سرمایہ مجھے دوگنی قیمت میں واپس کر دینا" لال کپڑے کی گٹھڑی کو اسکے پاس رکھتے ہوئے نایاب مسکرا کر بولی تھی جس پر یزدان پر سکون سا مسکرایا نایاب کی بندھائی ہمت نے اس میں ایک نئے عزم کو جنم دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

✨✨✨✨✨✨✨

صبح یزدان اپنے کمرے میں کام پر جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا لیکن ذہن میں نایاب کی باتیں گھوم رہیں تھیں ساتھ ساتھ سرخ پوٹلی میں بندھے زیورات بھی اپنی طرف متوجہ کر رہے تھے۔۔۔۔۔

یزدان اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام کر بیڈ پر بیٹھ گیا، ایک طرف تو اسے نایاب کی تمام باتیں بجا لگ رہی تھیں کہ محنت کرنے سے ہی انسان کامیاب ہوتا ہے تو دوسری جانب اسکے دیئے ہوئے زیورات جنہیں بیچ کر یزدان کو کام شروع کرنے کا کہہ رہی تھی یزدان ان زیورات کو بیچ دیتا اگر وہ زیورات چھوٹی امی کے نہ ہوتے

www.novelsclubb.com

جوانہوں نے اپنی بیٹی کے مستقبل کے لئے سنبھال کر رکھے تھے،ہاں وہ نہیں بیچ سکتا تھا ہاں وہ اپنا کام شروع کرے گا وہ محنت کرے گا اور کامیاب بھی ہو گا لیکن ان پیسوں سے قطعاً نہیں جوان زیورات کو بیچ کر ملنے تھے، تمام لائحہ عمل تیار کرتے وہ ناشتہ کر کے کام پر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

✨✨✨✨✨✨

نایاب نے شکیلہ بی بی کو ناشتہ کروایا کام وغیرہ کرنے کے بعد وہ سلائی مشین پر کپڑے سلائی کرنے لگی۔رمضان المبارک کی آمد میں صرف دو دن رہ گئے تھے، گھر میں راشن بھی کم ہی رہ گیا تھا اوپر سے تقریب میں ہوا خرچ بھی بہت زیادہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

"تائی امی، یہ آزمائشیں ہم پر ہی کیوں آتیں ہیں، مطلب ایک تو ہم جیسے لوگ پہلے ہی بہت سے مسائل میں گھرے ہوئے ہوتے ہیں اور رہی سہی کسر یہ مشکلات آکر نکال دیتیں ہیں ایسے میں ایک غریب انسان مایوس نہ ہو تو کیا کرے ایسے انسان پر تو

مایوسی فرض ہی سمجھیں۔"

چار پائی پر بیٹھی شکیلہ بی بی کو مخاطب کرتی وہ اپنی الجھن کو بیاں کر گئی تھی۔۔۔۔۔

"نہیں نایاب تم نے غلط کہا کہ غربت میں ڈوبے انسان مایوسی کا شکار ہوتے ہیں، یہ بات بھی بلکل سچ ہے کہ غریب کا طبقہ بہت کم تر اور حقیر جانا جاتا ہے لیکن اس دنیا میں اس معاشرے میں جو طبقہ اللہ پاک کے سب سے زیادہ نزدیک ہے وہ یہی طبقہ ہوتا ہے کیونکہ یہی لوگ ہر مشکل میں اللہ پاک پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ ذات بابرکت ہی انہیں اس مشکل وقت سے نکالے گی، رہی بات آزمائش کی تو اللہ پاک فرماتے ہیں کہ مشکلات اور آزمائشیں انہیں لوگوں پر آتیں ہیں جو اسکے مومن بندے ہوتے ہیں، کیا تمہیں پتہ ہے انسان مایوسی کا شکار کیوں ہوتے ہیں؟" شکیلہ بی بی کے پوچھنے پر نایاب نے نفی میں سر ہلا یا تھا۔۔۔۔۔۔

"مایوسی کی کئیں وجوہات ہوتیں ہیں لیکن کچھ باتیں ایسی ہیں جو بہت اہمیت کی حامل ہیں سر فہرست وہ لوگ جو کسی مقصد کے حصول میں ناکامی کا سامنا کریں، ایسے

لوگ جلد مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں دوسری وجہ کسی بھی نعمت کا چھن جانا۔قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ :"یعنی اور اگر ہم آدمی کو کسی رحمت کا مزہ دیں پھر اس سے چھین لیں ضرور وہ بڑا ناامید اور ناشکر ہو جاتا ہے" کسی بھی شخص کو کسی رحمت یا نعمت کا مزہ دیا جائے اور اسے پھر چھین لیا جائے تو ایسے لوگ جلد مایوسی کا شکر ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔

تیسری وجہ کسی بھی مصیبت میں مبتلا ہو جانا، جو لوگ یا انسان کسی بھی طرح کی مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں اور اس مصیبت سے نکلنے کا حل انہیں نظر نہیں آتا تو وہ لوگ بھی جلد ہی مایوسی کا شکر ہو جاتے ہیں ایسے میں اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ :"اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بیشک اللہ کی رحمت سے صرف کافر ہی مایوس ہوتے ہیں"

حالات چاہے جیسے بھی ہوں، کتنے ہی ناساز ناگفتہ ہوائیں باہر تمام مادی اسباب میں ختم ہو جائیں لیکن ہمیں پھر بھی ہمیں اللہ پاک کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا

چاہئے جنہیں اللہ پاک کی ذات بابرکت پر کامل یقین ہوتا ہے وہ کسی بھی حالات میں مایوسی کا شکار نہیں ہوتے لیکن جو لوگ مادی اسباب کو ہی اپنا سب کچھ سمجھتے ہیں وہ لوگ جلد ہی مایوسی کے دلدل دھنستے چلے جاتے ہیں۔اللہ پاک نے ہمارے دھڑ کے اوپر سر رکھا سر میں دماغ رکھا دماغ میں عقل رکھی عقل میں شعور رکھا جو ہمیں سہی اور غلط کی پہچان کراتا ہے۔اللہ پاک کی ذات پر کامل یقین رکھنے والا ذہن کبھی بھی مایوسی کا شکار نہیں ہوتا" بالوں کی مکمل چوٹی بنا کر انہوں نے نایاب کے کندھوں پر دباؤ ڈالا تھا جو

آنکھیں بند کئے غور سے انکی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔

" بالکل تائی امی اللہ پاک نے ہمیں شعور دیا ہے اور شعور سے تو انسان کی پہچان ہوتی ہے" انکی جانب چہرہ گھما کر انکے گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے نایاب مسحور ہو کر بولی تھی

جس پر شکیلہ بی بی نے آسودگی سے مسکراتے ہوئے سر کو اثبات میں جنبش دی۔۔۔

www.novelsclubb.com

✨✨✨✨✨✨✨

نایاب نہا کر گیلے بالوں کو پشت پر پھیلائے چھوٹے سے صحن میں بیٹھی بچوں کو ٹیوشن پڑھا رہی تھی جب یزدان دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا، سامنے ہی نایاب کو بیٹھا دیکھ اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

"اسلام علیکم" اس کے پاس تخت پر بیٹھتے ہوئے یزدان نے سلام بلایا نایاب نے جواب دیا اور اسکے لئے پانی لینے چلی گئی یزدان وہاں پر موجود بچوں کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔

"پانی" ٹرے میں پانی کا بھرا گلاس اسکی جانب بڑھا کر نایاب دوبارہ سے بچے کی کاپی پکڑ کر کام چیک کرنے لگی، کام چیک کرنے کے بعد انہیں جانے کے لئے کہا تو وہ فوراً سے پہلے چلے گئے۔۔۔۔۔

"امی نہیں نظر آرہی" یزدان نے پوچھا۔

"تائی امی ساتھ والے گھر گئیں ہیں، ویسے تم اتنی جلدی کیسے آگئے؟" اسکی جانب

رخ موڑتے ہوئے نایاب نے سوال کیا۔۔۔۔۔

"کیا نہیں آسکتا؟"جواب دینے کی بجائے یزدان نے چڑ کر سوال کیا۔۔۔۔

"نہیں، آسکتے ہو ویسے پوچھا ہے اتنا غصہ کیوں ہو رہے ہو؟"نایاب اسکے بنا بات کے لہجے سے خائف ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"میں کیوں غصہ ہو گا نایاب، آتے ہی عادت سے مجبور بیویوں کی طرح جرح پر اتر آئی ہو، حد کرتی ہو"یزدان مزید چڑ چڑے پن سے کہتا ہوا واش روم میں چلا گیا جبکہ نایاب نے بڑے ضبط سے اپنی زبان پر قابو رکھا تھا ایک گہری سانس خارج کرتی وہ کچن کی جانب یزدان کے لئے کھانا لینے کو بڑھی تھی۔۔۔۔۔

✨✨✨✨✨✨✨

ہلکی سی دستک کے ساتھ نایاب نے دروازہ کھول کر کھانے کی ٹرے سمیت اندر داخل ہوئی تو یزدان بیڈ پر آنکھیں موندے نیم دراز تھا نایاب کے اندر داخل ہونے پر اس نے ایک نظر اسے دیکھ کر دوبارہ سے آنکھیں بند کر لیں نایاب نے کھانا اسکے

سامنے رکھا اور جانے لگی تھی جب یزدان کی آواز پر رکنا پڑا۔۔۔۔۔

"تم نے کھانا کھالیا؟" پہلے کی نسبت اس بار لہجہ نرم تھا۔۔۔۔۔

" بلکل کھالیا، لیکن تمہیں کیا لگا تمہارے انتظار میں بھوکی بیٹھی ہوں گی؟" نایاب کے لہجے میں زرا سا طنز تھا یزدان نے لب بھینچے تھے۔

"اس میں مضائقہ بھی نہیں ہے" لہجہ اب بھی نرم تھا۔۔۔۔۔۔۔

"اور وہ کیوں؟" بازوں سینے پر باندھتے ہوئے نایاب نے آئبرو آچکا کر پوچھا۔۔۔۔۔۔

"اچھی بیویاں، کھانے پر شوہر کا انتظار کر کیا کرتی ہیں اس سے پیار بڑھتا ہے" بیٹھتے ہوئے نایاب غصے سے سرخ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے یزدان نے اسکی معلومات میں اضافہ کیا تھا جس پر نایاب نے گھورنا بہتر جانا۔۔۔۔۔۔

"اچھا اور ان شوہروں کے بارے میں کیا خیال ہے جو گھر میں داخل ہوتے ہی بیوی کو کاٹ کھانے کے لئے دوڑیں"

"ایسے شوہروں کو سولی پر لٹکا دینا چاہئے"

مسکراہٹ کا گلہ دباتے ہوئے یزدان نے رازدارانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

"تو پھر اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"بات میں دم تو ہے، لیکن کیا کریں مجھے تو پہلے ہی قسمت نے سولی پر لٹکایا ہوا ہے تو تم کیا لٹکاو گی" بے بسی کے ہنسی ہنستے ہوئے یزدان نے کہا تھا جس پر نایاب کی آنکھوں میں غصے کا تاثر یک وقت ختم ہوا اور تشویش کا تاثر ابھرا تھا۔۔۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے یزدان؟" نایاب اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھتے ہوئے پریشانی سے سوال کیا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اس دنیا کے لوگ بہت خود غرض ہیں نایاب اتنے خود غرض کے انہیں اپنے وجود کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا، انکی مجبوری، بے بسی، ازیت، مشکلات کو وہ صرف ڈھونگ سمجھتے ہیں، انہیں لگتا ہے کہ جیسے وہ بنا کسی مشکلات کے زندگی کو جی رہے ہیں ویسے ہی ہم جیسے لوگ بھی جی رہے ہیں لیکن وہ امیری کی زندگی جیتے ہیں تو ہم

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جیسے غریب لوگ صرف گزارتے ہیں" یزدان کے لہجے میں چھپی مایوسی نے نایاب صدیقی کی آنکھوں میں نمی کی لکیر کھینچی تھی، اپنی زندگی میں اس نے یزدان کو کبھی اتنا ناامید نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

"یزدان اللہ پاک کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے"

"نہیں نایاب میں مایوس ہو گیا ہوں، پچھلے کتنے عرصے سے میں نجانے کتنی جگہوں پر انٹرویوز کے لئے جا چکا ہوں لیکن ایک بھی جگہ سے کوئی امید کا دامن میرے ہاتھ میں نہیں آیا ہر روز انتظار کرتا ہوں کہ کل ہو سکتا ہے کسی جگہ سے جاب کے لئے فون آجائے، لیکن نہیں آتا، ہر روز محنت مزدوری کرتا ہوں کہ میں اپنی زمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھا سکوں لیکن نہیں نبھا پا رہا، مجھے لگتا ہے کہ باقی کی زندگی میں یوں ہی رزق کے لئے دربدر کی ٹھوکریں کھاتا پھروں گا، ان وقت کے خداؤں سے رحم کی بھیک مانگوں گا، جنہیں کسی بھی حال میں ہم جیسوں پر رحم نہیں آتا، اس خدا کے ہوتے ہوئے میں ان کے آگے اپنے ہاتھ رزق کے لئے پھیلاؤ گا کہ

جس کا وعدہ اللہ پاک نے ہم سے کیا ہے، میں کیا کروں کتنی محنت کروں کہ جس سے میرے ہاتھ میں بھی امید کا جگنو ہو جو کامیابی کی راہ کو روشن کر سکے" یزدان بے بسی کے حدود کو چھو رہا تھا آنکھوں میں موجود نمی نایاب کا امتحان لے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

نایاب بنا کسی جھجک کے یزدان کے قریب ہوتے ہوئے اسکی نم آنکھوں پر اپنے ہونٹ رکھ چکی تھی، اپنے لبوں سے اسکی آنکھوں میں موجود نمی کو چن رہی تھی انکی مسیحائی کر رہی تھی یزدان اسکے امر پر ساکت سا بیٹھا تھا نایاب نے واپس اپنی جگہ پر بیٹھ کر اسے دیکھا جواب کھلی آنکھوں سے حیران تاثرات کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا نایاب کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔۔۔۔۔

"ان سب باتوں کو ہم بعد میں کر لیں گے پہلے اپنا کھانا مکمل کرو اور پھر آرام کرو، ان سب باتوں کے بارے میں بلکل نہیں سوچنا، یزدان اللہ پاک بہتر مسبب الاسباب ہیں وہ کوئی ناں کوئی راہ نکال دیں گے" مسکراہٹ کو سمیٹتے ہوئے کہہ کر

نایاب کمرے سے چلی گئی تھی جبکہ یزدان ابھی بھی حیرانی کے زیر اثر دروازے کو تک رہا تھا۔۔۔۔۔

✨✨✨✨✨✨✨

گھر کا دروازہ بجا تو یزدان کے کمرے سے نکلنے سے پہلے ہی نایاب نے دروازہ کھول دیا اور شکیلہ بی بی اندر داخل ہوئیں تھیں، باہر تخت پر بیٹھتے ہوئے نایاب نے شکیلہ بی بی کو پانی کا گلاس تھمایا اور الف سے لیکر ے تک ساری بات بتا دی تھی، شکیلہ بی بی خود یزدان کے تاثرات اور باتوں سے از حد پریشان ہو گئیں تھیں۔۔۔۔۔۔

"تائی امی، میں نے اسے تسلی دی ہے اور کچھ حد تک وہ سنبھل بھی جائے لیکن پیار اور کسی کام کو کرنے کے عزم کی تھپکی صرف ایک ماں ہی دے سکتی ہے" نایاب نے انکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تھا جس پر اسکی سمجھداری پر شکیلہ بی بی مسکرا کر رہ گئیں تھیں۔تائی امی کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ یزدان کمرے میں ہی ہے اور شاید سو رہا ہے تائی امی نے کچھ سوچتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا جبکہ نایاب بھی مسلسل

ذہن میں کچھ تانے بانے بن رہی تھی۔۔۔۔۔۔

✨✨✨✨✨✨✨

یزدان اپنے کمرے میں اسٹڈی ٹیبل کے پاس چیئر پر بیٹھا ہوا تھا جب شکیلہ بی بی کمرے میں داخل ہوئیں تھیں۔

اسلام علیکم امی، آپ آئیں وہاں کیوں کھڑی ہیں؟" یزدان انہیں دروازے میں کھڑا دیکھ کر فوراً اٹھ کر انکے ہاتھ سے تھامتا ہوا بیڈ پر بٹھا کر خود سامنے بیٹھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"وعلیکم السلام، میرا بچہ تھک گئے ہو جو باہر ملنے ہی نہیں آئے" اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے شکیلہ بی بی نے پوچھا یزدان کا سر شرمندگی سے جھکا تھا اب وہ کیا بتاتا کہ ایک نیک ماں کا بیٹا جو کبھی اپنی زندگی میں مایوسی کا شکار نہیں ہوئی اسکا بیٹا مایوسی کی حدود کو چھو رہا تھا۔ یزدان خاموشی سے انکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا اور وہ نرمی سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگیں۔۔۔۔۔۔

"یزدان تمہیں پتہ ہے جب تم چھوٹے تھے ناں تو کوئی بھی کام کرنے سے پہلے بہت پر جوش ہوتے تھے، خوشی خوشی وہ کام کرتے تھے لیکن جب پہلے ہی قدم پر ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا تھا تو تم ایسے ہی حوصلہ ہار جایا کرتے تھے اور تمہارے ابو ہمیشہ تمہاری حوصلہ افزائی کرتے تھے، ایک بار ناکام ہوتے دوسری بار کوشش کرتے تیسری بار پورے جوش اور جذبے کے ساتھ کام کرتے اور چوتھی مرتبہ تم کامیاب ہو جایا کرتے تھے۔اسی عزم اسی محنت اسی لگن کی یہاں پر بھی ضرورت ہے فرق صرف یہ ہے کہ یہاں اب تمہارے ابو تمہارا حوصلہ بڑھانے کے لئے نہیں ہیں لیکن میں تو ہوں نا، اگر ساری زندگی مزدوری کرتے رہو گے تو کل کو تمہاری شادی ہو جائے گی بچے ہوں گے ایک بھرا پورا خاندان ہو گا تمہارا جس کی کفالت تمہارے زمے ہو گی کیا تم انہیں محرومیوں کی زندگی دینا چاہتے ہو تمہاری مزدوری سے لائی گئی کمائی سے کتنی خواہشات کو پورا کر سکو گے کسی کی خواہشات کو نہیں بلکہ انکا پیٹ بامشکل بھر سکو گے یزدان تم بہت باہمت ہو شعور والے ہو تو کیا

تمہارے نزدیک مانگنے سے بہتر خود مختار ہونا نہیں ہے؟تو میرے بیٹے غلام بن کے رہو گے تو دنیا جھکا ہوا سمجھ کر پیر کی ٹھوکروں پر ہی رکھے گی اور اگر خود مختار ہو جاؤ گے تو یہی دنیا تمہاری محنت،ہمت،جوش،جذبے کو سلام پیش کرے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وقت ہے کچھ کر دکھانے کا،کچھ پانے کا کچھ کھونے کا،ابھی وقت زندگی گزارنے کا ہے پھر جو وقت آئے گا وہ زندگی جینے کا ہو گا"انکی انگلیوں میں ممتا کا جادو ساتھ پیار اور حوالہ کی دیتے الفاظ یزدان میں جوش وولولے کی نئی روح پھونک رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

"میرا بیٹا بہت محنتی ہے وہ اللہ پاک پر کامل یقین رکھ کر جو بھی کرے گا ایک عزم کے ساتھ اور کامیاب ہونے کے لئے کرے گا،اس کٹھن سفر میں تمہاری امی ہمیشہ تمہارے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلے گی لیکن تب تک جب تک اللہ پاک کو منظور ہوا"اسکی تفکرات سے بھری پیشانی پر ممتا بھرا لمس چھوڑتے ہوئے وہ مسکرا

www.novelsclubb.com

کر بولیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اللہ پاک آپکا سایہ مجھ پر ہمیشہ سلامت رکھے" انکی گود سے سر اٹھاتے ہوئے انکی پیشانی کو لبوں سے چھوتے ہوئے وہ بھی پر خلوص لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مجھ پر بھی اور میں بھی تمہارے ساتھ ہوں کسی بھی مشکل وقت میں نایاب کو اپنے ساتھ کھڑا پاؤ گے" نایاب بھی مسکراکر اندر داخل ہوئی اور شکیلہ بی بی کے کندھوں پر دونوں بازو حائل کرتے ہوئے بولی تھی۔ جس پر شکیلہ بی بی نے اسکے چہرے پر پیار سے ہاتھ رکھا جبکہ یزدان میاں تو منہ بسور کر رہ گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اللہ معاف کرے تمہارے ساتھ سے، تمہارا میرے ساتھ ہونا میرے لئے روزانہ نیلا تھوتھا کھانے کے مترادف ہوگا" کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے وہ چڑانے والے انداز میں کچھ جتا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اچھا جی پھر تو تمہیں یہ نیلا تھوتھا روزانہ کھانا پڑے گا کیونکہ اس کے بغیر کوئی چارہ

بھی نہیں ہے کیوں تائی امی ؟" نایاب ڈھیٹ پن سے مسکراتے ہوئے تائید طلب نظروں سے شکیلہ بی بی کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میری بیٹی تو شہد جیسی میٹھی ہے، کہاں تم اسے زہر سے ملا رہے ہو" یزدان کی بات پر اختلاف کرتے ہوئے وہ بولیں تھیں۔۔۔۔۔

"توبہ کریں امی، یہ اور شہد، بیچاری مکھیوں کی سراسر توہین کر رہیں ہیں آپ"

"اوہ تو تمہارا شمار بھی ان بھنوروں والا ہے جہاں خوبصورت پھول دیکھا وہی پر منڈلانے لگے ؟" نایاب نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے فل اوتار میں آتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

"میں نے تمہیں مکھی کہا ہے ناں کہ پھول جو مجھے بھنورے سے تشبیہہ دے رہی ہو"

"تم ناں۔۔۔۔"

"اچھا بس کر جاؤ تم دونوں کیا چونچیں لڑانا شروع کر دیتے ہو"

"تائی امی اس نے شروعات کی"

"نہیں امی میں نے کچھ نہیں کہا"

"اچھا بس، اب بات ختم کرو، نکاح ہوا ہے تم دونوں کا مجال ہے جو تم دونوں میں

تھوڑی سی ہی تمیز آئی ہو اور یہ معلوم ہوا ہو کہ اس رشتے کا کتنا احترام کرنا چاہئے"

شکیلہ بی بی کی سنجیدگی سے کہی گئی بات پر دونوں خاموش ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

"سوری" دونوں اکھٹے بولے تھے۔۔۔۔۔۔

شکیلہ بی بی دونوں کو دیکھتے ہوئے باہر چل دی تھی۔

"دیکھا تائی امی ناراض ہو گئیں ہیں، نہ فالتو بولتے"

"اوہ ہیلو، تم نے بھی میرا پورا پورا ساتھ دیا ہے سمجھی"

"اچھا ناں اب بس کرو تائی امی کو کیسے منائیں"

"امی ناراض نہیں ہوئیں نایاب تمہیں بھی ان کے سامنے تھوڑی احتیاط کرنے

چاہئے ایویں فضول گوئی شروع کر دیتی ہو"

"ابھی بھی میں ہی احتیاط کروں بھئی حد ہے"

"اچھا چلو ہم دونوں کو ہی احتیاط سے کام لینا چاہئے انکے سامنے کوئی فضول بات نہیں کرنی کوئی نوک جھونک نہیں سمجھی" یزدان کے کہنے پر اس نے سر کو اثبات میں جنبش دی۔۔۔۔۔۔۔

"اور اکیلے میں جتنا مرضی لڑ سکتے ہیں" نایاب ہنستے ہوئے بولی تھی جس پر یزدان بھی مسکرا کر نفی میں سر ہلا چکا تھا۔۔۔۔۔

✨✨✨✨✨✨✨

"اسلام علیکم عاطف کہاں ہو؟" فون کان سے لگائے یزدان اپنے کمرے میں کرسی پر بیٹھا کسی سے محو گفتگو تھا۔

"وعلیکم السلام، کیوں کیا ہوا؟" فون کے اسپیکر سے آواز ابھری تھی

"پھر بھی کہاں ہو؟" یزدان نے پھر سے سوال پوچھا تھا۔

"کہاں ہو سکتا ہوں یار انٹر ویو کے لئے آیا تھا جہاں سے پھر سے ریجیکٹ کر دیا گیا ہے تو ابھی ایک اور جگہ جا رہا ہوں دعا کرو کہ بات بن جائے" عاطف کی آواز میں چھپی حسرت صرف اسکی ہی نہیں تھی بلکہ یزدان کی بھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"چلو جیسے ہی فارغ ہو، مجھے بتانا"

"خیریت؟" عاطف نے پوچھا۔

"ہاں یار خیریت ہے بس فارغ ہو کر گھر ہی آ جانا بہت ضروری بات کرنی ہے تم سے"

"چل سہی ہے میں فارغ ہو جاؤ پھر چکر لگاتا ہوں" عاطف نے رضامندی دیتے ہوئے کہا تھا جس پر یزدان نے الوداعی کلمات کہتے ہوئے فون کو ایک جانب رکھ کر کچھ سوچنے لگا۔ عاطف اور یزدان دونوں دوست تھے معاش کی فکر نے جلد ہی دونوں کی پڑھائی کو چھڑا دیا تھا عاطف اپنی دو بہنوں سے چھوٹا تھا باپ کا انتقال عاطف کے بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔ جیسے تیسے کر کے چچا نے انکی مالی مدد کی فرض

سمجھ کر نہیں بلکہ احسان سمجھ کر جسے عاطف کو بڑا ہو کر کمائی کر کے اور انکی سب سے چھوٹی بیٹی سے شادی کر کے اتارنا تھا۔عاطف بھی یزدان کی ہی طرح بی اے پاس تھا ہر جگہ پر انٹرویو کے لئے جاتا لیکن کہیں پر بھی جاب کے لئے بات نہ بن پاتی تھی۔---------

✨✨✨✨✨✨✨✨

رات کے کھانے کے بعد عاطف یزدان کے گھر آگیا،یزدان اسے لیکر اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ نایاب نا کے لئے چائے بنانے لگی تھی۔

"خیریت تم نے مجھے ایسے بلایا" بیڈ پر بیٹھتے ہوئے عاطف نے حیرانگی سے پوچھا تھا

www.novelsclubb.com

"خیریت ہے یہ بتاؤ جاب مل جائے گی؟" یزدان بھی اسکے سامنے بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔

"نہیں یار کہاں، ہر جگہ بس ٹیگ لگا ہوا ہے کہ بی اے پاس اور غریب طبقے سے تعلق ہے اگر کہیں بات بن بھی جائے تو اپر درجے کے لوگوں کی سفارشات ہی

بیڑہ غرق کردیتیں ہیں،ایسے میں غریب انسان کیا کرے"

"بات تو تمہاری سہی ہے، خیر چھوڑو یہ بتاؤ گھر میں سب کیسے ہیں؟"

"ہاں یار سب خیریت ہے تمہیں تو پتہ ہے کہ آپا کی شادی کرنی ہے اور اسکے لئے جہیز اور بہت سے کام جن کی زمہ داری میرے ہی کندھوں پر ہے بس اسی لئے کوشش اور کیسے کے بچے تم نے اپنے اکلوتے دوست کو اپنے ہی نکاح میں نہیں بلایا کمینے شرم نہ آئی تجھے" اسے گھور کر کہتے ہوئے عاطف نے اسے شرم دلانا چاہی تھی

"دوست کو بلایا تھا لیکن دوست یہاں پر ہوتا تو آتا ناں"

"تو تم اس وقت نکاح رکھ لیتے ناں جب میں یہاں پر ہوتا تمہیں اچھے سے پتہ تھا کہ میں ایک ہفتے کے لئے فیصل آباد گیا ہوا تھا لیکن نہیں تمہیں تو جلدی بہت تھی بھابھی کو اپنا بنانے کی" عاطف ایک ہفتے کے لئے فیصل آباد دیہاڑی کے کام کے

سلسلے میں گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کمینے اگر جلدی ہوتی تو رخصتی بھی کرواتا، لیکن ابھی صرف نکاح ہوا ہے وہ بھی امی کے کہنے پر اور وہ بھی سادہ سا، امی کہہ رہیں تھیں جب رخصتی ہو گی تو بڑا ولیمہ کر لیں گے تاکہ سبھی کے شکوے ختم ہو جائیں"

"لیکن میرا شکوہ پھر بھی نہیں ختم ہونا سمجھ آئی بات"

"اچھا اب چھوڑ اس بات کو مصلحت کو سمجھا کر یار، اتنی ارجنٹ نکاح ہوا ہے تو ضرور کوئی بات ہی ہو گی ناں"

"مطلب؟" عاطف نے پوچھا۔۔۔۔۔۔

"مطلب یہ کہ ایک تو امی کی خواہش، دوسرا نایاب کے لئے رشتہ اور تیسرا جو سب سے زیادہ مضبوط وجہ تھی وہ یہ کہ محلے والے بالغ لڑکے اور لڑکی کا یوں ایک ہی گھر میں رہنے پر عجیب سی باتیں کر رہے تھے جس پر امی نے ہی ایک دو دن میں ہی نکاح کا ارینج کر لیا" یزدان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تھا جس پر عاطف بھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سمجھتے ہوئے سر کو اثبات میں ہلایا۔ تبھی دروازے کو ناک کر کے نایاب اندر چائے لیکر داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

"اسلام علیکم عاطف بھائی کیسے ہیں آپ؟"یزدان کو چائے کی ٹرے پکڑاتے ہوئے نایاب نے سلام کیا تھا۔

"وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں بھابھی"عاطف کے دیئے گئے لقب پر نایاب نے یزدان کو دیکھا تھاجو مسکرا کراسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آپ مجھے بھابھی تو نہ کہیں چھوٹی بہن ہوں آپ کی"نایاب نے رسانیت سے کہا۔

"توبھائی بہنوں کی شادیوں میں مہمانوں کی طرح نہیں بلائے جاتے"عاطف نے بھی شکوہ کیا تھا۔

"قسم سے عاطف بھائی میں نے ان سے بولا تھا لیکن انہوں نے بتایا کہ آپ یہاں نہیں ہیں تو پھر میں کیا کرتی؟"نایاب نے فوراسے سارا ملبہ یزدان پر پھینکتے ہوئے اپنا دامن بچایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں واقع یہاں نہیں تھا لیکن اپنی چھوٹی سی بہن کے لئے میرے پاس بہت سی دعائیں ہمیشہ خوش رہو اور اس بے لگام گھوڑے کو نکیل ڈال کر رکھنا" عاطف نے رازدارانہ انداز میں کہا تھا جس پر نایاب مسکرائی تھی۔

"آپ فکر ہی نہ کریں بس دیکھتے جائیں، چلیں اب آپ لوگ بتائیں کریں خالہ اور دونوں آپاؤں کو میرا سلام کہیۓ گا" نایاب کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی جبکہ عاطف معنی خیز سا مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"عاطف کیا ہم ساری زندگی ایسے ہی دیہاڑیاں کر کے اپنا کنبہ سنبھالیں گے؟" یزدان کا سوال غیر متوقع تھا۔

"اب کیا کریں یزدان، اگر کام نہ کیا تو کیسے چلے گا" عاطف میں یکدم ہی سنجیدہ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تو کیا ایک غریب دیہاڑی دار مزدور کا بچہ دیہاڑیاں ہی کرے گا، دھوبی کا بیٹا دھوبی، نائی کا بیٹا نائی اور موچی کا بیٹا موچی ہی بنے گا اور امیروں میں ڈاکٹر کا بیٹا ڈاکٹر،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انجنئیر کا بیٹا انجنئیر اور جج کا بیٹا ہی جج کیوں بنیں کیا ایک غریب کی اولاد میں اتنا حوصلہ یا اتنا جذبہ نہیں ہوتا کہ وہ ان اونچی مسندوں میں سے کسی ایک پر پورے حق سے بیٹھ سکے" یزدان کی بات پر عاطف لاجواب ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"لیکن یزدان وہ امیر باپ کی اولاد ہوتے ہیں جن کے پاس دنیا کی ہر نعمت موجود ہوتی ہے خاص طور پر پیسہ، تمہیں بھی معلوم ہے کہ اس دنیا میں اب سب کچھ پیسے کے بل بوتے کیا جا سکتا ہے،اور غریب کے پاس اتنا پیسہ نہیں ہوتا کہ وہ پڑھائی تو دور کی بات ہے اپنے گھر کے اخراجات کو ہی ایک اچھے اور منظم طریقے سے چلا سکے" عاطف کی بات پر یزدان نے تائیدی انداز میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تمہاری بات سہی ہے عاطف، لیکن ایک دفعہ ہم کوشش تو کر ہی سکتے ہیں ناں، اور کوشش سے ہی انسان کامیاب ہوتا ہے"

"کیسی کوشش یزدان؟" عاطف کی بات پر یزدان نے ساری بات اسکے گوش گزار

www.novelsclubb.com

کی تھی جس پر پہلے تو وہ بے یقین نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اگر تمہاری بات پر عمل کر بھی لیا جائے تو کیا ہم ڈکیتی کریں گے یا کسی امیر کے بچے کو اغوا کر کے تعاوان مانگے گے یا پھر ہمارے گھروں میں پیسوں کا درخت لگا ہے جہاں سے ہم توڑتے جائیں گے اور انکی جگہ نئے اگتے جائیں گے" عاطف انتہائی خفگی سے کہہ گیا تھا جواب کے طور پر یزدان کے شدید گھورنے پر اپنے دانتوں کی نمائش کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم کبھی سنجیدہ ہو سکتے ہو؟" یزدان نے خفگی سے کہا تھا۔

"ہونے کو ہو جاؤں لیکن تیری ایسی ترکیبوں پر میرے علاوہ سبھی سنجیدہ ہو سکتے ہیں" عاطف ابھی بھی اسکی بات کو مزاح کا رخ دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں بلکل سنجیدہ ہوں عاطف، اور جہاں تک بات ہے پیسوں کی تو کچھ ہیں میرے پاس جن سے ہم چھوٹا سا ہی کاروبار شروع کر لیتے ہیں اور جیسے جیسے کمائی ہو گی تو زیادہ سے زیادہ انہیں کام میں خرچ کر دیں گے بس تھوڑی سی محنت کی ضرورت

ہو گی"

"جہاں پر سب کچھ کر کے دیکھا ہے تو چلو یہ بھی کر کے دیکھ لیتے ہیں، باقی میں اپنی حیثیت اور قوت سے زیادہ محنت کروں گا"

عاطف کا عزم لئے ہوئے لہجہ یزدان کو مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا، چائے پینے کے دوران بھی وہ دونوں بہت دیر تک

آپسی مشورے کرتے رہے تھے-----------

✨✨✨✨✨✨✨

دل ودماغ کو ہزار بار سمجھانے کے بعد بھی یزدان نایاب کے زیور بیچنے پر رضامند ہو گیا تھا جس میں نایاب کی ضد برقرار تھی جس پر یزدان کو ہار ماننی پڑی تھی صبح کو سب سے پہلے وہ اور عاطف جیولر کی دوکان پر زیورات بیچنے کے لئے گئے تھے اس کام سے فارغ ہونے کے بعد اب انکا رخ کسی اچھی جگہ پر کوئی شاپ رینٹ پر لینے کا تھا، عاطف کے توسط سے ایک جگہ شاپ مل گئی تھی جس کی حالت بہت اچھی تو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں لیکن کچھ تبدیلیاں کر کے وہ کام کرنے کے لائق جگہ بن جاتی،اسی سلسلے میں کام کرتے ہوئے یزدان اور عاطف کو بہت دیر ہوگئی تھی لیکن ابھی بھی ان کا کام رہتا تھا جو انہیں ہر حالات اور حال میں پورا کرنا تھا اسی لئے تھوڑی بہت مرمت اور سفیدی کے بعد انکی پوری توجہ چوکور نما کمرے کو ایک دوکان کی شکل میں ڈھالنے پر تھی یزدان تھوڑا بہت مستری کا کام بھی جانتا تھا اسکے ساتھ مزدور کا کام عاطف بخوبی کر رہا تھا،رات کافی دیر تک جب وہ لوگ اپنا کام مکمل کر کے گھر کے لئے نکلے تو ان کے چہروں پر ایک سکون بھری مسکراہٹ تھی۔ایک ایسی مسکراہٹ جو آنے والی خوبصورت زندگی کی ضمانت تھی،اس مسکراہٹ میں ایسا سکون جو موجودہ مشکلات کو خندہ پیشانی سے حل کر کے آنے والی زندگی میں باقی رہنا تھا۔ایک ایسی بے فکری جو آنے والی زندگی کی تمام تفکرات کو ایک جانب رکھ دے گی۔ایک ایسا معصومانہ پن تھا جو خوشنما زندگی کی نوید تھا۔ایک ایسا لازوال پن جواب کی ازیت کو برداشت کرنے کے بعد گہرا سکون ریز تھا جو آرام دینے والا،قرار دینے والا شفقت

آمیز تھا۔آغاز شباب سے نکلتے خوبصورت پھولوں پر حالات وواقعات نے ایسی گرد ڈالی تھی جو گندھی یعنی گلابوں کا عرق چھیننے والا عنفوان شباب کے مہکتے پھولوں کے عرق کو نچوڑ لیا گیا لیکن اوائل عمری میں زہین، سمجھدار اور عقل مند ہونا ہر کسی کے پاس یہ نعمت نہیں ہوتی۔

✨✨✨✨✨✨✨

"کہتے ہیں کہ محنت میں عظمت ہوتی ہے اور کامیابی کا راز محنت میں ہی پوشیدہ ہے، کامیابی ہر اس شخص کو ملتی ہے جو محنت کرتا ہے کسی بھی طرح کی کامیابی محنت کے بغیر حاصل نہیں ہوتی جیسے نماز جنت کی کنجی ہے ویسے ہی محنت کامیابی کی کنجی ہے، کسی بھی انسان کو کوئی بھی کامیابی بیٹھے بٹھائے حاصل نہیں ہوتی کیونکہ محنت کے بغیر کوئی کامیابی نہیں اگر دنیا میں کسی نے اپنے رابطے یعنی سفارشات پر کامیابی حاصل کی ہے تو وہ میرے نزدیک مکمل خسارے میں رہا ہے ایک تو سفارش کرنے والے کا احسان دوسرا وقت کے ساتھ ساتھ انسان خود کو کمتر محسوس کرنے لگتا ہے

اور سوچتا ہے کہ کیا وہ اس قابل نہیں تھا کہ کوئی کام کوئی نوکری کوئی کامیابی میری اپنی ہو جسے میں نے محنت سے کمایا ہو اور جب تک یہ لمحہ فکریہ اس کے دماغ میں موجد شعور تک پہنچتا ہے تب تک بہت دیر ہو گئی ہوتی ہے۔

زندگی میں موجود چھوٹی چھوٹی باتوں کو اہمیت دینا سیکھیں، اپنی یادداشت کو بہتر بنائیں تاکہ آپ ہر وقت ہر حالات کے لئے اعصابی طور پر اور جسمانی طور پر مضبوط ہوں، مصروفیات زندگی سے کچھ پل صرف اور صرف اپنے نام کیجئے اپنے ذہن، سوچ، کردار، خوبیوں، خامیوں کو سمجھیں ایسی کیا چیز ہے جو آپکو دوسروں سے ممتاز بناتی ہے مشکلات سے ہر بار فرار ممکن نہیں ہوتا کبھی کبھی زندگی ان حالات سے ایسا سامنا کرواتی ہے کہ انسان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی مفقود ہو جاتی ہے، ہم اپنی آنے والی نسلوں کو یہ سکھائیں کہ تم نے بڑے ہو کر نوکری اس لئے نہیں کرنی کہ ضروریات زندگی کو پورا کر کے گزار سکو بلکہ ایسی محنت کرنی ہے جو آنے والے وقتوں میں آپکو زندگی جینے کا سلیقہ اور قرینہ سکھا دے۔

جب انسان کسی بھی کام کو شروع کرتا ہے تو اس کام سے اسے اور باقیوں کو اس سے بہت بلند امیدیں وابستہ ہو جاتیں ہیں، انسان اپنی فطرت میں جلد باز واقع ہوا ہے وہ اپنے کام میں کی گئی محنت کا صلہ بہت جلد دیکھنا چاہتا ہے لیکن اسکے نتیجے میں دیر ہو یا ناکامی کا سامنا ہو تو ایسا انسان جلد مایوسی کا شکار بھی ہو جاتا ہے انسان ضروریات زندگی کے لئے بہت بھاگتا ہے لیکن اگر وہ صبر و تحمل سے اللہ پاک کی ذات پر کامل یقین رکھ کر صبر سے کام لے تو قدرت پر بھی راکب ہو جاتا ہے کہ اسکی محنت کا ثمر انسان کو دے، لیکن اگر محنت مکمل ہے حوصلے بلند ہیں صبر کے میٹھے گھونٹ نہایت کڑوے انداز میں پی رہے ہیں اس انسان کی کامیابی مؤخر ہو رہی ہے یا تو انسان کو اس محنت کے بدلے میں بہت بلند نعمت ملنے والی ہوتی ہے یا اس کامیابی میں جس کے لئے انسان سر توڑ کوششیں کر رہا ہے لیکن کامیابی پھر بھی نہیں مل رہی تو ایسی کامیابی میں آپکے لئے خیر نہیں ہوتی۔" کوٹ کے کالر پر لگے مائیک میں بولتا وہ بارعب، پروقار، سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس اپنی وجاہت کی اعلیٰ مثال آپ انسان

تھا کہ جس کی پر تاثیر اور نرم آواز اسکی شخصیت کو دیکھتے ہوئے کافی متضاد تھی نیوز اسٹوڈیو میں بیٹھے لوگ دم سادھے اسے سن رہے تھے جبکہ اسکے دائیں جانب بیٹھا سیاہ ہی پینٹ کوٹ میں ملبوس اپنی غیر معمولی شخصیت سے پر وقار نظر آرہا وہ مرد لبوں پر نرم مسکراہٹ سجائے اسے بولتا سن رہا تھا۔ کیونکہ وہ اپنے دل کی تمام باتیں بول چکا تھا اور اب باری دوسرے انسان کی تھی جبکہ کیمراز مسلسل دونوں کو فوکس میں رکھے ہوئے تھے۔

"تو یزدان صدیقی ہمیں یہ بتائیں کہ ہر انسان کی زندگی میں ایسے بہت سے حالات و واقعات ہوتے ہیں جن سے نکلنے کے لئے ہمیں بہت سی تسلیوں اور تھپکیوں کی ضرورت ہوتی ہے آپکی زندگی میں ایسا کونسا انسان رہا جس نے آپکو تسلی بھی دی تھپکی بھی دی اور قدم سے قدم ملا کر چلا بھی؟" نیوز اینکر نے یزدان سے سوال پوچھا جس کے لبوں پر پچھلے پانچ سالوں سے سجی مسکراہٹ نے ایک بار پھر سے جھلک دکھائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میری زندگی میں ایسے بہت سے لوگ رہے ہیں جنہوں نے خدا کی ذات کے بعد مجھے کبھی مایوسی کی طرف دیکھنے بھی نہیں دیا جن میں سرفہرست میری منکوحہ تسلیوں کا کام کرتی تھی پھر میری عزیز از جان والدہ میری امی نے مجھے ہمت، حوصلے اور پیار کی تھپکی دی ہے اسکے بعد زندگی اور ترقی کی راہوں میں میرے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے والا میرا بھائی میرا سچا دوست عاطف ہے جس نے معمولات زندگی اور ہر حالات میں میرا ساتھ دیا" عاطف کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے یزدان نے مسکرا کر بتایا تھا بلکہ اپنی زندگی کی تمام تر جدوجہد کا کریڈٹ ان تین ہستیوں کو دیا تھا جو واقع اسکی زندگی میں بہت اہمیت کی حامل تھیں ۔یزدان کے اس طرح کہنے پر جہاں عاطف کے لبوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی وہاں پر نیوز اینکر بھی مسکرا دی تھی۔ جبکہ ٹی وی اسکرین کے دوسری جانب گھنی مسافت پر واقع اس چھوٹے سے گھر میں ٹی وی کے سامنے دو وجود محویت سے اسکرین کو دیکھ رہے تھے ایک کی آنکھیں نم تھیں تو دوسری آنکھیں فخر سے اٹھی

ہوئیں تھیں۔

"جی تو ناظرین ان دو دوستوں کی مثال ایسی ہے کہ جیسے دو جسم ایک جان، ایک بے مثال ہے تو دوسرا بامثال ایک کے حوصلے چٹان کی مانند ہیں تو دوسرے کے حوصلے چٹان سے بھی اونچے جی بلکل یہ دو نوجوان پاکستان کے ان واحد افراد کی فہرست میں شمولیت رکھتے ہیں جن کا حوصلہ بے مثال ہے جو اپنی مثال آپ ہیں جو محنت کو عظمت اور عظمت کو کامیابی گردانتے ہیں ایک ہیں یزدان صدیقی جو اپنے نام کے معنی ہی کی طرح نیکی و بھلائی کی طاقت رکھتے ہیں جن کے بازو میں ایسی قوت ہے جو اس دور میں اکثر ناپید ہو گئی ہے دوسری جانب ہمارے ساتھ ہیں عاطف جو شفیق ہیں جن کے حوصلے چٹان سے بھی بلند ہیں، ان دو نوجوان نے اپنی کم عمری کی پرواہ کیئے بغیر انتہائی کم سرمائے سے شروع کیا بزنس آسمان کی بلندیوں کو تو نہیں لیکن کئیں بے گھر افراد کی دعاؤں سے ان شاءاللہ جلد ہی آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگے گے" نیوز اینکر مسلسل انکی کامیابی کے قصے سنا رہا تھا جبکہ اب وہ دونوں اپنی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تعریفوں کے پل باندھتے نیوز اینکر کو زبردستی کی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھ رہے تھے جو بتا رہی تھی کہ یزدان صدیقی اور عاطف بٹ نے ایک چھوٹی سی س گروسری شاپ سے کام شروع کیا جب کام چلنے لگا تو مزید ایک اور دوکان رینٹ پر لیکر وہاں ہوٹل کھول لیا رفتہ رفتہ محنت اور صرف محنت سے وہ لوگ آہستہ آہستہ اپنا سرمایہ انویسٹ کرتے گئے اور کامیابی کے زینے طہ کرتے گئے حالات غریبی سے نکل کر امیری کو چھونے لگے تو آرام اور سکون کرنے کی بجائے اس سکون کا تھوڑا سا سکھ سڑکوں پر بیٹھے بھیک مانگتے بوڑھے لوگوں کو ایک ایسے شیلٹر ہوم میں رکھا جہاں انہیں فل پروٹوکول، محبت عزت کے ساتھ رکھا جاتا ہے جنکی ہر ضرورت کا خرچ دونوں مل کر اٹھاتے ہیں ایسے کہ کسی ایک کی جیب پر زیادہ دباؤ نہ بڑھے اللہ اللہ کر کے لائیو شو کا دورانیہ ختم ہوا تو وہ دونوں سب سے داد وصولتے ہوئے آفس سے نکل کر پارکنگ کی جانب آئے۔

"کتنا بولتا ہے یار" عاطف نے اپنی پیشانی کو مسلتے ہوئے کہا جس پر یزدان مسکرا دیا

تھا۔

"اسی بولنے کے انہیں پیسے ملتے ہیں عاطف میاں جن سے انکے گھر کا چولہا روشن ہوتا ہے"مہران کی چھوٹی سے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے یزدان نے کہا۔

"یار پھر بھی دیکھو تو نام اسٹاپ بولے ہی جا رہا تھا افففف میرا تو سر دکھنے لگا ہے"

عاطف بھی اپنی جانب کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر بیٹھا تھا۔

"یہ شو تو ابھی محض ایک گی ٹی چلا ہے یار جس کے ساتھ ساری زندگی گزارنی ہے وہ بھی اس سے کچھ نہیں بولتی تب کیا کرو گے" اگنیشن میں چابی لگا کر یزدان نے ہنستے ہوئے اسکی ٹانگ کھینچی تھی۔

"ایسی بھی بات نہیں ہے مسٹر مرغی کی گردن میرے ہاتھ میں ہو گی جب دل چاہا مروڑ دوں گا" عاطف کہاں باز آنے والا تھا فوراً سے پہلے جواب پیش کیا تھا۔ عاطف کی چچازاد کزن جواب اسکی شریک حیات بننے والی تھی اسکی زبان بھی نام اسٹاپ چلتی تھی، پہلے تو چچا بھی چیخ چلا لیتے تھے لیکن جب سے عاطف اپنے پیروں پر کھڑا

ہوا تھا تو چچا بھی بات کرنے سے پہلے سوچا کرتے تھے کیونکہ اب اتنی اچھی آسامی کو وہ فالتو میں گنوا نہیں سکتے تھے جبکہ عاطف کی کزن بھی چوری چوری اور چپکے چپکے عاطف کو دیکھا کرتی تھی اسکی سنجیدگی سے وہ خائف ہوتی تھی بہت کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن عاطف کے سرد رویے سے ایک بھی لفظ منہ سے نہ نکالتی۔

"شرم کرو دو دنوں میں تمہاری شادی ہونے والی ہے اور تم کس طرح کے القابات سے اسے نواز رہے ہو زرا بھی شرم ہو جو تم میں" گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے یزدان نے اسے شرم دلانا چاہی تھی۔

"تو شادی کے بعد تو اسکی بولتی میں خود ہی بند کروا دوں گا تو میری فکر نہ کر بلکہ اپنی خیر مناؤ" عاطف نے اپنی بات کا پیچھے ڈال کر اسکو گھسیٹا تھا۔

"میاں ملا کی دوڑ مسجد تک ہی ہے" یزدان نے ہنستے ہوئے کہا تھا جبکہ عاطف کا قہقہہ اسکی بات پر بلند ہوا تھا پورے پانچ سال ہو گئے تھے یزدان اور نایاب کے نکاح کو لیکن مجال ہے جو ایک دن بھی محترمہ نایاب نے مسکرا کر یزدان سے بات

کی ہو ہمیشہ جب بھی بات کرتی تو ہری اور لال مرچیں چبا کر ہی اسکے پاس آتی تھی اور آتے ہی گولہ باری شروع ہو جاتی تھی یہ ایک طرح کا طریقہ تھا اسے خود سے دور رکھنے کا جس پر شکیلہ بی بی اور یزدان دونوں خاموش ہو جایا کرتے تھے۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨

عاطف اور اس نے مل کر ہی ایک اچھی جگہ آپارٹمنٹ لے لیا تھا دوسری منزل پر عاطف کا جبکہ تیسری منزل پر یزدان کا آپارٹمنٹ تھا جس عمارت میں انکے آپارٹمنٹ تھے اسکے سامنے ہی وہ عمارت تھی جو شیلٹر ہوم تھا، یزدان نے پارکنگ ایریا میں گاڑی کو روکا تو عاطف تو اندر کی جانب بڑھ گیا جبکہ یزدان کے قدم خود بخود شیلٹر ہوم کی جانب اٹھے تھے گیٹ کو عبور کر کے یزدان عمارت کے اندر داخل ہوا تو گیٹ کے اندرونی حصے کے جانب ایک بڑی دیوار سے بیچوں بیچ باؤنڈری بنی ہوئی تھی جو عمارت کو دو حصوں میں تقسیم کرتی تھی ایک جانب عورتوں کی رہنے کی جگہ تھی جبکہ دوسری مردوں کے لئے

www.novelsclubb.com

مخصوص تھی یزدان مردوں والے حصے میں داخل ہوا تو باہر ہی انہیں سب اسی کے انتظار میں بیٹھے ملے تھے یزدان مسکراتا ہوا انکی جانب بڑھا تھا کوئی یزدان کو گلے مل رہا تھا کوئی رخسار پر پیار سے ہاتھ لگا رہا تھا تو کوئی اسکی پیشانی پر بوسہ دے رہا تھا حتیٰ کہ وہاں پر موجود پندرہ سولہ مردوں نے جن میں پینتیس سال کے جوان اور پچاس کی عمر کے بوڑھے بھی موجود تھے سبھی کے لئے یزدان کسی فرشتے سے کم نہیں تھا وہاں پر موجود ہر کسی کی اپنی کوئی نہ کوئی کہانی تھی ایسے ایسے ناسور غم تھے جنہیں کریدنے کے کام یہاں کوئی نہیں کرتا تھا بلکہ سبھی ایک دوسرے کے زخموں پر مرہم رکھنے کی کوشش کرتے تھے ان سے ملنے کے بعد یزدان دوسرے حصے کی جانب آیا جہاں مردوں والے حصے کی نسبت مسلسل بولنے ہنسنے کی آوازیں آرہی تھیں ان آوازوں میں ایک آواز واضح محسوس ہوئی تھی جس سے اسکی لبوں پر بھی مسکراہٹ در آئی تھی عمارت کے دروازے کا کھٹکھٹاتے ہوئے وہ اندر داخل ہوا جہاں کا منظر اسکے لئے تو بلکل بھی نیا نہیں تھا جبکہ وہاں پر موجود چالیس سال سے

اوپر کی عورتوں کے لئے ہر دن نیااور خوش کن لمحہ ہوتا تھاجب نایاب صدیقی ڈرائنگ بورڈ پر ٹنگے کورے کاغذ پر اپنی صلاحتیں آزما رہی تھی گھٹنوں تک آتا ڈھیلا سا سرخ فراک ہم رنگ دوپٹے کا نفاست سے حجاب کئے سلونی سی رنگت میں کھلکھلاہٹ سے سرخیاں گھل رہی تھی ہاتھوں میں پکڑی پینسل کو بامشکل ہنسی ضبط کرتے وہ ہلکان ہو رہی تھی۔ایک عورت اس سے کچھ فاصلے پر کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی جسکا یقیناً نایاب سکیچ بنانے میں مصروف تھی جسکا سکیچ بن رہا تھا وہ اپنے ہی سکیچ پر قہقہے لگا کر ہنس رہی تھی تو باقی سب پلنگ اور تختوں پر بیٹھی خواتین اس منظر سے بخوبی لطف اندوز ہو رہی تھی جن میں شکیلہ بی بی اور عاطف کی سب سے چھوٹی بہن کو تقریباً سترہ برس کی تھی وہ بھی موجود تھیں۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟"یزدان نے اپنی مخصوص نرم آواز میں کہا تھا جس پر وہ عورت جسکا سکیچ بن رہا تھا فوراً سے اٹھی اور یزدان کے پاس اسے بازو سے پکڑ کر نایاب کے ساتھ کھڑا کر کہ اشاروں میں بتا کر ہنسنے لگی تھی یزدان انکے اشارے سے سمجھ گیا تھا

کہ وہ کیا کہنا چاہ رہی ہیں یزدان ہنس دیا تھا جس پر وہاں ہر موجود سبھی خواتین یزدان کے ساتھ پھر سے ہنسنے لگی تھیں۔

"نایاب اگر سکیچ بنانا ہی ہے تو ڈھنگ کا بنایا کرو ایسے بے ڈھنگا سا بناؤ گی تو اس سے اچھا نہیں ہے کہ نہ بنایا کرو" سکیچ ہر انگلی پھیرتے ہوئے وہ نایاب سے سنجیدگی سے مخاطب تھا۔

"ارے نہیں بیٹا نایاب بیٹی تو بس ہمیں ہنسانے کے لئے ایسا کرتی رہتی ہے کبھی کچھ بنالائی کبھی کچھ اسکی بے ڈھنگی سی حرکتوں پر ہی ہم اپنے دکھوں کو بھول کر دو گھڑی مسکرا دیتے ہیں" شکیلہ بی بی کے پاس بیٹھی خاتون فوراً نایاب کی سائیڈ پر بولی تھی جس کی تائید وہاں بیٹھی ہر عورت نے کی تھی۔

" بلکل سہی کہہ رہی ہیں آپا، یزدان بیٹا، نایاب کی ہنسی سے ہی ہم میں جان باقی ہے اسکے قہقہے ہی اس عمارت کو گھر میں بدلتے ہیں" ایک اور عورت بولی تھی جبکہ نایاب خاموش کھڑی تھی اسے بولنے کی کیا ضرورت تھی جبکہ اسکا وکیل نہیں بلکہ

اسکی وکلا کھڑی تھیں تو نایاب کے کب خاموش ہی تھے۔

"چلیں میری دعا ہے کہ آپ سب ہمیشہ ایسے ہی ہنستی رہیں، اگر کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بلا جھجھک بتادیا کریں" یزدان نے سبھی کو مخاطب کر کے محبت سے کہا تھا۔

"اللہ پاک کے بعد تم اور عاطف بیٹا ہی ہو جو ہماری ہر ضرورت کو ہماری زبان تک آنے سے پہلے پورا کر دیتے ہو" ایک اور خاتون بولیں تھیں۔

"اللہ پاک تمہیں دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب کرے بیٹا" ایک خاتون نے دعا دی تھی۔ یزدان محض مسکرا کر رہ گیا تھا اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اسکی زندگی میں گھنے اندھیرے کے بعد دعاؤں سے منور زندگی اسکا مقدر ٹھہرے گی، شکیلہ بی بی دل ہی دل میں ایک ایسے بیٹے کی ماں ہونے پر فخر محسوس کر رہی تھیں کہ جو دوسروں کی دعاؤں کے حصار میں تھا شکیلہ بی بی کی آنکھیں پل بھر میں نم سی ہوئیں تھیں۔ نایاب پنسل ہاتھوں میں گھماتی اب بھی خاموش کھڑی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں اللہ پاک تمھیں بہت خوش رکھے،اور اب جلدی سے ہم سب کو ایک ایک بچے کی نانی امی بنا دو تا کہ ہم تمہارے بچوں کو اپنی گود میں کھلائیں اور پھر انکے بچوں کو بھی "ایک اور معزز خاتون نے دل کھول کر مسکراتے ہوئے دعائیں کی تھیں جس پر سبھی نے یک زبان ہو کر الٰہی آمین کہا تھا جہاں یزدان کھل کر مسکرایا تھا وہی پر نایاب بنا کسی کی بھی طرف دیکھے ڈرائنگ پیپر کو فولڈ کر کے رکھتی وہاں سے چلی گئی تھی یزدان نے اسے جاتے دیکھا پھر شکیلہ بی بی کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا جو محض کندھے اچکا گئیں تھیں یہ نایاب کی طرف داری کا کھلا اشارہ ہوتا تھا کہ وہ ناراض ہے اور ایسا پچھلے پانچ سالوں میں محض ایک یا دو مرتبہ ہوا تھا یقیناً وجہ گہری تھی یزدان اسکی ناراضگی کی وجہ سوچتے ہوئے ہال نما کمرے میں ان خواتین کے پاس بیٹھا رہا۔۔۔۔۔۔۔

✨✨✨✨✨✨✨✨

وہ دشمن جاں جان سے پیارا بھی کبھی تھا

اب کس سے کہیں کوئی ہمارا بھی کبھی تھا

اترا ہے رگ وپے میں تو دل کٹ سا گیا ہے

یہ زہر جدائی کہ گوارا بھی کبھی تھا

ہر دوست جہاں ابر گریزاں کی طرح ہے

یہ شہر کبھی شہر ہمارا بھی کبھی تھا

تتلی کے تعاقب میں کوئی پھول سا بچہ

ایسا ہی کوئی خواب ہمارا بھی کبھی تھا

اب اگلے زمانے کے ملیں لوگ تو پوچھیں

جو حال ہمارا ہے تمہارا بھی کبھی تھا

ہر بزم میں ہم نے اسے افسردہ ہی دیکھا

کہتے ہیں فراز انجمن آرا بھی کبھی تھا۔۔۔۔۔۔۔

چہرے کے گرد گرے دوپٹے سے حجاب کرتے ہاتھ تھمے تھے جب آئینے میں اس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں یزدان گرے شلوار قمیص میں بلیک کوٹ پہنے

بھرپور خوبصورتی کے ساتھ ہاتھوں میں کوئی باکس پکڑے محویت سے اپنی جانب

تکتا پایا، نایاب نے اسے دیکھ کر بھی اگنور کیا اور دوبارہ سے اپنا حجاب کرنے لگی تھی

۔

"کتنی دیر ہے ؟" یزدان نے اسکی جانب اپنے قدم بڑھاتے ہوئے پوچھا تھا۔

"بس دو منٹ" حجاب کو پن اپ کرتے ہوئے وہ بولی تھی۔

گرے ہی ٹخنوں تک آتی فراک میں جس کے دامن اور گلے پر سرخ پھولوں سی

کڑھائی ہوئی تھی ہلکی سی لپ اسٹک آنکھوں میں بھر بھر کے کاجل پہنے چہرے کو

گرے دوپٹے سے ہالے میں لپیٹا ہوا تھا وہ کوئی حسین مورت نہیں تھی کہ سب

اسے مڑ مڑ کر دیکھتے وہ کوئی ویل ایجوکیٹڈ ویل مینرڈ نہیں تھی لیکن یزدان کو وہ لڑکی

اپنے دل کے بہت قریب لگتی تھی یزدان کے لئے وہ غیر معمولی لڑکی تھی دل کے

انتہائی قریب روح کا رشتہ تھا اس سے جو اس وقت سراسر اسکی موجودگی کا محسوس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کئے بلکہ ہر اپنا کام کر رہی تھی، نایاب گھوم کر بیڈ پر بیٹھی اور اپنے سینڈلز پہننے لگی یزدان نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا باکس بیڈ پر رکھا اور سینڈل پکڑ کر اسکے پاؤں میں پہنانے لگا۔

"کیا کر رہے ہو یزدان چھوڑو نہیں" اسکے امر پر نایاب تو گی راہی گئی تھی کہاں وہ مرد ہو کر ایک عورت کے پاؤں میں جوتا پہنا رہا تھا۔

"میں پہنا دیتا ہوں" یزدان کے لہجے میں نرمی تھی۔

"نہیں، میں خود پہن لوں گی، تم بس اٹھو یہاں سے" پاؤں کو مزید پیچھے کرتی وہ سرعت سے بولی تھی۔

تو میں کیوں نہیں پہنا سکتا؟" یزدان نے اپنے ہاتھ اسکے گھٹنوں پر رکھ لئے۔

"کوئی بھی عورت یہ کبھی نہیں چاہتی کہ اسکا ہمسفر اسکے پاؤں چھو کر ان میں جوتے پہنائے" نایاب نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

"اس عورت کو پہنا سکتا ہے جو اسکی شریک حیات ہونے کے ساتھ ساتھ روح کا

سکون ہو، جس کے بغیر وہ سانس بھی نہ لے سکے، مرد ہر چیز بھول جاتا ہے لیکن اس انسان کو نہیں بھولتا جو اسکے مشکل حالات میں اسکا سایہ بن کہ رہا ہو، اور میرے لئے نایاب یزدان صدیقی جسم کا ہی نہیں بلکہ روح کا رشتہ ہے جو ازل سے ابد تک جڑا رہے گا" اسکے ہاتھوں کو تھامے وہ انتہائی دلگیر لہجے میں بولا تھا، اسکے بولے گئے ہر اک لفظ پر نایاب کاجل بھری مدھر نینوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"مرد بے وفا ہوتا ہے" نایاب نے پھر سے اس دلگیر لہجے سے بچنا چاہا تھا۔

"اس عورت کے لئے کبھی بھی نہیں جسے اس نے دعاؤں میں مانگا ہو چاہے وہ رشتہ ایک ماں کا ہو ایک بہن کا شریک حیات کا یا ایک بیٹی کا غیرت مند مردان رشتوں کے لحاظ سے ہر عورت کی عزت کرتے ہیں اور وفاداری بھی ہوتے ہیں"

مسکان زدہ لہجے سے وہ اپنی بات بول گیا تھا جبکہ نایاب کے پاس اس وقت کچھ بھی نہیں تھا کہنے کو اسے جواب دینے کو وہ بس خاموشی سے اسکے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اب وہ بات بتاؤ جو تمہیں پریشان کر رہی ہے؟" اسکے ہاتھوں پر دباؤ کو بڑھا کر یزدان نے پوچھا تھا جس پر نایاب چند پل اسے دیکھتی رہ گئی تھی بھلا وہ اسکے دل کی بات کیسے جان گیا تھا۔ لیکن پھر پاک جسم اور پاک روح کا پاک رشتہ تھا دونوں میں تو جاننے میں کوئی مشکل بھی نہیں تھی۔

"تم نے اپنی اتنی محنت کا کریڈٹ ہم سب کو بانٹ دیا حالانکہ اس تعریف پر صرف تمہارا حق تھا ایسا کیوں کیا؟" نایاب کا سوال بھی نایاب کی طرح نایاب ہی تھا جس پر یزدان نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلا کر مسکرایا تھا یہ لڑکی کیا تھی کبھی لگتا سمجھ گیا ہے کبھی لگتا کہ ابھی تو نایاب کی نون (ن) سے میں ناواقف ہے۔

"وہ اس لئے کہ اگر تم مجھے مایوسی سے نہ نکالتی اور ایک زبردست سا آئیڈیا نہ دیتی تو کیا آج میں یہاں بیٹھا ہوتا، اگر امی مجھے پیار کی تھپکی اور میرے کردار اور حوصلے پر اعتبار نہ کرتیں تو کیا آج شیلٹر ہوم میں موجود کئیں بے بس اور لاچار لوگوں کی زندگیوں کا جو واحد مقصد ہے مجھے دعائیں دینا کا کیا وہ دیتے نہیں نایاب آج جو دنیا

یزدان صدیقی کو جانتی ہے وہ نایاب کی تسلی امی کی تھپکی کی وجہ سے جانتی ہے ان دو چیزوں اور ان محب لوگوں کی موجودگی ہی یزدان صدیقی کو اس کے مقصد میں کامیاب کر گئی ہے، جب عورت ایک بیٹی ہوتی ہے تو ہر ممکن کوشش کرتی ہے کہ وہ اپنے باپ کا بوجھ ہلکا کر سکے جب ماں بنتی ہے تو اپنے شوہر کو ہر معاملے میں سپورٹ کرتی ہے اور وہی بیٹی جب ماں بنتی ہے تو اپنے اولاد کو سپورٹ کرتی ہے عورت کے بہت سے روپ ہیں عورت کو بنایا ہی پیار اور محبت کے خمیر سے ہے اس میں وفاداری، پاسداری، شرم و حیا کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے، میری زندگی کا مقصد محض کامیاب ہونا نہیں تھا بلکہ اپنی ماں کو اور منکوحہ کو ہر بنیادی چیز جو ضروریات زندگی میں شمار ہوتی ہے مہیا کرنا تھا وہ بھی بغیر کسی پس و پیش کے، اور دیکھو آج میں اپنی ماں کی آنکھوں میں اپنے لئے فخر دیکھ کر کامیاب ٹھہرا اپنی شریک حیات کی سوچوں پر راج کرتا ہوں اتنا کہ اسے ساری زندگی اپنے علاوہ کسی طرف متوجہ دیکھنا بھی گراں گزرتا تھا ہے اور رہے گا" نرم اور مخصوص لہجے میں کہتا وہ جہاں نایاب

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی آنکھوں میں نمی کا باعث بنا تھا وہی پر کمرے کے دروازے میں کھڑی شکیلہ بی بی کا سر ایک مرتبہ پھر سے اپنی نظروں میں اونچا کر گیا تھا نم سا مسکراتے ہوئے وہ لوٹ گئیں تھیں جبکہ یزدان کے آخری جملے پر نایاب کے لبوں ہر ہلکی سی مسکراہٹ در آئی تھی۔

"اتنے بھی کوئی ہیرو نہیں ہو جو مجھے تمہیں سوچنے کے علاوہ اور کوئی کام ہی نہیں تھا "

آنکھوں میں آئی نمی کو انگلی کی پور سے صاف کرتی وہ یزدان کو چڑا گئی تھی۔

"مسز یزدان صدیقی اب ایسا بھی نہیں ہے سوشل میڈیا پر میری فین فولوئنگ نہیں دیکھی آپ نے کئیں لڑکیوں کی انسپائریشن ہوں میں" فخر سے کہتے ہوئے اس نے بھی بدلہ پورا کیا تھا۔

"انکا دماغ خراب ہے اسی لئے" جھک کر سینڈل کا سٹیپ بند کرتے ہوئے وہ بولی۔

"پتہ نہیں کن باتوں میں لگا دیا تمہیں بلانے اور یہ دینے کے لئے آیا تھا" اس باکس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کو اٹھاتے ہوئے یزدان بولا تھا۔

"اس میں کیا ہے؟" یزدان کے ہاتھ سے باکس تھامتے ہوئے اس نے استفسار کیا۔

"خود ہی دیکھ لو" یزدان کے لہجے میں خوشی تھی۔ نایاب نے اسکے کہنے پر باکس کو کھولا تو اندر موجود چیز کو دیکھ کر آنکھوں کے گوشے تیزی سے نم ہوئے تھے بے یقین نظروں سے یزدان کو دیکھا جو اپنے ہاتھ کی انگلی سے اسکی آنکھ سے گرے موتی کو چن رہا تھا۔

"تمہیں لگا میں بھول گیا ہوں ہے ناں" باکس میں موجود کنگنوں کو نکالتے ہوئے یزدان نے پوچھا جس پر نایاب نے فوراً سر اثبات میں جنبش دی تھی۔

"جب نایاب یزدان صدیقی میرے پاس انہیں اپنی امانت رکھوا کر گئیں تھیں تو یزدان صدیقی کا فرض بنتا تھا کہ اس امانت میں خیانت بلکل بھی نہ کرے اور دیکھو تمہارے اور صرف تمہارے یزدان صدیقی نے امانت میں خیانت نہیں کی نہ نظر میں نہ نفس میں نہ دل میں اور نہ زندگی میں نایاب صدیقی کی بات یزدان صدیقی کی

ہر بات سے اسکے لئے بہت زیادہ معنی رکھتی ہے" کنگن کو اسکے ہاتھوں کی زینت بناتے ہوئے وہ انتہائی دلکش لہجے میں پھر سے اپنی بے شمار محبت کا یقین دلا رہا تھا جو نایاب بخوبی جانتی تھی جبکہ اسکی کہیں ہر بات پر نایاب دل و جان سے ایمان لے آئی تھی۔

"شکریہ یزدان بہت شکریہ" کنگن ہر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ انتہائی ممنون لہجے میں بولی تھی یزدان نے کچھ نہیں کہا بلکہ اسکی پیشانی پر عقیدت بھرا لمس چھوڑا تھا جس میں نایاب کو شدت سے تڑپ محسوس ہوئی تھی۔

"اب چلیں دیر ہو رہی ہے عاطف بھائی انتظار کر رہے ہوگے" اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر فاصلہ بناتے ہوئے نایاب نے کہا جس پر یزدان کچھ پل اسے دیکھتا رہا پھر اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے باہر کی جانب چل دیا جہاں شکیلہ بی بی انکا انتظار کر رہی تھیں۔

✨✨✨✨✨✨✨

بڑا سا میرج ہال جو مختلف برقی قمقموں اور پیلی لائٹس سے سجا اس وقت مہمانوں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے بھرا ہوا تھا رشتے دار تو رشتے دار تھے بڑی بڑی سیٹوں پر بیٹھے عہدیدار بھی اس محفل میں موجود تھے جن کی مرکز نگاہ سٹیج پر بیٹھا جوڑا تھا،عاطف نے بادامی رنگ کی شیروانی پہنی ہوئی تھی جس میں چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ سجائے وہ سب سے مبارکباد وصول کر رہا تھا جبکہ اسکے ساتھ گھونگھٹ میں بیٹھی دوشیزہ اسکے بار بار ملنے اور اسکے لمس سے ہی گھبرا کر اس سے تھوڑی دوری بناتی لیکن عاطف پھر سے باتوں ہی باتوں میں اسکے ساتھ چپک جاتا اس بیچاری کو ہلکان ہوتے دیکھ نایاب آگے بڑھی تھی۔

"عاطف بھائی آپ باز نہیں آئیں گے؟" نایاب نے ڈائریکٹ عاطف سے سوال کیا تھا جس پر وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا جبکہ پاس ہی بیٹھی انہی کزنز بھی اس طرف متوجہ ہوئے ساتھ میں یزدان بھی۔

"کیا مطلب؟" عاطف نے سوال کیا۔

"جناب تمہاری بے تابیاں کسی سے بھی ڈھکی چھپی نہیں ہیں اسی لئے خود پر کنٹرول

رکھو" یزدان نے بہت ہی دھیمی آواز میں اس تک اپنی بات پہنچائی تھی جس پر میسنا ساہو کر ہنسنے لگا تھا جبکہ نایاب اچھی بھی خشمگیں نظروں سے اسے گھور رہی تھی۔

"آئی ایم سوری بھئی، اب میں چاہے ساتھ بیٹھو یا چھووں اسکا پروانہ مجھے مل گیا ہے

"

عاطف بھی ڈھیٹ تھا ٹھک سے فوراً جواب دیا تھا کزنز نے ہوٹنگ شروع کی تھی جبکہ وہ نازک سی لڑکی مزید گھبرائی تھی۔

"ہمیں پتہ ہے آپ ڈھیٹ اور بے شرم ہیں لیکن ہماری بھابھی بہت شرم و حیا والی ہے اسی لئے ابھی کے لئے نو" نایاب کی بات پر تائیدی انداز میں سر ہلاتی عاطف کی بہنیں بھی تھیں چاروناچار عاطف کو انکی بات ماننی ہی پڑی تھی، دودھ پلائی کی رسم کے وقت بھی سب نے خوب انجوائے کیا تھا اسکے بعد رخصتی کا شور اٹھا اور سخت سے سخت باپ بھی اس وقت اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ پاتا جسم کے ٹکڑے کو خود سے جدا کرنا بڑے دل گردے کا کام ہوتا ہے، اس وقت بھی عاطف کے چچا

بھی نم آنکھوں سے بیٹی کو رخصت کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔

✨✨✨✨✨✨✨✨

پھولوں سے سجا کمرہ، موم بتیوں کی مدھم سی روشنی ماحول کو دو آتشہ کر رہی تھی

جب بے انتہا شور کے بعد آخر کار کھلنے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا جیسے دروازہ کھلا تھا

ویسے ہی بند بھی ہوا تو بیڈ پر بیٹھی نازک سی لڑکی کا دل بری طرح لرزنے لگا تھا ابھی

تھوڑی دیر پہلے ہی مختلف رسموں کے بعد نایاب اور عاطف کی بہنیں اسے کمرے

میں بٹھا کر گئیں تھیں۔ عاطف قدم قدم چلتا ہوا اسکے پاس بیڈ پر بیٹھا تھا اسکا ہولے

ہولے لرزتا وجود وہ واضح محسوس کر رہا تھا۔ ہولے سے گھونگھٹ کو اٹھاتے ہی

عاطف مبہوت رہا تھا وہ شرم و حیا اور گھبراہٹ سے گلنار چہرے پر خوبصورتی سے

کئے میک اپ میں وہ عاطف کو مبہوت کرنے کے لئے کافی تھی لرزتی پلکوں اور سختی

سے پوست ہونٹ اس بات کی گواہی تھے کہ وہ گھبرا رہی ہے۔

"گھبراؤ تو نہیں دانین میں کوئی جن بھوت تھوڑی ہوں جو تمہیں کچھا چبا جائے گا"

ہلکے پھلکے انداز میں کہتے ہوئے وہ دانین کو حیران کر گیا تھا۔ وہ پھٹی آنکھوں اور کھلے منہ کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا کوئی چڑیل تو نہیں آگئی تم میں کیسے دیکھ رہی ہو مجھے" اسکی نظروں میں موجود حیرانی وہ بھانپ گیا تھا پھر بھی مزاحیہ انداز میں بولا۔

"مم مجھے لگا آپ مجھے ماریں گے بدلہ لیں گے لیکن۔۔۔۔۔۔۔" دانین کی بات پر عاطف ہلکا سا مسکرایا تھا۔

"بھئی میں کیوں تمہیں ماروں گا میں کوئی جلاد ہوں" یزدان ابھی بھی نان سیریس تھا یا شاید پریزنٹ کر رہا تھا۔

"وہ ابو کی باتوں کی وجہ سے"

"دیکھو دانین، چچا مجھ سے بڑے ہیں انہوں نے جو بھی باتیں کیں ہیں ساری مجھے بھی غصہ آیا تھا کیونکہ وہ عمر ہی ایسی تھی کہ وقت کو گنوانا پسندیدہ مشغلہ ہوتا تھا ایسے میں ابو کی ڈیتھ اور چچا کا ہم ہر احسان کر کے جتانا میرے اندر کے یوز لیس انسان کو

محنتی بنا گیا، اگر چچا مجھے اپنے کئے احسان نہ جتاتے تو شاید میں آج بھی کہیں دیہاڑیاں کر رہا ہوتا، اسی لئے کہتے ہیں بڑوں کی باتیں وقتی بری لگتیں ہیں لیکن جب ہم اس وقت سے گزرتا ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ سیانے بیکار باتیں نہیں کرتے بلکہ انہیں ان سارے حالات و واقعات کا گہرا تجربہ ہوتا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ انکی نسلیں سکی راستے پر چلیں نہ کہ غلط راستوں کا انتخاب کر کے اپنی آنے والی نسلوں کو خراب کریں" عاطف نے سنجیدگی سے کہا تھا جس پر دانین نے سر جھکا دیا تھا۔

"میں نے سنا تھا تم بہت بولتی ہو لیکن یہاں پر تو تمہاری زبان تالو سے چپکی پڑی ہے، کب سے میں ہی بول رہا ہوں تم بھی کچھ بول لو" عاطف یکدم سنجیدہ انداز کو بھگاتا فری انداز میں بولا تھا جس پر دانین مسکرا دی تھی۔

"جب میں بولنا شروع ہوئی تو آپکے بولنے کی باری نہیں آئے گی" اسکے دیئے ہوئے مان سے دانین کے دل پر دھرا بوجھ بھی کم ہوا تھا تبھی فریش سے انداز میں

بولی تھی۔

"تو پھر تمہاری بولتی میں اپنے انداز سے بند کرواؤں گا" عاطف نے شرارت آمیز لہجے میں کہا۔

"اچھا جی اور ویسے" دانین کا کہنا تھا کہ عاطف کی اچانک کاروائی پر اسکی بولتی واقع بند ہوئی تھی ورطہ حیرت میں مبتلا وہ پھٹی

آنکھوں اور بند ہوتی سانسوں کو پوری شدت سے محسوس کر رہی تھی، اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کیا عاطف گہرائی سے مسکرا رہا تھا جبکہ دانین گہرے سانس لیتی اس حرکت پر نظروں کو گھما رہی تھی۔

"کیا ہوا ہو گئی بند بولتی" اسکی بات کا کوئی بھی جواب دیئے بغیر دانین خاموش سی سر جھکائے بیٹھی رہی تھی جب عاطف نے اسکی کلائی پر ایک خوبصورت سا بریسلٹ باندھ دیا تھا۔

"یہ تمہاری منہ دکھائی"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"شکریہ" دانین نے کہا۔

"کیا اس بریسلیٹ کا شکریہ میں اپنے انداز سے واپس لے لوں؟" عاطف کی بات کی گہرائی پر فوراً سر کو منفی انداز میں حرکت دیتی وہ یکدم گھبرا گئی تھی جس پر عاطف کا زندگی سے بھرپور قہقہہ گونجا تھا۔۔۔۔

✨✨✨✨✨✨✨

عاطف کے گھر سے واپس آنے کے بعد شکیلہ بی بی تو اپنے کمرے میں ہی چلی گئیں تھیں یزدان ابھی نیچے ہی تھا جبکہ نایاب اپنے کمرے میں ڈریسنگ مرر کے سامنے کلائیوں میں موجود کنگنوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرا رہی تھی یہ وہی کنگن تھے جو اس نے پانچ سال پہلے یزدان کو بیچ کر چھوٹا سا کام شروع کرنے کے لئے دیئے تھے اس نے بیچا ضرور تھا لیکن گروی رکھوا دیئے تھے جیسے ہی اسکے پاس پیسے آئے اس نے فوراً ان کنگنوں کو واپس لیا تھا۔

"کس بات پر مسکرایا جارہا ہے؟" یزدان کب کمرے میں داخل ہوا یہ اسے معلوم

ہی نہ ہوا تھا جب اسکی آواز بلکل اپنے پیچھے سنائی دی نایاب اچھل ہی پڑی تھی۔

"اف ڈرا دیا مجھے، ویسے تم اتنی رات کو میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو؟" کمر تک آتے بولیں میں ہلکا سا کیچر لگاتے ہوئے اس نے سوال کیا تھا۔

"میں اس وقت اپنی بیوی کے کمرے میں کھڑا ہوں تمہیں کوئی مسئلہ؟" یزدان یکدم سیریس ہوا تھا۔ اسکی بات پر نایاب نا چاہتے ہوئے بھی ہنس دی تھی۔

"اپنی تصیح کرو، بیوی نہیں منکوحہ ہوں میں تمہاری سمجھے، اور سارے مسئلے مجھے ہی ہیں کیونکہ مجھ پر شروع ہو کر صرف مجھ پر ہی ختم ہوتے ہیں سمجھے" ہنستے ہوئے ہی وہ بولی تھی۔

"تو بیوی بنانے کے لئے کیا کرنا پڑے گا؟" یزدان کا لہجہ سنجیدہ ہی تھا جسے نایاب ہلکا لے رہی تھی۔

"بیوی بنانے کے لئے رخصتی کروائی جاتی ہے بدھو" نایاب اب اپنے ہاتھوں پر لوشن لگاتے ہوئے عام سے لہجے میں کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"رخصتی کروانی ضروری ہوتی ہے" ایک اور سوال یزدان کی جانب سے آیا۔

"ہاں بھئی نکاح کے بعد رخصتی بہت معنی رکھتی ہے" نایاب نے لوشن کی بوتل کو ڈریسنگ مرر پر رکھنے کے لئے ہاتھ آگے کیا یزدان نے اسے تھام لیا۔

"اگر نکاح کے بعد رخصتی تمہارے لئے بہت معنی رکھتی ہے تو ابھی اور اسی وقت تمہاری رخصتی ہو گی" یزدان کی بات پر نایاب کے ہاتھ سے بولتی گری تھی۔

"یہ کیا، مطلب ایسے ہی رخصتی نہیں ہوتی" نایاب کے تو اب ہاتھوں کے طوطے آڑے تھے۔

"اور کیسی ہوتی ہے؟"

"گھر والوں کے پیار محبت اور بہت لوگوں کی دعاؤں میں" نایاب نے فورا کہا تھا۔

"دعائیں بہت ہیں ہمارے ساتھ رہی بات گھر والو کے پیار کی تو میرے ساتھ آؤ"

بیڈ پر پڑا دوپٹہ اسے اڑھاتے ہوئے یزدان اسکی کلائی تھامے شکیلہ بی بی کے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا جو بیڈ ہر بیٹھی ہوئیں تھیں۔نایاب کسی بت

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی طرح ساکت سی اسکی کاروائی دیکھ رہی تھی۔

"امی میں نے ایک فیصلہ کیا ہے، دو ہفتوں بعد ہم ولیمہ رکھ رہے ہیں کیونکہ نایاب کی رخصتی ابھی اور اسی وقت ہو رہی ہے بیت لوگوں کی دعاؤں کے ساتھ اور آپکے ڈھیر سارے پیار اور شفقت کے ساتھ، آپکو کوئی اعتراض؟" اپنا فیصلہ سناتے ہوئے وہ شکیلہ بی بی کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھے لگا، شکیلہ بی بی نے حیرت سے اسے دیکھا اور نایاب کی آڑی رنگت کو شکیلہ بی بی نے مسکرا کر سر کو نفی میں ہلایا تھا۔

"میرا بیٹا جو بھی فیصلہ کرے گا وہ بہتر ہو گا اور تم دونوں ہمیشہ خوش رہو اللہ تم دونوں کی زندگی میں ڈھیر ساری خوشیاں عطا کریں" ان دونوں کی پیشانی کو چومتے ہوئے وہ محبت سے کہہ رہی تھیں کیونکہ وہ جانتیں تھیں انکا بیٹا کبھی بھی کوئی بات غلط نہیں کرے گا یزدان کو بھی جیسے یقین تھا کہ اسکی ماں اسکی بات کو ٹاک ہی نہیں سکے گی اسی لئے تو پوچھے کی بجائے فیصلہ سنایا تھا۔

www.novelsclubb.com

شکیلہ بی بی کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے انکی سر کو عقیدت بھرے لمس سے بھرا اور نایاب کا ہاتھ تھامے اسے اپنے کمرے میں لا کر بیڈ پر بٹھایا جو اس سارے معاملے میں خاموشی اور پھٹی ہوئی اس نکھوں سے سب ہوتا دیکھ رہی تھی۔

"ہو گئی رخصتی اب بولو" اسکے سامنے دوزانوں ہو کر اسکے ٹھنڈے ہاتھوں کو تھام کر یزدان نے پوچھا تو ایک بے یقینی نظر اس نے یزدان پر ڈالی تھی۔

"کیا ایسے رخصتی ہوتی ہے؟" یہ وہ پہلی بات تھی جو اس سارے معاملے میں نایاب کی زبان سے ادا ہوئی تھی۔

"خود ہی تو کہا تھا کہ بڑوں کی دعاؤں میں رخصت ہونا چاہتی ہو امی بڑی ہی ہیں تو انکی دعاؤں میں ہی رخصت کروا کر لایا ہوں" یزدان اس وقت سرشاری سے مسکرا رہا تھا نایاب جو اسکی مسکراہٹ زہر لگی تھی۔

"تم، تم مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں کروں کیا کہوں" اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھامتے وہ یزدان کی گہری مسکراہٹ کا باعث بنی تھی۔

"تم مجھے آپ کہا کرو ساتھ کوئی جانو مانو شونا یا بی کہہ لیا کرو مجھے بہت خوشی گی ساتھ میں دل گارڈن گارڈن ہو جائے گا"

"یزدان تم، اللہ یہ کیا کیا تم نے، مجھے نہیں پتہ تم اتنا ٹیڑھا سوچتے ہو" وہ حیرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ وہ کیا بول رہی تھی اسے سمجھ ہی نہیں آرہی تھی۔ یزدان اسکی کیفیت پر قہقہے لگا رہا تھا۔

"تمہارا قاتل ہو جائے گا آج میرے ہاتھوں سے اب بچوں تم مجھ سے" جارحانہ انداز لئے وہ یزدان کی جانب بڑھی اور اسکے بالوں کو اپنے ہاتھوں میں لیکر کھینچنے لگی تھی یزدان جو قہقہہ لگا رہا تھا اسکی حرکت ہر بلبلا اٹھا۔

"جنگلی بلی کیا کر رہی ہو چھوڑو مجھے" اسکے ہاتھوں کو ہٹاتے ہوئے یزدان کی آواز میں تکلیف کا عنصر بھی موجود تھا۔

"تم ہو گے جنگلی انسان، جو ٹیڑھی سوچ ہے ناں اب اسے ایسے ہی نکالوں گی تمہارے دماغ سے" مزید زور سے اسکے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑ لیا۔ یزدان نے

اسکے بازو ایک جھٹکے سے چھوڑے اور بیڈ پر پٹخ کر اس پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔

"اف جنگلی بلی کیا چیز ہو تم یار اتنی طاقت کہاں سے آئیں تم میں" اسکے چہرے پر آ ئی لٹوں کو ہٹاتے ہوئے وہ ہانپ رہا تھا۔

"ویسے ہی طاقت آئی جیسے تم نے یہ حرکت کی" اپنے ہاتھوں کی مدد سے اسے خود ہر سے ہٹانے کے لئے مسلسل تگ ودو کر رہی تھی۔

"ابھی تو میں نے کچھ بھی نہیں کیا اور تم ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو" مزید گرفت مضبوط کرتے وہ بولا تھا دونوں کے چہروں میں محض دو انچ کا فاصلہ تھا۔

"یزدان ایسے رخصتی نہیں ہوتی، اور اتنی جلدی میں۔۔۔۔۔" نایاب کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی اور لہجہ رندھ گیا جبکہ اسکے حصار نکلنے کی کوشش بھی ترک ہو گئی۔

"نایاب اتنی جلدی نہیں ہے یہ پانچ سال پورے پانچ سال تمہاری ہاں کا انتظار کیا تھا جو مجھے لگتا تھا کہ کبھی نہیں ہو گی، ان پانچ سالوں کی تڑپ شدت تم نہیں جانتی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نایاب کہ محبوب محرم ہو غنیمت اسکا حصار ارد گرد ہی ہو تو منہ زور جذبات کو لگام ڈالنا کتنا مشکل ہوتا ہے، تم نہیں جانتی نایاب یا شاید تم کبھی جان ہی نہ پاؤ" یزدان کی آواز میں حسرت ہی حسرت تھی یزدان کہتے ہوئے دور ہوا تھا جب نایاب نے اسکے گریبان سے پکڑ کر دور جانے سے روکا تھا۔

"محبوب پاس ہو محرم ہو تو اپنے ہی جذبات پر قابو رکھنا جان کنی کے مرحلے جیسا ہوتا ہے، اپنے اوپر سختی کا خول چڑھا کر اپنے ہی جذبات کو اپنے تک محدود رکھنا خود میں بیت بڑی بات ہے یزدان، تم نہیں سمجھو گے کبھی نہیں" ایک انچ فاصلہ کم کرتے نایاب اسکی

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی تھی جبکہ وہ تو مسکرا رہا تھا۔

"مل کر سمجھائیں ایک دوسرے کو شاید بات سمجھ میں آجائے" ایک انچ کے بھی فاصلے کو کم کرتے یزدان نے پیشانی سے پیشانی ملاتے ہوئے کہا تھا۔

"دور ہٹو اب اتنے بھی فری نہ ہو" اسکی کمزور گرفت کی وجہ سے دور کرتے نایاب

بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"نایاب؟" یزدان نے بے یقینی سے پکارا تھا جیسے اسے سمجھ ہی نہ آئیں ہو کہ ہوا کیا ہے نایاب کا بلند قہقہہ اسے ہوش کی دنیا میں لایا تھا۔

"اب تم مجھ سے بچو مسز نایاب یزدان" اسکی طرف بڑھتے ہوئے یزدان نے وارن کیا تھا جبکہ اس سے بچنے کے لئے پورے کمرے میں ادھر سے ادھر گھومتی نایاب کی ہنسی بھی گونج رہی تھی جو یقیناً بہت سی مشکلات اور اذیتوں کے بعد ست رنگی قوس قزح نے یزدان کی زندگی کا احاطہ کیا تھا جو شاید تاعمر ہی رہنی تھی۔

جب مشکلات اور پریشانیاں انسان کو چاروں جانب سے گھیر لیتیں ہیں تو بجائے اس کے کہ

آپ مکمل طور پر ایک ہارے ہوئے جواری کی طرح اپنا سب کچھ بکھرتے دیکھے، کم از کم خود کو اتنا مضبوط کر لیں کہ کوئی آپ کی مضبوطی کو توڑ نہ پائے اور انسان کے کردار کی مضبوطی اللہ پاک کی دی گئی رسی کو مضبوطی سے تھامنے میں پوشیدہ ہے۔

بیشک میرا رب مہربان رحم کرنے والا ہے، جو نیتوں کے مطابق مراد بھی بر لاتا ہے جو دلوں کے بھید انسان سے بھی بہتر انداز میں جانتا ہے انسان خود کے لئے بہتر مانگتا ہے لیکن اللہ پاک بہترین سے نوازتے ہیں لیکن اس خدائے واحد سے اپنی اوقات جیسا بہتر نہیں بلکہ اس کی شان جیسا مانگنا چاہئے کیونکہ وہ رب العالمین ہے وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

بیشک میرا خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

✨✨✨✨✨✨✨

ختم شد۔

www.novelsclubb.com